وَالسَّلَامُ

مصنّف

حضرت انوارُ المُصطفٰے مدظلہ العالی

خِدمتُ النّاس اسلامک سوسائٹی رجسٹرڈ

بلال ٹاؤن بھٹہ کوہاڑ بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com

والسلام

DATA ENTRY
۲۱/۶۵

مصنف

حضرت انوار المصطفیٰ صاحب

پبلشرز

خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ) بیدیاں روڈ لاہور

کینٹ

Marfat.com

297.4
757
159425

جملہ حقوق بحق خدمت الناس اسلامک سوسائٹی محفوظ ہیں

نام کتاب	والسلام
ناشر	خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ)
اشاعت اول	2017
کمپوزنگ	سفینۃ الاسلام کمپوزنگ سنٹر
تعداد	
قیمت	

مصنف

حضرت انوار المصطفٰے صاحب

ایم اے اسلامیات، ایم اے انگلش

فاضل علوم اسلامیہ، بی ایڈ

پبلشرز

خدمت الناس اسلامک سوسائٹی (رجسٹرڈ) بیدیاں روڈ لاہور کینٹ

Marfat.com

فہرست

☆رب تعالیٰ کی چاہت----------3

☆نور ہی نور----------11

☆اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت----------22

☆فتنہ گھر اور دل میں----------24

☆عارضی حسن وجمال پر نظر----------26

☆رفاقت----------32

☆آواز مومن کی جبکہ تصویر اور عکس وجود کا ہے-----38

☆امت مرحومہ کا بہترین کام اور فریضہ----------43

☆مومن کی عزت اور شان----------47

☆بے عیبی پر شکر اور شکر میں آنسو----------49

☆دور یا نزدیک کی پکار یا دعا----------51

☆اللہ تعالیٰ کے بندوں اور غیر بندوں کی بات -----52

☆مردہ دل زندہ تصویر----------53

☆ڈاڑھی بڑھاو اور مونچھیں پست کرو----------57

☆تین طرح کے لوگ----------58

☆چپڑاسی اور امام کا کام----------59

☆فرض عین----------62

Marfat.com

☆برطانیہ میں جعلی علماء----------69

☆جاندار کی تصویر اور سجدہ تعظیمی حرام ہے----------75

☆حسن پر آنکھ----------77

☆عمل اور دینی علم میں فرق----------85

☆کفر شرک اور بدعت کا ستیاناس----------90

☆چاندرات ایک شاپنگ فیسٹیول----------91

☆مومن کی صفات----------94

☆ایک ہی جواب----------96

☆یہ بے دینی کیا ہے----------98

☆کسی دوست کے نام----------99

☆نیک اور اچھا----------101

☆ایسے نہ کیا جائے----------103

☆ہر حال: امام کی اقتدا واجب ہے----------105

☆دین پھیلانے کے لیے تصویر اور ساز----------105

☆غیر اللہ کی عبادت----------107

☆نکتہ چینی----------107

☆شکر کا مقام----------108

☆مخلوق کے شکریہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت----------109

Marfat.com

☆ایک قباحت----------110

☆ایک دوست کے نام بھلائی اچھائی----------113

☆حکم ظاہر سے حکم حقیقت کا مسافر----------115

☆اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا----------117

☆جھوٹ کے لیے جھوٹ----------122

☆زندہ مردہ کی بات----------123

☆دین کی بات اللہ تعالیٰ کی کھری بات ہے-------125

☆وسوسہ کم علمی اور جہالت کا سوال ہے--------127

☆توحید کا سبق----------129

☆دعا اور دعا میں وسیلہ کا فرق----------129

☆عبادت سے مراد----------131

☆ایک جیسا ٹولہ----------132

☆مسلمان مومن کا دین پر زندگی گزارنا--------133

☆حکمت ودانائی----------135

☆سنت نفل اور مستحب کی تمیز----------139

☆عمل کثیر سے نماز فاسد ہوتی ہے----------147

☆توحید اور توحید پر ایمان----------154

☆دین میں دو چیزیں---------- --155

Marfat.com

☆حکمی اور تعلیمی عمل میں فرق----------158

☆علمی باتیں----------159

☆کسی کے جال بال سے بچنا----------162

☆فرق----------162

☆علمی ثبوت کا حصول وصول----------163

☆بھائی کے نام----------163

☆ایک درخواست----------167

☆اونچی جہالت یا نا سمجھی----------168

☆انتقال کر جانے والوں کی طرف----------169

☆حکم کا بیان حکم کی تفسیر ہوتا ہے----------171

☆ایک اللہ تعالیٰ کے بندے کی آواز----------175

☆ماں کی دس تصحیتیں----------178

☆بیمار دلوں کی قسمیں----------182

☆ایک نوجوان لڑکی کا پہلا لو لیٹر----------188

☆عبرتناک واقعہ----------193

☆اصلی کاروبار---------- --194

☆فرقہ پرست کون---------- --196

☆فرقہ پرستی اور صوفیا کا کردار---------- --202

Marfat.com

☆اپنے بھائیوں کے نام----------206

☆اللہ تعالیٰ سے محبت کا واقعہ----------221

☆اسلامی زندگی----------229

☆نامکمل کہانی----------230

☆ایک مبلغ کے نام----------240

☆قرآنی دعوت یا اپنی نام نہاد حجامت--------245

☆عبادت کی روح---------- ---245

☆تنہائی میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال----------249

☆سمندری مچھلی کا گوشت----------250

☆باپ کی عظمت---------- --251

☆دین اور پیکیج میں فرق---------- --257

☆آپس کی ناچاقی کی بابت---------- ---259

☆ایمان والدین رسول ﷺ ----------261

☆تصویر اور عکس میں فرق----------277

☆مومن کی صفات----------278

☆اے سوال----------283

☆مالک، اللہ کی پہچان زندگی کا مقصود ہے------287

☆سپر کمپیوٹر سے بڑھ کر انسان----------291

Marfat.com

☆اللہ تعالیٰ کی نیکی----------299

☆کلمہ گو کو کافر مشرک نہیں کہا جاتا----------308

☆قرآنی نیکی----------311

☆کافر کیوں کافر ہے؟----------313

☆فرقوں کی بات----------313

☆بچے کا عقیقہ----------315

☆کفر و الحاد پر غصہ----------317

☆رزق کی باتیں جب کہ رازق سے پہلو تہی پر----319

☆امیر شریعت عدالت میں----------321

☆حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ----------325

☆سب رب اللہ تعالیٰ کے بندے سے ملا ہے----------327

☆قرآن مجید، الٰہی علم اور خالق ہے----------328

☆دین کیا اور مسلمان کون----------331

☆ایک بھائی کے نام خصوصی پیغام----------343

☆اللہ بندے کو سزا کیوں دیتا ہے؟----------358

☆دل آزاری----------362

☆گناہوں کا قرآنی حل----------363

☆امام مسجد نے عیسائیت قبول کر لی----------366

Marfat.com

بے عیب کا تھا یہ کرم
پیدا ہوئی یہ مخلوق بے ہنر
پتہ لگے اسے دو ہاتھ کا
عقدہ کھلے، دو جناب کا
ہاتھ پر ہاتھ ہے جناب کا
بندہ ہے قاسم بندہ جناب کا

تعلیم:-اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول محض نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کی اتباع سے ممکن اور آسان ہے، جو اللہ تعالیٰ کا حبیب اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہے:-

رب تعالیٰ کی چاہت:-

ویکھ سلامی رب دی کڈا سوھنا مولا
ویکھ غلامی سب دی کڈا سوھنا مولا
چن چڑھیا، پھول کھڑیا کڈا سوھنا مولا
ویکھ کلامی رب دی کڈا سوھنا مولا
دتا یار مغنی پیارا کڈا سوھنا مولا
ویکھ رب دا بے کنارہ کڈا سوھنا مولا
سجدے وچ کرے دعاواں کڈا سوھنا مولا
ویکھ امی ابا وچ دعاواں کڈا سوھنا مولا

Marfat.com

سفنے جاگدیاں وچ چاواں کڈا سوھنا مولا
ویکھ دتا بندہ، امی ابا کڈا سوھنا مولا
کرن دعاواں مڑن دیاں کڈا سوھنا مولا
ویکھ رب سب تو وڈا کڈا سوھنا مولا
رب چاہے ساتھ رفیقی کڈا سوھنا مولا
ویکھ چاہے راہ محبوبی کڈا سوھنا مولا

کوئی گناہ نہیں کرتا تو یہ بھی نیکی ایکی ہے جبکہ کوئی نیکی پاکی کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور رضا کا سامان اور محبوب رب العالمین کی رفاقت ہوتی ہے۔

فاتبعونی یحببکم اللہ، میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حقیقی ذکر فکر اور الہی شکر کا حصول وصول ممکن ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا اور پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا اس کو اپنا محبوب بنالینا دونوں ہی کتنے آسان اور اونچے بیان ہیں۔

کوئی گناہ نہیں کرتا تو یہ نیکی ہوتی ہے:

نیکی در حقیقت، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع ہے، جیسا کہ کوئی سوتا یا مرتا ہے تو کوئی گناہ نہیں کرتا کہ قلم اٹھالیا جاتا ہے لیکن، ہوتا نیک ہے کہ نیکی کی حقیقت، اتباع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں سوتا اور مرتا ہے، جبکہ بیداری میں نیکی کرتا ہے تو نیند پر خوشخبری اور موت پر اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

ملاقات ہوتی ہے کہ اتباع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں کوئی عمل گناہ، حرام نہیں کرتا تو نیکی ایکی اور نیکی، عمل حلال کرتا ہے تو نیکیوں کی نیکی کا حصول وصول، خود اللہ تعالیٰ ہوتا، کھلاتا ہے۔

کوئی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو یہ بھی وہ ہے جو گناہ نہیں کرتا بلکہ گناہ کو چھوڑتا ہے۔

ایک تو ہو گیا کہ گناہ نہیں کرتا تو نیک ہے جبکہ کوئی نیکی پر نیکی کرتا ہے تو یہ بیدار اور ہوشیار نیک ہوتا ہے کہ گناہ پر توبہ، جو کہ نیکی کرتا ہے اور پھر توبہ پر جو نیکی چھوڑی تھی اسے بجالاتا ہے۔

جس سے وہ جنتی بھی اور اللہ والا بھی ہو جاتا ہے۔

کوئی اپنے اقرار کی تصدیق نہیں کرتا تو وہ کسی میں بھی، اور کسی طرح سے بھی، نیک ایک نہیں ہوتا۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عہد میثاق لیا کہ جب اس کا عظیم بندہ آئے تو اس کی عزت توقیر بجالانا اور اس نبی معلم مزکی اور معطی حکمت ودانائی، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنا. یہ سارا کچھ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا اقرار بھی تھا اور تصدیق بھی تھی۔

کوئی اقرار، امنت باللہ ملائکتہ وکتبہ وغیرھا کرتا ہے تو نیکی ہوتی ہے اور کوئی گناہ نہیں کرتا جو کہ وہ وعدہ جو اس نے کیا ہوتا ہے تو یہ بھی نیکی ہوتی ہے۔

Marfat.com

اقرار بھی نیکی جب کہ تصدیق بھی نیکی، اچھی بات پر وعدہ کرنا بھی نیکی اور وعدہ نبھانا بھی نیکی ہوتا ہے لیکن، کوئی وعدہ پورا اور اپنے اقرار کی تصدیق، نہیں کرتا تو اسے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

وعدہ کرنا اور نبھانا کیا ہے، اقرار کرنا اور تصدیق ہونا کیا ہے، کوئی اس کو جانتا ہے تو وہ ہے جو گناہ نہیں کرتا تو جنتی اور نیکی تصدیق کرتا ہے تو اللہ والا ہوتا ہے لیکن، یہ وعدہ کرنا، کلمہ پڑھنا، جو کہ اقرار ہے جبکہ وعدہ میثاق اور اقرار کی تصدیق، جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع میں ممکن ہوتا ہے۔ کوئی وعدہ اور اقرار کرتا ہے تو یہ گناہ نہیں، نیکی ہوتا ہے لیکن، وعدہ خلافی اور اپنے اقرار کی تصدیق، کوئی نہیں کرتا تو یہ نیک ایک ہرگز نہیں ہوتا اور یہی سمجھ دین کی بنیاد، تقوی اور کلمہ طیبہ کا خلوص فلوس ہے۔

گناہ نہ کرنا بھی نیکی جبکہ گناہ گار نہ ہونا یہ بھی نیکی ہوتا ہے لیکن، نیکی تب جب اچھی بات کا وعدہ اور اقرار ہو، نیک تب جب وعدہ وفا اور اپنے کیے اقرار کی وقت پر تصدیق ہوتی ہو، نہ کہ جھٹلاتا یا انکار کرتا ہو۔

اقرار پر زبان کے، گناہ سے، جبکہ تصدیق میں باطن کے، گناہ سے بچنا یعنی، گناہ نہ کرنا ہوتا ہے۔ نیکی در حقیقت، وعدے کا نبھانا اور اپنے اقرار کی تصدیق کرنا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا حصول اور وعدہ میثاق کی حقیقت ہے۔

Marfat.com

کوئی لاکھ اقرار اور لاکھ وعدے کرتا اور اس طرح کی لاکھ نیکیاں کرتا رہے لیکن، اس سے بڑھکر اور کوئی ظلم نہیں ہوتا کہ کوئی اپنا وعدہ پورا اور اقرار کی تصدیق، نہ کرتا ہو۔

فرمایا، بعض کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا وعدہ نبھا گئے اور بعض کہ آخری لمحے کے انتظار میں ہیں.

الست بربکم، قالوا بلیٰ کہ میں رب ہوں، میری ربوبیت کا تقاضا اور مالک ہونے کا حق، بے شک یہ ہے کہ میری عبادت کرنا اور کہنا ماننا جو کل کا وعدہ آج، اور قیامت تک، رب کی ربوبیت اور حق کی حقیقت کا اقرار اور اقرار کی تصدیق ہے، جس میں کوئی سجدہ ربوبیت بجالاتا اور عبادت کا حق مانتا ہے۔

یہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کا حق، محبوب رب العالمین کی رضا اور خوشنودی کے حصول کی راہ، اللہ تعالیٰ خود قیامت تک کے لیے، بتاتا اور اپنے نبیوں رسولوں قبولوں سے اس کا وعدہ لیتا ہے۔

اقرار ایک ہے جبکہ اس اقرار کی تصدیق ہر کوئی اپنے وقت پر کرتا ہے جو کہ الٰہی ارادہ اور اس کی رضا ہے جبکہ مومن کو یہ حقیقی کامیابی کی الٰہی بڑی بخشش اپنے اپنے وقت میں ملتی ہے۔

فرض کی ادائیگی وعدہ نبھانے میں ہے جو دراصل، نیکی ہوتی ہے۔

کوئی وعدہ اقرار کرتا ہے تو یہ نیکی، اس وقت تک نیکی ہے جب تک وعدہ نبھانے کا وقت اور اقرار، فرض کی ادائیگی کی تصدیق، کا وقت نہیں آجاتا.

Marfat.com

جیسے ہی سانس آتا ہے تو زندگی کا پتہ اور جیسے ہی سانس ختم ہو جاتا ہے تو موت کی تصدیق تحقیق ہو جاتی ہے۔

فاتبعونی یحببکم اللہ، کے اندر بھی الٰہی حکم میں اقرار اور تصدیق کا عمل بھی وہ پکا وعدہ میثاق نبھانے اور تصدیق کمانے کا وقت ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع کر کے حاصل ہوتا ہے۔

فرمایا کہ موسیٰ کلیم اللہ علیہ والہ والسلام بھی اگر میرے وقت میں تشریف لائیں گے تو وہ بھی میری ہی اتباع کے مکلف ہوں گے۔

اقرار اور وعدے کو نبھانے اور تصدیق نہ کرنے والے، ایرے غیرے ، نتھو خیرے کے نفاق کو، ایسی پکی سچی صفائی بھلائی میں کوئی جگہ نہیں ملتی۔

یہ سعادت اور اونچی عبادت تو اسے ملی ہے جو وعدہ کرتا اور پھر وعدہ نبھاتا بھی ہے، اقرار کرتا اور پھر وقت پر اپنے اقرار کی تصدیق بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے، کر دکھاتا ہے۔

اتباع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرضیت کی ادائیگی ہے، جو کہ اقرار کی تصدیق میں عمل، سنت ہے۔

کوئی اقرار کرتا ہے تو وعدہ ہوتا ہے جبکہ کوئی وعدہ نبھانا ہے تو تصدیق اور محقق ہوتا ہے۔

Marfat.com

وعدہ اقرار اچھے سچے پر ان شاء اللہ کہا جاتا ہے جبکہ وقت آنے پر اسے نبھانا اور حق سچ کو پانا ہوتا ہے نہ کہ کوئی نیا وعدہ اقرار کرنا اور پھر دوبارہ، ان شاء اللہ، کہنا ہوتا ہے۔

عمل میں فرضیت کا اقرار ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں نبھایا جاتا ہے جو کہ، تصدیقی عمل، قالوا بلیٰ کے قول کو پورا کرنا ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع کو ماننے میں ظاہری اقرار جبکہ اتباع کرنے پر کسی کے اقرار کی تصدیق ہوتی ہے۔

فرمایا کہ لا یومن احدکم حتی یکون ہواہ تبعا لما جئت بہ، کہ وہ مومن نہیں، جس کی خواہش میری شریعت مطہرہ علیہا الصلوۃ والسلام کے تابع فرمان نہ ہو جائے۔

اتباع النبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بغیر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت وعدہ تصدیق نبھانا ممکن نہیں ہوتا کہ فرضیت، اقرار اور وعدہ نبھانا، سنت ہے کیونکہ اسے نبھانا اور یہ تصدیق ہوتی ہی اتباع کرنے میں ہے۔

رحمت محبت اور حقیقتِ الٰہی لامحدود ہے جو تولی گنی اور نہ وزن کی جا سکتی ہے، یہ تو ایک سینہ ہوتا ہے جو یہ ساتھ لگانے، پانے کے قابل کامل ہوتا ہے اور وہی جانتا ہے کہ اسے اپنے محبوب سے محبت، حقیقت اور رحمت ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرتا ہے جو کہ ازلی ارادہ، مومن کا وعدہ، تصدیق میں محبتِ الٰہی کا حصول وصول اور مومن مقبول ہے۔

قسم رب العزت کی! کوئی یہ جانتا مانتا ہے تو عارضی بادشاہیاں قربان کرتا اور جان جانِ افرین پر لٹانے پر ٹھنڈا سانس بھرتا ہے۔

وعدہ نبھانا اصل نیکی ہے، وعدہ کرنا یہ تو ہر کوئی کر لیتا ہے لیکن، وعدہ نبھانا یہ مومن کامل، مردوں، حروں نروں کا کام نام ہوتا ہے۔

کوئی گناہ نہیں کرتا تو ٹھیک اور نیکی ہے لیکن، در حقیقت نیک اللہ تعالیٰ اور اس کا عظیم بندہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن میں عیب ہی نہیں کہ اس کا بندہ ہے جو نیکی نبھاتا اور نیک، اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے اور پھر اس کا رب کیسا مہربان ہے کہ آخری لمحے تک ہر خطا معاف کرتا اور یہ کبھی نہیں پوچھتا کہ دوبارہ گناہ تو نہیں کرو گے اور وہ دوبارہ گناہ معاف نہیں کرے گا۔

توبہ کا دروازہ کھلا رکھنا یہ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور محبت ہوتی ہے جو گنی نہیں جا سکتی جبکہ بندے کا بھی محبت میں کچھ ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ وہ بھی کسی اور کے قابو نہیں ہوتا۔

وعدہ نبھانے کی ہدایت ہے، ایک دنیا کا وعدہ نبھانے جبکہ دوسرا اقرار و تصدیق میں کیا وعدہ نبھانے کی ہے۔

Marfat.com

دنیا کے وعدے پر ان شاء اللہ کہنا اور ماننا حقیقت جبکہ اللہ تعالیٰ سے کیے وعدے پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زندگی مبارکہ کو ہر حال قال نمونہ بنانا اور اپنانا، ہوتا ہے۔

کوئی وعدہ اقرار کرتا اور کوئی وعدہ تصدیق نبھاتا ہے۔ وعدہ نبھانے والا مومن کامل جبکہ وعدہ کرنے والا کافر مشرک اور منافق سے، وہ اسلام قبول کرتا، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کلمہ طیبہ پڑھتا ہے۔

اسلام میں داخل ہونے والا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع کرتا، اللہ تعالیٰ کی محبت کے اہل ہوتا اور پھر مومن کامل ہوتا ہے جبکہ وعدہ پورا، اور نبھا جانے والا، حقیقت رحمت اور محبت میں رفاقت پا اور کامیاب ہو، جاتا ہے۔

☆

نور ہی نور اللہ اللہ
کر دے نور اللہ اللہ
کر دے حضوری اللہ اللہ
دے دے منظوری اللہ اللہ
نور ہی نور اللہ اللہ
کر دے نور اللہ اللہ
عشق دا بالن اللہ اللہ

Marfat.com

دل دا چانن اللہ اللہ
نور ہی نور اللہ اللہ
کر دے نور اللہ اللہ
دل دا روگ مٹا دے اللہ

نور دا جاگ لگا دے اللہ
نور کا جلوہ دکھا دے اللہ
حضور کا جلوہ دکھا دے اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
دروازہ دل کا کھولے اللہ
ذکر کا نور بولے اللہ
خیر ہی خیر اللہ اللہ

سیر ہی سیر اللہ اللہ
نور ہی نور اللہ اللہ
کر دے نور اللہ اللہ
نفس کی سیاہی مٹا اللہ

دل کی صفائی فرما اللہ
نیکاں دے سنگ اللہ اللہ

Marfat.com

بدیاں نالے جنگ اللہ اللہ

نور ہی نور اللہ اللہ

کر دے نور اللہ اللہ

اللہ کا بندہ سبحان اللہ!

نور کا تکوہ سبحان اللہ!

ذکر کا بازار بنا اللہ

نور کا انوار بنا اللہ

تعلیم:- حرام سے بچنے پر چیز نعمت جبکہ کفر و شرک سے بچنے پر ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔

عارضی زندگی میں دو ہی چیزیں ہیں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ایک، چیز کا حصول ہے۔

جو دین جانتا ہے اسے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور چیز کا حصول کیا ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا جو حکم ہے وہ در حقیقت ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تعلیم اور ایک چیز کے حصول میں حلال، جو کہ نعمت کا حصول، وہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ دو چیزیں جو جانتا ہے اس نے دین کو جانا، اللہ تعالیٰ کو راضی کیا اور حلال کھایا پیا وغیرہ ہوتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کل قیامت والے دن میرے نائبین میرے ساتھ ہوں گے. عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے نائبین کون ہیں.

فرمایا، جو میری سنت سے محبت کرتا،

سنت کو سیکھتا اور آگے سکھاتا ہے۔

یہ در حقیقت بڑی دولت ہے جسے مسلمان نے لفظ کے طور سنت کہہ کر نبی صلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکم پاک کو چھوڑ دیا ہے ورنہ، مومن کا ہر لمحہ عبادت ہوتا۔

عبادت میں مومن ہوتا ہے اور کوئی حکم کے خلاف کرتا ہے تو اس وقت دل میں ایمان نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع نہیں کر لیتا.

فاتبعونی میں یہ عطا الٰہی ہوتی ہے کہ عارضی زندگی میں جو چیز بھی ملتی ہے، نعمت ہوتی ہے اور نعمتوں میں بڑی نعمت خود اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہوتے ہیں۔

کہتے ہیں، اس نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ اپنی بچی میرے نکاح میں دے دی. جسے وہ ساری عمر پالتا، بڑا کرتا، تعلیم و تربیت دیتا رہا۔

Marfat.com

یہ اور اس طرح کی ساری باتیں عارضی دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے لیے عبادت بنائی ہیں۔

فرمایا، کہ عبادت کا مقصد لیعرفون یعنی، اللہ تعالیٰ کی پہچان ہے۔

باپ اپنی بیٹی کسی کے حوالے کر دیتا ہے کہ وہ اس کی بیٹی کو قبول کر لیتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جب مخلوق میں سے کوئی اپنا رب اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا نبی مان اور قبول کر لیتا ہے تو وہ بھی اس کے ہو اور اس کے گھر چلے جاتے ہیں۔

جس عبادت سے اللہ تعالیٰ نہیں ملتا وہ عبادت نہیں ہوتی اور چیز کے حصول میں کوئی نعمت نہیں ہوتی تو وہ چیز مال وغیرہ حلال نہیں ہوتا کہ عبادت اور نعمت کا حصول قبول محض نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی اتباع میں ہوتا ہے۔

سنت میں عبادت اور نعمت ہوتی ہے کہ اس نے عمل میں کہنا ماننا ہوتا ہے جس سے چیز کا حصول حلال، نعمت اور عبادت ایک اللہ تعالیٰ کی ہو جاتی ہے ورنہ، بہتیروں نے نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، سخاوت وغیرہ سے جھولیاں ڈولیاں بھری ہوتی ہیں لیکن، وہ عبادت ہوتی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کی راہ چاہ. وہ کل اوندھے منہ سب سے پہلے جہنم میں مرتا پڑتا ہے۔

Marfat.com

ایک اللہ تعالیٰ کا کہنا ماننا نعمت اور عبادت جو کہ عارضی زندگی کی حقیقت جبکہ ابدی زندگی میں یہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اور ابدی زندگی کا ساتھ ہوتا ہے۔

ایک اللہ تعالیٰ کا کہنا ماننے کی تعلیم دینے والا، اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لوگ متوجہ ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ میں محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کی بدولت مردہ دلوں کو زندہ کرنے کی روح ودیعت فرمائی تھی۔

آپ نے مخلوق کا دھیان جب اپنی طرف پایا تو اس دھیان کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیر دیا کہ روزوں کے دن تھے آپ کچھ کھانے لگے لوگ فوراً چونکے اور کہنے لگے یہ کیسا اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غلام ہے کہ ان کے حکم کے خلاف زندگی گزارتا ہے، بس جس طرح آپ کی طرف ان کا انتہائی دھیان اور عقیدت ہوئی تھی وہ کہیں بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور محبت میں کھو گئے۔

آپ نے فرمایا کہ بے شک یہی مومن کا اعلان، اظہار، تعلق، زندگی اور بندگی ہے اور کہا کہ میں نے بھی یہ سنت میں ہی کیا کھایا وغیرہ ہے کہ میں مسافر تھا۔

کوئی دنیا کا مسافر کافر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات مان لیتا ہے تو چیز نعمت، جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں حقیقت رحمت

Marfat.com

محبت جان جاتا ہے تو عبادت ایک اللہ تعالیٰ کی ہو، اور وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہو جاتا ہے ورنہ، ایک بلبلا ہے جو ٹوٹنے کے لئے پھوٹتا ہے۔

مفتی عالم سالم کالم نگار بن جانا یہ کمال نہیں ہوتا، یہ تو کورس اور دماغی فورس سے ہو جاتا ہے۔

کمال تو مردہ کو زندہ کرنا ہوتا ہے۔

یہ کمال صرف اللہ تعالیٰ کے بندے کو حاصل ہوتا ہے۔

فرمایا، لما یحییکم، کہ وہ تمہیں زندہ کرتا ہے۔

حقیقت، رحمت، محبت کا وارث وہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا، سنت کو زندہ کرتا اور سنت میں ابدی زندگی دیتا ہے۔

اس کے علاوہ دعویٰ تو ہو سکتا ہے لیکن، حقیقت رحمت محبت میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خود ہی ہوتے ہیں۔

کوئی عبادت کا عمل کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوتا کہ یہ نرا عمل ہوتا ہے، یہ عمل عبادت نہیں ہوتا۔

ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اسکی رضا، حکم ماننے میں ہوتی ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں حکم اور حکم ماننے کی تعلیم ہوتی ہے جو کہ در حقیقت ایک نیک اللہ تعالیٰ کی عبادت باسعادت ہے۔

یہ عبادت اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارادہ پورا اور رضا الٰہی حاصل ہوتی ہے۔

Marfat.com

جو اس بات کو نہیں جانتا وہ وقت ضائع اور زندگی بے بندگی باطل کرتا اور مرتا ہے۔

علم سے غفلت اور نفس شیطان سے شفقت یہ ہوتی ہے کہ کوئی سنت سے ظاہری محبت اور عبادت عمل کے طور پر، کرتا ہو.

مومن کو فرمایا کہ علم حاصل کرنا کہ یہ سنت سے محبت، سنت کو زندہ کرنا اور عملی زندگی سے سنت کو آگے سکھانا اور رب تعالیٰ پانا ہوتا ہے۔

ایک دن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نائب، مسافر عارضی زندگی میں سنت زندہ کرنے والا، سفر اخرت پر روانہ ہو جاتا ہے، اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے لیکن، اللہ تعالیٰ کی راہ میں مرنے والا وہ خود زندہ اور اس کی عبادت حقیقت کے حصول میں مشاہدہ ملاقات اور محبت ہو جاتی ہے۔

جہالت اچھی ہے نہ غفلت، شیطان کی راہ اچھی ہے نہ نفس کی پیروی، ہر دو عالَم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر عمل ہی خیر دو جہاں ہے۔

راہ انعام یافتہ اور نعمت وہی ہے جس پر بندے، اللہ تعالیٰ کے اول آخر رہے ہوں جو کہ ایک ہی راہ، سنت اللہ، انعمت علیہم، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی، کا حکم تھا اور ہے۔

کوئی چیز، سونا چاندی نماز، روزہ وغیرہ دیکھتا ہے تو یہ اس میں فائدہ دیکھتا ہے لیکن، عارف اللہ تعالیٰ کا حکم جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

Marfat.com

پیروی کا دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اپنی راہ پر چلنے والے کو دیکھتا اور اسے وہی عطا کرتا ہے جس کا وعدہ فرمایا ہوتا ہے۔

جو کسی چیز میں بھلا دیکھتا اور اس بھلے کی طلب جلب کرتا ہے تو یہ عبادت اور نہ ہی بھلا ہوتا ہے، بھلا در حقیقت ہر چیز میں اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم پر عمل میں ہوتا ہے۔

جو یہ بھلا لینے کے قابل ہو جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور نبی صلی الہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہوتا ہے۔

کسی چیز میں جو بھلا، نفع اور نقصان ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محض اس کے حکم کو بھلا اور حکم کے خلاف کو نقصان جاننا عبادت اور ہر چیز پھر نعمت ہوتی ہے۔

جو عمل عبادت اور چیز کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے حکم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کے خلاف سے بچنے کے قابل ہوتا ہے تو یہ چیز اور عبادت ہے کہ وہ نقصان، حرام سے بچتا اور کامیاب ہوتا ہے۔

اس سے جو بچ کر عمل کرتا ہے یہ بھلا ہوتا ہے مفتی مولوی صوفی صحافی اور زلیخا علیہا السلام کی سہلیاں بننے میں بڑا مزا آتا ہے لیکن، جو زلیخا اور اللہ والا ہونے، میں بھلا اور سعادت ہے، یہ بزور بازو نیست، یہ تو دنیا ہیچ، جبکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حکم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی پر ہوتا ہے۔

چیز کا نفع یہ ہے کہ اس کے حرام سے بچا جائے۔

Marfat.com

عبادت، نماز چیز وغیرہ کا نفع یہ ہے کہ اس میں جو حرام، سنت کے خلاف ہے اس سے بچا جائے۔

یہ در حقیقت وہ کمائی، جان مال ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں کام آتی اور مومن جس سے ابدی زندگی، اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ابدی ساتھ پا جاتا ہے۔

کل قیامت کا دن ہو گا سنت کو سکھانے اور زندہ کرنے والوں کو روک لیا جبکہ شہدا کو جنت میں جانے کا حکم ہو گا۔

اللہ تعالیٰ، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین، غلاموں کو حکم فرمائے گا کہ اس کے گناہگار بندوں کی شفاعت کرو کہ میں خوش ہو جاؤں اور تمہاری سفارش قبول کروں۔

دنیا میں بھی یہ رحمتِ الٰہی انہیں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے طفیل اور کل بھی انہیں کی وجہ سے مہربانی ہے۔

عارف، اللہ والا چیز میں نفع نقصان نہیں دیکھتا کہ کسی چیز کا اجڑنا اور پھلنا کیا ہوتا ہے۔ وہ محض کمائی فاتبعونی کے اندر کرنا جانتا اور یہی زندگی میں حکم مانتا ہے۔

چیز میں حرام سے بچنا لازمی جبکہ حلال میں زیادہ سے زیادہ کمانا، کرنا، کھلانا اور کھانا ثواب، گلاب ہوتا ہے۔

Marfat.com

نبی صلی الہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں کئی ایسی چیزیں نہیں تھیں جو آپ نے ظاہری آنکھ وغیرہ سے دیکھی ہوں لیکن، بعد میں وہ قیامت تک حلال ہونے پر جائز رائج ہی رہیں گی جبکہ چیز اور عبادت میں حرام اور کفر و شرک ابد الاباد قائم ہی رہے گا کہ اللہ تعالیٰ ایک اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت میں ایک اللہ تعالیٰ کی معرفت کی تعلیم تسلیم ہے۔

سنت کی تعلیم در حقیقت چیز کے حصول اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں حرام سے بچاتی ہے جس کے بغیر کوئی چیز میں حرام اور عبادت میں کفر و شرک سے بچنے کے قابل ہر گز نہیں ہو سکتا کہ معلم مزکی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ہی ذات اور ایک ہی آپ کی شریعتِ مطہرہ علیہا الصلوات کی تعلیم اول آخر کے لئے ہے۔

ہر چیز حکم حلال میں بنائی گرائی جا سکتی ہے جبکہ ہر چیز اور عبادت میں حرام سے بچنا یہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے یہ اپنی مرضی اور نہ کسی اپنے طریقے سلیقے سے کی جا سکتی ہے۔

حلال چیزیں قیامت تک جائز اور اس کا فتوی بھی جائز کہ حلال کا پتہ ہوتا ہے جبکہ چیز میں حرام اور عمل عبادت میں کفر و شرک یہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے یہ غیر اللہ کے لیے نہیں ہو سکتی۔

جیسا کہ چیز میں جاندار کی تصویر اور تعظیمی سجدہ وغیرہ کرنا جبکہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں غیر اللہ کو اللہ ماننا ہوتا ہے۔

Marfat.com

دین سمجھ کا نام ہے، چھلانگیں مارنے کا نام دین نہیں ہوتا۔

یہ تو ایک دوسرے کو پاگل بنانے اور کشتی جیتنے کی بات ہے کہ کوئی ہے کہ نبی صلی الہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں خیمے ہوا کرتے تھے تم پھر کیوں مکانوں وغیرہ میں رہتے، یہ وہ بناتے اور کھاتے ہو، اس وقت نیزے تیر ہوتے تھے، تم ایٹم بم کیوں بناتے ہو۔

یہ بات درست نہیں کہ یہ سب قیامت تک چیزیں حلال میں جائز ہوتی ہیں۔ کوئی سنت کی سمجھ رکھنے والا حلال پر عمل میں چیز کو نعمت کرتا ہے جو کہ چیز میں حرام سے بچنا ہوتا ہے جبکہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنی مرضی، فتوی سلیقہ طریقہ کرنا ہے تو کفر و شرک ہوتا ہے، العیاذ باللہ منھا.

کوئی چیز میں حرام اور ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کفر و شرک سے نہیں بچتا تو اس کی جان ہی کوڑی اور مال ہی ایمان کی کمزوری ہو جاتا ہے جبکہ زندگی در حقیقت تو اس کی ہے جو کمائی سنت میں کرتا ہے۔

☆

اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات کی معرفت کی عطا پر محبوب رب العالمین کا مشاہدہ اور ملاقات ہے:-

دل	درس	آنکھ	فرش
نگاہ	میں	اٹھا	عرش
نگاہ	اٹھی	طور	عرش

159620

Marfat.com

تجلی	پڑی	زور	فرش
دل	میں	ربِ	عرش
نگاہ	جھکی	میں	فرق
قرآن	درس	دل	عرش
طور	پر	تجلی	درس
قلب	میں	خود	عیاں
آنکھ	حیا	طور	بیاں
جان	میں	عرشِ	مہربان
قرآن	میں	عبدِ	میزبان

تعلیم:۔ سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تزکیہ اور حکمت ودانائی سے دل مقامِ عرش، نگاہ بلند جبکہ مومن متواضع ہوتا ہے۔

آنکھ متواضع ظاہر جھکی ہوئی، جبکہ مومن کا دل عرش، پہاڑ طور کے طور اور خود اللہ تعالیٰ کے مشاہدے، ملاقات میں ہوتا ہے. آنکھ اٹھتی ہے ناں دل ڈگمگاتا ہے .دھیان مشاہدہ ربِ سبحان ایسا کہ لحہ حجاب کا نہیں ہوتا۔

کہیں نگاہ کر بیٹھی پڑی اور کہیں نگاہ اٹھی طور.

رب نے چاہا کہ بندہ اس سے بے حجاب ملے تو یہی دعا اور التجا کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ سے قبولیت بخش دی۔

Marfat.com

کسی اللہ والے سے یہ دولتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، تعلیم وتربیت حاصل ہو تو دل کو جلا، بے حجابی، نفوس مزکیہ اور مومن مشاہدہ محبوب میں کامل ہوتا ہے۔

☆

فتنہ گھر اور دل میں

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک غالیچہ (گدا) خریدا، اس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (گھر میں داخل ہوتے ہوئے) اُسے دیکھا تو آپ دروازے ہی پر رُک گئے اور گھر میں داخل نہیں ہوئے تو میں نے جان لیا یا یوں کہیں کہ آپ کے چہرے سے ناگواری ٹپکی پڑتی تھی (میں کیسے نہ جان لیتی)۔ چنانچہ انہوں (عائشہ رضی اللہ عنہا) نے کہا: اے اللہ کے رسول، میں اللہ اور اس کے رسول کی جناب میں توبہ کرتی ہوں، میں نے کیا غلطی کی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گدا کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر بیٹھیں اور اس پر ٹیک لگائیں۔ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تصویروں والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے تخلیق کیا ہے اسے زندہ کرو۔ پھر آپ نے فرمایا: جس گھر میں تصاویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

Marfat.com

قال عبد اللہ سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اشد الناس عذابا یوم القیامۃ المصورون. (مسلم، رقم ۲۱۰۷)

عبد اللہ کہتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بے شک قیامت کے دن شدید ترین عذاب میں گرفتار ہونے والے مصور ہوں گے۔

قال ابن عباس سمعت محمدا صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صور صورۃ فی الدنیا کلف یوم القیامۃ ان ینفخ فیھا الروح ولیس بنافخ. (بخاری، رقم ۵۹۶۳)

"ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے دنیا میں کوئی تصویر بنائی اسے قیامت کے دن مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ اس میں روح پھونک نہ سکے گا۔"

عن عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الذین یصنعون ھذہ الصور یعذبون یوم القیامۃ یقال لھم احیوا ما خلقتم. (بخاری، رقم ۵۹۵۱)

"عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک وہ لوگ جو یہ تصاویر بناتے ہیں، قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے، اُن سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے اُسے زندہ کرو۔"

تجزیہ

ان احادیث سے مصوروں اور تصاویر کے بارے میں درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

Marfat.com

۱۔ مصور (تصویر اور مجسمہ بنانے والا) ملعون ہے۔

۲۔ مصوروں کو قیامت کے دن شدید ترین عذاب دیا جائے گا۔

۳۔ مصوروں سے یہ تقاضا کیا جائے گا کہ وہ اپنی تصاویر میں روح پھونکیں اور انھیں زندہ کریں، لیکن وہ ایسا نہ کر سکیں گے۔

۴۔ جس گھر میں تصاویر ہوں، اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

والسلام

☆

عارضی حسن و جمال پر نظر:۔

حسن مائل کیا خدایا

حسن گھائل کیا خدایا

حسن خفا ہوا خدایا

حسن جفا ہوا خدایا

گھائل مائل ہوا سراپا

ساحل رہا ناں تماشا

ظاہر رہا مٹی کا

حسن رہا بھٹی کا

لاش ہوا جہاں کا

Marfat.com

سانس	رکا	جہاں	کا
انجام	تھا	بلا	کا
کلام	تھا	فنا	کا
دل	مائل	رہا	خدایا
دل	سائل	رہا	خدایا
تیرا	رہا	وہ	جویا
تیرا	رہا	وہ	کھویا
سلام	اونچا	مقام	اونچا
کلام	اونچا	بیان	اونچا
رب	رہا	حسین	مہربان
حسن	یہ،	رب	مہربان

تعلیم:

حج فرض ہونے پر، اللہ تعالی کی محبت کا یہ انتہائی تعلق ہوتا ہے جو اپنے مومن بندے کو مشاہدہ ملاقات دینے اور ابدی ساتھی بنانے کا ایک، کھلا اظہار ہوتا ہے اور اسے اپنے گھر بلا کر اپنا مہمان بناتا ہے۔

Marfat.com

مومن بھی اس شان کریمی پر مجنوں دیوانے سے بڑھکر اس کا عملی ثبوت اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت، طواف پر طواف اور ہر نفس کے خلاف کام نام کر کے دیتا، سہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے گھر پہنچ جانے پر مومن کتنا ہی کمزور بیمار بے جان ناقص اور مردہ ہی کیوں نہ ہو وہ زندہ بندہ اور تمام پچھلی بیماریوں کمزوریوں سے پاک گناہ، ہر معاف صاف ہوتا اور نفس سلامتی کی نیند سوتا ہے۔ مومن کو یہ حکمی دعوت، علمی زندگی بندگی کی میزبانی کا شرف، اعلیٰ ظرفی کا کرم اور نوری جنم، ہوتا ہے۔

جس میں اللہ تعالیٰ اپنی صفات سے حیات، اپنا نوری ہاتھ، علم قلم اور ابدی ساتھ دیتا ہے۔ جس میں مومن اللہ تعالیٰ کی محبت کے اظہار کا زندہ ثبوت جو کہ حقیقت رحمت اور محبت میں طاق ہوتا ہے۔

مومن کا بسیر اڈیرا وہاں پہنچتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔

تقویٰ اور پرہیز گاری کا زور جو کہ دل، بھرپور نور سے مسرور ہوتا ہے۔ فرمایا، واعلموا ان اللہ مع المتقین، کہ اللہ تعالیٰ اپنے پرہیز گار بندوں کے ساتھ ہے۔

خانہ کعبہ جو کہ ظاہر باہر، طاہر ہوتا ہے جبکہ مومن کا دل اللہ تعالیٰ کا گھر اور خود محبوب رب العالمین کا بندہ میزبانی کی لطافتوں ضیافتوں میں سدھ ہر دو

Marfat.com

جہاں کی عارضی بندشوں سے آزاد اور بے مثل بے نظیر جنت کا وارث شہنشاہ ہوتا ہے۔

فرمایا کہ یہ وہ جنت ہے جو، اعدت للمتقین، متقین کے لئے، تیار کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی ایک اور سب بندوں کا اللہ بھی اور دھیان بھی، ایک اور ایک نیک اللہ تعالیٰ کے ہی جانب ہوتا ہے۔

وہاں جانے اور الٰہی میزبانی کا لطف اٹھانے والوں کو پتہ ہو گا کہ وہاں کوئی کسی کو کچھ نہیں کہتا کہ کوئی کیسے نماز عبادت وغیرہ کرتا اور اپنے رب پر جامر تا ہے۔

ہر ایک کا دھیان ایک اللہ تعالیٰ کی ہی جانب اور طرف ہوتا ہے اور در حقیقت، اسی کا نام عبادت ہے۔

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ یہ عابد زاہد کا عمل جبکہ ایک اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان عمل، عبادت میں نہ ہو تو عابد زاہد کے عمل میں کچھ نہیں ہوتا۔ یہ ایک دھیان ہی تو ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا اور مالک اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتا ہے۔

یہ دھیان در حقیقت عبادت کی جان ہے جو تعلق باللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔

جو اللہ تعالیٰ کا گھر اور جہاں اللہ تعالیٰ ہوتا اور اپنے بندے سے ملاقات فرماتا ہے۔

Marfat.com

خانہ کعبہ سب کا ظاہر باہر جبکہ خانہ کعبہ میں کھڑا مومن اپنے اللہ تعالیٰ، لامکین کا گھر مومن، لامکان خود ہوتا ہے جو حج کی فرضیت پر الٰہی شرف کا تاج ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا گھر، در حقیقت مومن کے دھیان میں اللہ تعالیٰ ہے۔

کوئی اللہ تعالیٰ کے بندے کی طرف دھیان کرتا ہے تو یہ رحمت ہے۔

جو رحمت کی طرف دھیان کرتا ہے تو یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین کی ذات مبارکہ اور آپ کی تابعداری میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہے اور محبت کے حصول میں یہ رفاقت الٰہی ہوتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور اس کا رفیق شفیق محبوب ہوتا ہے۔

کوئی حج پر جاتا ہے، کعبے کو دیکھتا ہے اور مناسک حج سنت میں ادا کرتا ہے تو مردہ دل زندہ اور بندہ مومن کامل ہو جاتا ہے۔

سنت کے خلاف خنزیر اور تصویر میں کچھ بھی نہیں ملتا۔

فوٹو، تصویر میں اللہ تعالیٰ ہوتا ہے، نہ دنیا سے گزر جانے والا اور لاکھ فوٹو موٹو کھینچ کر دیکھ لو جنت محبت رحمت اور رفاقت وغیرہ کسی فوٹو، تصویر کھینچنے میں نہیں آتی۔

دین میں اس لیے، تصویر خنزیر دونوں کو حرام کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

کوئی یہ کہتا ہے کہ خانہ کعبہ یا قران مجید یا الٰہی فیض کو نساز ندہ کی تصویر کا بنانا ہے تو یہ کہنے والا، اسے در حقیقت پتہ نہیں کہ یہ تو زندہ ہی نہیں بلکہ یہ تو ابدی زندہ کرنے والے ہیں۔

کوئی اللہ تعالیٰ کے حرام کو حرام نہیں جانتا تو وہ مخلوق ہونے کے ناطے اپنا مقابلہ خالق سے کرتا ہے جو کہ ایک مردے کا مقابلہ زندہ سے اور ایک زندہ کا مقابلہ زندگی اور موت دینے والے کے ساتھ ہوتا اور رن پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ دین میں تصویر خنزیر دونوں کو حرام کرتا ہے جو کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت سنت میں مانع ہیں جبکہ مخلوق کی اضطراری حالت، خاطر، جان جاتی پر لقمہ اور جان مال کی حفاظت پر تصویر حرام، جو وقتی محض ضروری ہی جائز ہوتی ہے جس میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی کوئی ہاتھ بات نہیں ہوتی، یہ مخلوق کی جان مال بچانے کا انتہائی حکم ہوتا ہے۔

حرام سے بچنا یہ کلمے کا اخلاص ہوتا ہے اور کوئی عمل حلال تب ہوتا ہے جب کوئی عمل اللہ تعالیٰ کا حکم سنت مان کر کرتا ہے ورنہ، حکم نہ مان کر نماز روزہ تبلیغ وغیرہ عمل حرام ہوتے ہیں۔

روٹی کھانا یا نہ کھانا وغیرہ یہ، کلمے کا اخلاص نہیں ہوتا۔ بھوک لگی ہے تو کھالو، نہیں لگی تو نہ کھاؤ، حلال نہیں ملتا اور جان جاتی ہو تو حرام کھالو لیکن، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کفر شرک اور حرام کو حلال نہیں کیا جاسکتا، جان جاتی یا بچتی ہو، عبادت اللہ تعالیٰ ایک، کی ہی رہتی ہے، خواہش کی پیروی ہر حال سنت

Marfat.com

کے خلاف ہی مانی جاتی ہے، نشہ افیون ہیروئن شہوت نئی ایجاد سے حرام وہ حرام کلام ہی رہتا ہے اور یہ غشی اور سرکشی ہی رہتی ہے۔

کسی کی دنیا اور آخرت حسنہ ہوتی ہے تو یہ حرام سے بچنا ہوتا ہے جو کلمے کا اخلاص اور ایک اللہ تعالی کا کہنا ماننا ہی حقیقی عمل اور اس سے ہی مومن کا عمل عبادت ہوتا ہے۔

جو کہ محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم میں سنت حکم ہوتا ہے۔ یہ در حقیقت، ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مومن کی سعادت ہے۔

☆

رفاقت

الٰہی ساتھ اسکا حکم ماننے میں ہے جبکہ جدائی اسکا حکم چھوڑنے سے ہوتی ہے کیوں کہ حکم میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے جس سے اللہ تعالیٰ سے پاکی کی عطا میں تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی سے علم ہے جو اللہ تعالیٰ کی صفات سے وصال میں بنیاد اور اصل ہے:

اللہ اللہ بات رب کی
اللہ اللہ ذات رب کی
چالاکی عیاری مکاری یہ کیا
مانی کہانی شیطانی یہ کیا

Marfat.com

کہانی شیطانی یہ لعنت پرانی
جھکائی گردن مانی نہ سلطانی
مانی پرائی ہوئی یہ برائی

دل بیت اللہ مومن یہ سپاہی
پاکی بنی عطا صحبت صفائی
ہوئی ربی عطا محبت پائی

تعلیم:

حرام میں زندگی بسر کرنا اور مرنا یہ اپنی آخرت کو تباہ و برباد کرنا ہے اور یہ حرام عمل اس وقت ہوتا ہے جب کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے حکم، سنت کے خلاف کرتا ہے جیسا کہ تصویر بنانا شریعت میں حرام ہوتا ہے اور کوئی تصویر، ویڈیو سے دین پھیلاتا اور حرام سے نیکی بتاتا ہے جبکہ یہ کسی کا عمل شغل پیشہ ہوتا ہے نہ کہ یہ دین اور عمل اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق۔

یہ جاننا ماننا ضروری ہوتا ہے کہ حکم الٰہی قیامت تک، سنت میں ہے جس سے کسی مسلمان کا عمل حلال اور حرام، کا فرق ہوتا ہے۔

☆

دین سے ناسمجھی اور کسی کے عمل پر جانا اور دیکھنا یہ فرقوں میں پڑنا ہے اور کوئی دین سے اتنا ہی نکلتا جاتا ہے جتنا کوئی کسی اور اپنا عمل دیکھتا ہے لیکن، اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کی دی ھدایت اور اللہ تعالی کا دیا کلمہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں
عمل سنت، نہیں دیکھتا:-

فرقہ فرق دین سے
دین نبی صحابہ سے
فرقہ قہر خدا کا
سنت دین عطا کا
عبث نکلا دین سے
سبب نکلا لعین سے

ناری فرقہ دو جہاں میں
عمل جانے بڑا مسلمان میں
کوئی جائے نہ جنت میں
ایمان لائے نہ سنت میں

بات سن دھیان سے
کام رکھ مہربان سے
قیامت تک رب عطا سے
رب تک نبی خدا سے
فرقہ بلا شک خطا سے
دین بلا شک شاہ سے

Marfat.com

فرقہ نہیں بڑا دین سے
دین اللہ ملا دین سے
مان ناں کبھی شیطان سے

مہربان ناں وہ جہاں سے
مرشد مفتی کا یہ کام
قرآن سنت کا وہ نام
عبث کھویا جو نام سے
عبث کھویا وہ کام سے
کرامت صفا وہ سنت سے
عبادت شفا وہ سنت سے

تعلیم:۔ دین کیا اور فرقہ کیا: ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت دین ہے جبکہ فرقہ اللہ تعالی کی عبادت کرنے کا طریقہ، عمل ہے۔

فرمایا، کوئی اپنے عمل سے جنت میں داخل نہ ہو گا. صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ بھی؟ فرمایا: ہاں میں بھی۔

یہ کسی کا عمل، عبادت کرنے کا طریقہ، ہوتا ہے. جبکہ عبادت کرنے کا طریقہ کتنا ہی اچھا اور اونچا کیوں نہ ہو یہاں تک کہ پہلی یا شریعت مطہرہ علیہا الصلاۃ والسلام

Marfat.com

میں ہی عبادت کیوں نہ کرتا ہو، لیکن! اس سے ایک اللہ تعالی کی عبادت مقصود ومطلوب نہ ہو تو یہ مسلک فرقہ عمل منافقت شرک وغیرہ تو ہو سکتا ہے دین اور دین میں جو ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت، سنت میں ادا ہوتی ہے وہ نہیں۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو آپس میں تفرقے میں نہ پڑو.

دین اللہ تعالی جبکہ دین کے معلم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

سنت، کی تعلیم کی سمجھ میں، یعنی، طریقہء عبادت میں اللہ تعالیٰ بعض کو بعض پر فضیلت دیتا ہے جبکہ مقصود ہر مسلمان کا ایک اللہ کی عبادت ہی ہوتا ہے. جیسا کہ دنیا کے علوم میں بعض بعض سے اونچی کلاس، درجہ میں ہوتے ہیں لیکن، کمتر والوں کا مقصد بھی وہی علم اور علم کا حصول ہی ہوتا ہے۔

دین وہ ہے جس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم تھے جو کہ محض ایک ہی اللہ تعالی کی عبادت جو وحی کی تعلیم میں، عملی نمونہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ قیامت تک ہے جس سے منزل علم الہی، اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ تعالی کی عبادت فرض عین، توحید ہے، جبکہ طریقہ، سنت یعنی، ادائیگی اتنی جتنا فی الحال سنت کا کسی کو علم ہوتا ہے، جو کہ فرضی عمل کا حصول ہر مسلمان پر وقت فرض پر فرض ہوتا ہے۔

کوئی عبادت کے طریقہ کو اونچا جانتا ہے اور معبود اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتا جو کہ دین کی بنیاد ہے وہ اللہ تعالی کی معرفت اور محبت سے محروم ہی رہتا ہے. جبکہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے حکمِ عبادت کو بجالانے والا، نفس وشیطان وغیرہ کی چال سے نکلتا اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں داخل ہوتا ہے۔

علما کرام مفتیانِ دین پیرانِ طریقت مولوی حضرات اور جمیع المؤمنین والمؤمنات کا کام نام دام علم عمل صالح ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت طریقہ، سنت کی تعلیم میں ادا کرنا ہوتا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ بعض کو بعض پر فضیلت دیتا ہے جس کا شکریہ ادا کرنا واجب ہے ناں کہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے کو کسی کی کم علمی اور اس کے عمل پر حقیر وغیرہ جاننا کہنا کافر کرنا اور اپنے عمل کو بہتر جاننا۔

کسی کے عمل سے کسی کی نیت بتانا یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔

محض عمل کو عبادت جاننا اور اس پر ٹھہر جانا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور رضا نہیں ہوتا.

عمل میں تو اللہ تعالیٰ مخلوق اور مسلمان کو اتنی آسانی دیتا ہے کہ کوئی بیچارہ جیسی ہی حالت میں ہو ویسے ہی عمل، عبادت کا بجالائے اور اللہ تعالیٰ کو راضی اور رب العزت کی عبادت کر اور جھولی بھر لے۔

والسلام

☆

Marfat.com

آواز مومن کی جبکہ تصویر اور عکس وجود کا ہے.

اللہ تعالی اپنے مومن، بندے کی آواز کو قیامت تک اپنے حکم میں پہنچاتا ہے ناں کہ بے جان تصویر بے آواز عکس اور بے خدا تعظیمی سجدہ:-

حرمت ہے تصویر کی جاندار میں
چھپی شرم فعل بقائے نامدار میں
عکس یا تصویر ثواب میں
ہوتا یہ نام بدنام میں
پیام، شیطان کا حرام میں
سوتے جاگتے جھوٹا امتحان میں
ہوتا ناں حرام انسان میں
ہوتا ناں شیطان مردار میں
نفس ستایا، کام خواب میں
شیطان دکھایا، حرام جواب میں
عکس تصویر ہوتے حلال میں
ننگے ناں ہوتے حمام میں
عکس تصویر ناں علم میں
سجدہ غیر ناں شرم میں
عکس تصویر مردہ، خبث میں

Marfat.com

حلال نہیں یہ حکم میں

تعلیم:-

شریعت مطہرہ علیہا الصلاۃ والسلام میں سجدہ تعظیمی اور تصویر بنانا حرام ہے۔
جاندار کی اس لئے کہ وہ بقائے نسل کے فریضہ کو انجام دینے کا فطرتی عمل بجالاتا ہے جبکہ بے جان کی بنائی لگائی جاسکتی ہے۔

عمل زوجیت، جو کہ ایک طرف عبادت جبکہ دوسری طرف اس کا ذکر ایر غیر سے حرام اور عورت مرد کے وجود، بت کا پردہ واجب اور حکم کے خلاف بے پردگی قیامت تک حرام ہوتی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے: مومن اپنی ماؤں سے کوئی چیز لے تو پردے کے پیچھے سے لے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مومنین کو پردے کا حکم دیں اور خود مومنین کے لئے نمونہ ہوں۔

مولوی صاحب اور مومنین کو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بڑھائی اور عظمت کو ماننا اور اس پر ایمان لانا چاہیے جبکہ مولوی صاحب کا اپنا عمل اونچا جاننا کہ وہ اپنے عمل سے دین اسلام کا کام کر رہا ہے، اپنے عمل سے لوگوں کو دین دار بنا رہا ہے لیکن، اسے یہ بھی ایک لمحے کے سوچنا چاہیے کہ وہ اپنے عمل حرام کو جو کہ تصویر بنانا ہے، تصویر ویڈیو کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بڑا اور بہتر جانتا، مومنین اور اپنی بھتیجی بھانجی اور بیوی وغیرہ کو اپنے عمل حرام سے اللہ تعالیٰ کے حکم، حرام کو اپنے عمل سے حلال کرتا اور بے پردگی کی نیکی کے نام پر تعلیم تسلیم دے رہا ہے۔

Marfat.com

شیطان اس لئے مارا گیا کہ اس نے اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہتر اور اچھا جانا کہ وہ بڑا دیندار ہے۔

مولوی صاحب کی وجہ سے مولوی صاحب کی بھتیجی بھانجی اور بیوی وغیرہ جب تصویر حرام کو وہ بھی حلال کریں گی اور پھر عیاں بیاں ہوں گی تو کدھر اللہ تعالیٰ کے حکم کی بڑھائی عظمت اور کدھر اس حکم سے مولوی صاحب اور مومن کو حیا اور عزت رہے گی۔

مولوی صاحب اور مومن کی بھتیجی بھانجی اور جوان بیوی وغیرہ دنیا کی بھتیجی بھانجی اور بیوی تو نہیں ہو گی، وہ تو دنیا کی نظروں میں محبوبہ اور کسی کی نظر میں بیوی ہو کر بے پردہ ہو جائے گی جبکہ مولوی صاحب اپنے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حکم، حرام سے بہتر جاننے والا بھی خود بے پردگی کرتا اور قیامت تک حرام کو حلال کا نمونہ دیتا اور لوگوں کو گمراہ کرتا رہے گا۔

قیامت کے دن یہ لوگ کہیں گے کہ اے اللہ تعالیٰ ان کو دگنا عذاب دے کہ یہ ہمارے قائد تھے جنہوں نے اپنے عمل سے تیرے حرام کو حلال کیا اور ہمیں بھی گمراہ کیا۔ جانداروں میں انسان اور جن بہترین مخلوق ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے دین کو مکمل فرما دیا ہے، جس میں ہر غیر اللہ کی عبادت کی نفی اور ہر فطرتی اور انسانی نفسانی کشش جیسے گناہ کی بنیاد کو ہی گرا دیا گیا ہے۔

Marfat.com

غیر اللہ کی عبادت سے انسان انتہائی ذلت ورسوائی میں جا گرتا ہے جبکہ بے حیائی بے پردگی حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرنے کے گناہ وبرائی کی بنیاد کی معرفت نہ رکھنے سے نیکی جو برائی حرام، مسجدِ ضرار وہ مسجدِ صفا ہو جاتی ہے، جیسا کہ تصویر حرام نہ ہوتی تو تصویر سے جو گناہ اور بے حیائی کے مناظر ننگے ننگے دکھائے اور بنائے جاتے ہیں وہ بھی نہ ہوتے جو کہ حکمت الٰہی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی بڑھائی اور عظمت سے ہے۔

تصویر ویڈیو میں مرد عورت بقائے نسل کے فریضہ میں مشغول دکھائے بنائے جاتے آتے ہیں اور کئی بیچارے جو یہ فریضہ خلوتِ صحیحہ میں بجالا رہے اور شادی بیاہ وغیرہ کا حکم پورا کر رہے ہوتے ہیں لیکن، تصویر ویڈیو حرام کو حلال کرنے والے انہیں بھی جائز ناجائز کے چکر میں ڈال کر شیطانی پیاس اور بھوک مٹاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی امانتوں کے خائن ہوتے ہیں، العیاذ باللہ!

حرام کا گناہ تو دگنا اور فنا تو اسکو ہے جو یہ تصویر بناتا اور بے حیائی کرتا کرواتا اور اللہ تعالیٰ کے کیے حرام کے خلاف اپنے عمل سے ویڈیو، تصویر بناتا اور مخالفت کرتا مرتا ہے جو شریعت میں حرام ہے۔

قرب قیامت زنا اتنا سرعام ہو جائے گا کہ کوئی اتنا ہی کہہ دے گا کہ اسے ذرا ہٹ کر، کر لو تو اسکا مقام اکابرین صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرح کا ہو گا جبکہ تصویر بنانا حرام جبکہ تصویر عکس مکلف بھی نہیں ہوتی لیکن، وہ جو زندہ اور جس کی تصویر ہوتی ہے وہ مکلف، جو کہ مولوی صاحب مسلمان اور مومن،

Marfat.com

ہوتا ہے وہ اپنے عمل سے تصویر ویڈیو بنا کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف اور مومنین کی گمراہی کا وزن اپنے کندھے پر لے اور اٹھا رہا ہوتا ہے۔

شریعت میں بنیاد حرام ہونے کی وجہ سے عمل مقبول نہیں ہوتا.

مرد وہ عورت اور عورت وہ مرد کے حسن پر نظر نہ ڈالے اور وہ جو باتیں مرد اور عورت کی زندگی میں حرام ہیں اسکی تعلیم ہو ورنہ، عکس تصویر کو کوئی نیکی گناہ نہیں ہوتا کیوں کہ ثواب گناہ حکم، حلال حرام میں مومن زندہ کو ہوتا ہے ناں کہ اسکی تصویر یا عکس کو اس لئے، تصویر کے حرام کا حکم یہ، مومن کو دیا گیا ہے۔

مسلمان مومن مولوی صاحب کو چاہیے کہ وہ کسی کے عمل پر ایمان ہر گز نہ لائے کہ فلانہ یہ کرتا یا وہ کرتا ہے کہ یہ کسی کا عمل ہوتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات طیبہ کے نمونے میں ڈھونڈھے اور بجالائے۔

کوئی تصویر دینی کام کرتی ہے تو تصویر بذات خود تو حرام ہے جبکہ عمل اسکے اپنے نہیں ہوتے۔

اچھے عمل یا برے عمل میں، اس لئے، جانی پہچانی تصویر حرام ہی رہتی ہے۔

☆

امت مرحومہ کا بہترین کام اور فریضہ

Marfat.com

میں اچھا کام بناؤں گا
میں سچا نام کماؤں گا
میں سیدھا سیدھا جاؤں گا
میں بھاگا بھاگا آؤں گا
حکم رب کا مانوں گا
عمل اسے اچھا جانوں گا
ناک ناں میرا سوچے گا
کام ناں میرا موقعے کا
میں لقمہ خوب کماؤں گا
میں لقمہ خوب کھلاؤں گا
دل کا بھیدی پائے گا
میں کا قیدی گنوائے گا
میں پڑھنے پڑھانے جاؤں گا
رب کی بات بتاؤں گا
سب کو خوب مناؤں گا
رب کی رضا بتاؤں گا
دل کا دھونا دھو لیا

Marfat.com

رب کا سونا سو لیا

تعلیم:-مومن کا تعلق قلبی رب العالمین کی تعلیم میں ظاہری مخلوق کے ساتھ جبکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے طور اللہ تعالیٰ کے سامنے حکم اس کا مان کر ہوتا ہے.

مومن کے ہاتھ یہ سچائی ہوتی ہے جس میں وہ مخلوق کا کام اچھا اور دو جہاں میں سعادت مند ہوتا اور بناتا ہے۔ مومن دین کی سیدھی راہ پر گامزن ہوتا ہے جو محض اللہ تعالیٰ کا کہنا ماننا ہوتا ہے اور وہ اس نیکی میں سبقت کرتا ہے۔

مومن رسم ورواج کا کاروباری اور نہ ہی ظاہری رکھ رکھاؤ کا طالب ہوتا ہے جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر قائم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں زندگی گزارتا ہے۔اس میں موقع سے فائدہ کی سوچ نہیں ہوتی کہ حکم ماننا عبادت اور مومن عابد اپنے معبود اللہ تعالیٰ کا ہوتا ہے۔

وہ مخلوق میں خدائی ہاتھ، عطا کا ہوتا ہے اور مخلوق خدا میں کوئی زیادتی نہیں کرتا. مومن کو یہ دولتِ سرمدی محض مخلوق کا خادم ہونے سے حاصل ہوتی ہے ناں کہ نفس خواہشات کی پیروی میں انکا قیدی ہونے سے۔

مومن اپنی زندگی میں پڑھتا پڑھاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تعلیم ہوتی ہے، جس میں وہ اپنا تعلق اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے ساتھ بناتا ہے اور اس طرح اپنے رب کو راضی کرنے والا ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

یہ دینی تعلیم، اللہ تعالیٰ کا کہنا ماننے کی تعلیم ہوتی ہے کہ جس پر عمل سے کوئی ابدی خزانہ، رب کی رضا کا پا جاتا ہے۔

والسلام

☆

دل جو راز گڈ جی پایوں
رب جو ناز گڈ جی چاھیوں
انت بحر جو خالق سوھنو
نبی رسول سب جو سوھنو
دل جے پھیرن والو سوھنو
دل جے سہرن والو سوھنو
اکھ جو چانن منن گرجے
دل جو ذکر کین گرجے
مولا جو ذکر دل دارو
کل جو فکر پل پارو

☆

آج کا کام کل پر چھوڑنا توبہ میں دیر کرنا ہے جو نفس کی ماننا اور باوفا دل اور باشفا دینی تعلیم سے روگردانی اور غفلت ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے حصول میں ہم سب کوشش کریں جو کہ حقیقت میں محبوب رب العالمین سے بڑی عزت و شرف ہے، جو کائنات کا محبوب خالق اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کا محبوب آقا ہے۔

قلوب کو بدلنے والا اللہ تعالیٰ جبکہ دلوں کو قبولیت اور عظمت دلانے والا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم ہے. مومن کو چاہیے کہ حقیقت نور کو مانے اور ذکر اللہ کی کثرت سے ذکر اللہ کی نوری تعلیم حاصل کرے۔

جو عارضی زندگی کو ابدی، دنیا اور آخرت کو حسنہ اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں کامیاب کرتی ہے۔

☆

آنکھ	اٹھی	دل	پھٹا
صورت	تھی	فنا	فنا
آنکھ	جھکی	دل	صفا
آنکھ	تھی	وفا	وفا
دل	چلا	ٹک	ٹکا
سانس	ملا	مک	مکا
سانس	نکلا	جان	ابھی
دل	بولا	اللہ	اللہ

Marfat.com

نفس	مانا	رب	جانا
بندہ	تیرا	ہاں	مانا
میٹھی	میٹھی	ہوا	چلی
میٹھا	میٹھا	سرور	آیا
میت	بیٹھی	واہ	واہ
طبیعت	پوچھی	واہ	واہ
وجود	تھا	مارا	مارا
سانس	تھا	نکالا	نکالا
دل	ٹھکانہ	رب	ہوا
نفس	نمانہ	جب	ہوا

☆

عزت اور شان میں مومن اللہ تعالی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ

ہے

چاند	سورج	اور	غذا
خوب	کیا	رب	خدا
نام	کام	اور	سلام
دین	کیا	یہ	تمام

Marfat.com

ماں	باپ	اور	عطا
رب	دیا،	خوب	نباً
بیوی	بیٹا	اور	سوال
رب	دیا	وہ	کمال
یہ	جہاں	اور	قبول
نام	کیا	یہ	رسول
دل	دیا	کام	دیا
مہمان	کیا	میزبان	دیا
جان	لو	جان	لو
بڑھو	اور	شان	لو

تعلیم:-

اللہ تعالیٰ کی تخلیقات وکائنات انسان کی حیات عارضی کی ضرورت، جو کہ اس کے لئے، جبکہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت محبت رضا کے حصول علم کی طلب اور عمل صالح کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

ان اعلیٰ مقاصد کی تکمیل کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنا دین دیا جو انسان کے لئے بڑی نعمت عظمیٰ دو جہاں اور اللہ تعالیٰ کی انتہائی مہربانی ہے. ایسا دین جس میں کوئی کمی اور کجی نہیں بلکہ انسان کے ہر عیب کو بے عیب کرتا ہے۔ماں باپ اور اقرباء کے بارے صلہ رحمی کا حکم خدمت اور نیک برتاؤ کی تعلیم دیتا ہے، جسے پورا

Marfat.com

کرنا عین سعادت اور اونچی عبادت ہے، جبکہ اہل خانہ، ال اولاد بھی اس کی عطا میں بہت بڑی نعمت ہیں جن کی تعلیم وتربیت کا اہتمام اور یہ اہم فریضہ انجام دینا نہایت ضروری فرض ہے۔

فرمایا: قوا انفسکم واھلیکم نارا، بچاؤ آپنے آپکو اور اپنی آل اولاد کو جہنم کی آگ سے، جبکہ تمام جہانوں میں عطا اور قبولیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت کے حصول میں ہے. قلبِ مومن اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جبکہ مومن کی زندگی ابدی ہے جس میں دین اور دینی تعلیم پر عمل اور سمجھ کی بدولت مومن اللہ تعالیٰ کے پاس معزز مہمان جبکہ محبوب رب العالمین خود میزبان ہوتا ہے۔

آیئے! تعلیمات خداوندی پر دل وجان سے عمل کریں اور یہ دولتِ عظمیٰ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو کہ سنت کی ہے وہ اہل اللہ کی تعلیم اور صحبت سے حاصل کریں۔

والسلام

☆

بے عیبی پر شکر اور شکر میں آنسو؛-

رویا رونا نہ آیا
سویا سونا نہ آیا
لگا زخم وہ آیا
لگا وقت وہ آیا

Marfat.com

لگا	زخم	ہوا	الم
شکر	کیا	آنکھ	نم
وقت	آیا	موت	لایا
دل	آیا	شکر	آیا
ہنسنا	ہنسایا	رونا	رلایا
میرا	مولا	میرا	مولا

تعلیم:۔

موت نیند کی طرح جبکہ رونا اور ہنسنا غم اور خوشی کی طرح ہے۔ موت پر کسی کا اختیار ہے اور نہ ہی حقیقی معنوں میں، غمی خوشی پر کسی کا بس ہے. یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تزکیہ، حکمت ودانائی سے ہے کہ موت سے ابدی زندگی اور خوشی سے رضا الٰہی ہوتی ہے۔

موت کے آنے میں ایک وقت جبکہ جہالت کے تھپیڑوں اور بسیروں سے نکلنے کے لئے ایک معلم، اللہ والے کی ضرورت کی عطا اور اس سے، علم ہوتا ہے، جو جہالت کے زخموں کو دھوتا صحت نوری دیتا ہے، جبکہ زخم کے الم سے نکلنے پر، آنکھ نم، شکر کے آنسو بہاتی ہے. اللہ تعالیٰ کا یہ رلانا، در حقیقت ہنسانا ہوتا ہے جو عارضی زندگی کی تعلیم میں حقیقت رحمت اور محبت کی مومن کو عطا، شفا دیتا ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فیض سنت پر عمل ہوتا ہے۔

والسلام

Marfat.com

اعوذ باللہ الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمان الرحیم

دور یا نزدیک کی پکار یا دعا:

اغنی اللہ ورسولہ :اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول غنی فرماتے ہیں۔(القرآن)

دعا اللہ تعالیٰ سے مانگنا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ مخلوق کی سنتا اور اسے دیتا ہے۔ دعا مانگنا یعنی محتاجگی دور کرنے کا کہنا اور ہر محتاجگی کی دوری کا سوال پیش کرنا اور کہنا اسے ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محتاجگی دور کرنے اور یہ سوال سننے اور پورا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

یہ دور نزدیک پکار وغیرہ کی بات نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جس کی تعلیم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ سے قیامت تک الٰہی عطا کا حصول وصول دین ہے۔اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جاننا توحید ہے اس کے خلاف تو،یہ کفر و شرک بے دینی اور جہالت ہوتا ہے جو توحید نہ جاننے کی وجہ سے توحید کو شرک کا دیکھنا ہے،العیاذ باللہ.

جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ یہ اللہ تعالی اور اس کا رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کہ ہر محتاجگی کے سوال اور دعا کی قبولیت ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ ہو المعطی وانا قاسم کہ اللہ تعالیٰ وہ مجھے دیتا ہے اور میں اس کی غنا تقسیم کرتا ہوں۔

Marfat.com

جناب!دین علم الٰہی کی سمجھ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قبولیت لینے کا نام ہے نہ کہ ان سے مانگنا اور لینا ہی کفر اور شرک بتایا جائے۔

والسلام

☆

اللہ تعالیٰ کے بندوں اور غیر بندوں کی بات اور پہچان.:

اللہ تعالیٰ کے بندوں نے جب قصور نہ کیا ہو اور انہیں کسی قصور میں دھر لیا جائے تو یہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہوتے ہیں۔ قصور نہ ہونے کی وجہ سے مخلوق میں ہر جگہ اللہ تعالیٰ انہیں عزت دیتا ہے جبکہ ان کی نفسی کمیوں کو دور کرنے اور عبدیت کی تعلیم فرمانے کا یہ انتظام الٰہی ہوتا ہے جو اپنے اور اپنے بندے کے ہاتھ پر پورا کرتا ہے جس سے ان کے قلوب علم الٰہی کے حصول میں کھلتے اوراللہ تعالیٰ کے نزدیک کامیاب ہوتے ہیں۔

نفس کی تعلیم فرما کر اپنے اور اپنے بندوں میں عزت والا اور کندن کرتا ہے،جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام اور برصغیر پاک و ہند میں حضرت مجدد منور الف ثانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ.

Marfat.com

غیر بندوں میں کوئی ظاہری مجرم کہ اللہ تعالی کی مخلوق میں بے عزت ہو اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تعلیم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نااہل اور علم الٰہی کے حصول میں باغی ہوتا ہے۔

والسلام

☆

مردہ دل زندہ تصویر

آج کل تو کسی کو دیکھ کر بھائی پوز ہی پوز نظر آتے اور ہر خویش درویش پوز ہی بناتا اور یہ تصویریں ہی لگاتا نظر آتا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد اور اس کی تعلیم، سنت میں اللہ تعالیٰ نظر آتا ہے، نہ کہ اسکا پوز یعنی تصویر.

والسلام

☆

ہر جاندار کی تصویر کسی طرح سے بھی بنانا، ایسے ہی حرام ہے جیسے کسی بھی اعلی طریقے سے شراب بنانا حرام ہے۔ جاندار کی تصویر اور شراب کتنی ہی ری فائن اور اعلی بنائی جائے، اس کا حکم حرام قیامت تک قائم ہی رہتا ہے۔

Marfat.com

تصویر جاندار کا بنانا حکم مطلقا قیامت تک حرام ہے جبکہ نمونہ اسوہ حسنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس حکم حرام کا عملی بیان ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی جاندار کی تصویر کسی طرح سے نہیں بنائی اور اس کے بنانے کو حرام فرمایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عمل، جو کہ حرام کا ارتکاب کبھی نہ کرنا اور تصویر لگی جگہ میں داخل نہ ہونا اور فتح مکہ پر خانہ کعبہ کو بتوں اور آویزاں تصویروں سے کھرچ کھرچ کر پاک کرنا مطلق حکم حرام جاندار کی تصویر کو اپنے عمل سے قیامت تک ثابت حرام کر دکھانا اور یہ بتانا ہے کہ عورت مرد کا پردہ رات کا ذکر صبح غیر سے کرنا اور مخلوق کی تخلیق میں شراکت یہ حرام، بے پردگی اور بے حیائی ہے۔ پردہ ہر جاندار کا یہ فریضہ زوجیت الٰہی حیا میں ہر چھوٹے سے لیکر بڑے تک پردے میں رکھ کر بتایا گیا ہے کہ جاندار ہر طرح سے بے پردہ نہ ہوں جب کہ اجنبی گھر میں تاک جھانک میں آنکھ پھوڑ دینے پر کوئی تاوان نہیں کہ یہ عمل جاندار کے وجود کی بے پردگی کرتا ہے جو کہ حرام ہے، اگرچہ دیکھنے والا دیکھے اور وہ بے شک اپنی نیت میں کامیاب نہ ہی ہو لیکن عمل حرام کہ وہ کسی کی بے پردگی کے ارتکاب کا مجرم ہوتا ہے۔

فرمایا کہ بے جان درخت کی تصویر بنا لیا کرو کہ اس میں عمل زوجیت اور پردگی اور حیا کے لٹ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا.

Marfat.com

جاندار کا عکس کسی طرح سے بھی جمایا جائے یہ حرام ہے یہ کیمرے ویمرے کی کوئی بات نہیں بلکہ کیمرہ اور آجکل کی سائنسی ایجادات سے تو یہ جاندار کی تصویریں بھی ہیں اور زندہ کے حکم کی طرح ایک اور ظلم بھی ہیں جن سے تصویر حرام اور کسی کی بے پردگی کا گناہ بھی بڑا ہے کہ نکاح کرنا ہو تو کسی کے سراپے کو ایک نظر ورنہ، مرد کو عورت اور عورت کو مرد کے دیکھنے سے نظر جھکا لینے کا حکم ہے کہ اس سے کوئی فساد لعنت میں پڑتا ہے اور یہ آنکھ دل وغیرہ کا زنا ہوتا ہے جو دین میں کھلی بے حیائی ہے۔

عکس کا جما لینا تصویر جو کہ حرام امر تو ہے، جبکہ اجنبی کے عکس کا دیکھنا بھی بے پردگی، حرام ہے۔

دین سنت میں پھیلایا جاتا ہے نہ کہ حرام کے ارتکاب ویڈیو تصویر سے. حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ میری آواز کون سنے گا. اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری آواز کو میں پہنچاؤں گا. یہ دین میں بزرگان دین کی آوازیں قیامت تک پہنچائیں گئی ہیں نہ کہ حرام تصویریں ورنہ، سب سے معتبر اول آخر میں اللہ تعالی کا عظیم بندہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جس کے ہاتھ پر دین مکمل ہوا ہے اس کی تصویر پہنچائی، بنائی جاتی.

Marfat.com

افسوس!حلال و حرام کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اس حلال و حرام کو اپنے عمل سے حلال اور پوری زندگی حرام پر عمل نہ کر کے بتانے والا اللہ تعالیٰ کا مقرر کردہ اس کا بندہ ہے۔کوئی ان کو چھوڑ کر جو کہ دین کی حقیقت ہیں، وہ کس دین کو لیتا اور کس دین کی بات کرتا ہے۔

اس لیے دین سنت پر عمل کا نام ہے جس میں حکم اللہ تعالیٰ کا تعلیم نبویہ، سنت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اور سنت پر عمل مومن کا ہوتا ہے۔ تب فرمایا کہ یحببکم اللہ .اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔

والسلام

☆

اسلام علیکم !

تمام صاحبان علم و دانش میرے علم میں ضرور اضافہ فرمائیں کہ کیمرہ سے بنی ہوئی یا ہاتھ سے بنی ہوئی تصویر پر شرعی حکم اور جواز کیا یہ جاندار کی تصویر اور عکس نہیں ہوتا۔

حرام میں جواز محض جان مال بچانے میں ہوتا ہے جبکہ حرام میں شفا نہیں ہوتی کہ قران محض حکم حلال پر عمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

جانب سے شفا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے،اس لئے، کبھی حرام عمل نہیں کیا اور اس لئے حرام امور پر نہ فتوی ہوتا اور نہ جواز دیا اور نہ جواز مانگا جاتا ہے کہ قیامت تک حرام بھی واضع اور حلال بھی واضع ہے۔

فرمایا اے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم لم تحرم ما احل اللہ، اسے کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمایا ہے۔ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہوا ہے جبکہ یہ تعلیم قیامت تک علماء فضلاء مشائخ مومنین وغیرہ کو ہے۔

☆

ڈاڑھی بڑھاواور مونچھیں پست کرو!

قران و سنت قیامت تک ہے اور اس پر عمل ہی ولایت ہے۔اس کے خلاف کوئی اللہ تعالیٰ کی راہ اور منزل پر پہنچنے کے قابل نہیں.

فرمایا:اے بھائی! میری ڈاڑھی سے نہ پکڑیں.

ہاتھ میں آجانے اور ہاتھ کے پکڑن کوقبضہ کہتے ہیں .ایک داڑھی کی حد کم از کم قبضہ تک ہے جیسا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کے موقعہ پر اپنی داڑھی مبارک کو قبضہ میں لیا جو کہ کم از کم حد تھی اور فرمایا کہ یہ سنت ہے۔

Marfat.com

داڑھی کا حکم مطلق داڑھی بڑھاؤ ہے اور حد کم از کم ایک قبضہ ہے جو ہر طرف سے ایک ہے، نہ کہ بال چھوٹے بڑے. یہ تھا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا داڑھی کا ٹرم کرنا.

والسلام

☆

حکم سنت مسئلہ، بڑا بزرگ ہوتا ہے اور وہ جو اس پر ایمان رکھتا، تعلیم دیتا اور اس کے مطابق زندگی گزارتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوتا ہے جسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آتا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے ورنہ، اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف تو لحہ، معافی تلافی کا تقاضا ہی کرتا ہے۔

والسلام

☆

تین طرح کے لوگ ہیں۔

ایک جس کو دیر سے غصہ آتا ہے اور جلد ختم ہو جاتا ہے۔ دوسرا جس کو دیر سے آتا اور دیر سے جاتا ہے اور تیسرا جس کو جلدی آتا اور دیر سے جاتا ہے۔

اچھا وہ ہے جسے حرام پر غصہ آتا ہو اور حلال، سنت پر عمل کرتے ہوئے فارغ ہو جاتا ہو.

Marfat.com

والسلام

☆

چپڑاسی کام کے لیے رکھا جاتا ہے اور امام وغیرہ عبادت کروانے اور خود اپنی عبادت ادا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

جج اگر فیصلہ سنانے کا پیسہ اور امام موذن وغیرہ عبادت، کرنے اور کروانے پر رقم وغیرہ لیتا اور اس کا طالب ہوتا ہے، تو یہ ناجائز اور آخرت کی بھلائی سے محرومی ہوتی ہے جبکہ، فیصلہ کی تیاری کی تنخواہ جج کی جائز اور اس کی ضرورت کے لیے کافی شافی ہوتی ہے اور مولانا حضرات اگر اپنی ذمہ داری کے منصب، تعلیم وتربیت دینا، مقتدیوں کے مسائل دینیہ کو سننا اور حل دینیہ وغیرہ پر وقت دیں تو ان کی ہر ضرورت، مقرر جج اور خلفاء راشدین المھدین کی طرح شرعی بیت المال اور دنیاوی نظام کے مطابق پوری ہو اور پھر کسی کو ان کے حال پر ترس کھانے کی ہر گز ضرورت نہ رہے کہ حقیقت میں جج کا فیصلہ فیصلہ سنانا، موذن کا اذان کہنا اور نماز پڑھانا، جو کہ در حقیقت امام موذن اور مجاہد وغیرہ کی یہ عبادت ہوتی ہے اور عبادت پر اجر لینا حرام جب کہ قومی اور دینی مسائل کی تعلیم پر تنخواہ اور وظیفہ ضروری ہوتا ہے۔

Marfat.com

دراصل، جہاد اور فیصلہ کی تیاری، پڑھنے پڑھانے، صدقہ ہدیہ خریداری پر تو رقم خرچ ہوتی ہی ہے لیکن، یہ چیزیں عبادت کے طور ادا کرتے وقت، جہاد، صدقہ، نماز، آذان وغیرہ پر تو پھر کسی سے رقم وغیرہ مانگنا یہ حرام ہوتا ہے۔

خلافت کی ذمہ داری وغیرہ اٹھانے والے پر خرچ کرنا، انفاق فی سبیل اللہ ہوتا ہے اور وہاں یہ عبادت ہوتی ہے نہ کہ جج کا فیصلہ سنانے پر رقم کا طلب کرنا، امام اور موذن کا اذان دینے اور امامت پر تنخواہ کا امیدوار ہونا اور مجاہد کا جہاد میں لڑنے وغیرہ پر رقم وغیرہ کا طلب کرنا اور کسی اور چیز کا طالب ہونا، یہ سب عبادت کے منافی اور حرام ہوتا ہے۔

عبادت پر کوئی دنیا کا اجر، چاہنا حرام ہے اور مومن کا اس امر سے دل بیزار ہوتا ہے۔

والسلام

☆

آج کے علماء فضلاء مشائخ اور پیران کبار کے نام جو جاندار کی تصویر کو آج کی نئی ایجاد کہتے ہیں اور یہ نئی شراب کی طرح کیا یہ اب جاندار کی تصویر نہیں رہی اور یہ تصویر نہ ہونے کی وجہ سے اب مذکورہ حضرات اسے خوب بے پردہ کرتے اور اسے عام و خاص کو ہر طرح سے آمادہ کرتے اور ترغیب دیتے ہیں کہ وہ ان کی اور انکی بیویوں بیٹیوں وغیرہ کی

Marfat.com

تصویریں باپردہ بنائیں اور اپنی اور اپنی داشتوں وغیرہ کی ننگی دھنگی مباشرت کرتی چیخیں مارتی شہوت کا زور شور وغیرہ کرتی بنائیں، کیونکہ اب یہ جاندار کی تصویریں نہ ہونے کی وجہ سے درخت وغیرہ بے جان کی تصویریں ہو گئی ہیں۔

اگر مذکورہ بالا حضرات درخت ہوتے تو کتنا بہتر ہوتا کہ لوگوں کو یہ تو پتہ ہو جاتا کہ جاندار اور بے جان میں دینی اسلامی فرق کیا ہے: درخت کو ڈھانپ دو تو اس کا حسن چھپ جاتا ہے اور کسی جاندار کو ننگا کر دو تو وہ بقائے نسل کی بے پردگی کا پتہ ہوتی ہے جو شریعت مطہرہ علیہا الصلوات والسلام میں جاندار کی تصویر حرام فرما کر قیامت تک روک اور حرام فرما دی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حلال حرام میں فتوی بھی اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے۔

تقوی میں حکم حلال و حرام مرد و عورت کے لئے مطلق ہے جبکہ عمل، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور ان کے تربیت یافتہ نائبین قیامت تک، ان کی تعلیم، سنت ہے۔

حلال کبھی حرام اور حرام کبھی حلال قیامت تک کسی ایجاد وغیرہ سے بدل نہیں جاتا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم، دین ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور نمونے میں مکمل ہے۔

Marfat.com

آج یہ لوگ اس لئے تصویر بناتے ہیں کہ مذکورہ بالا حضرات نے اسے حلال کردیا ہے جبکہ حرام کرنے والا خود اللہ تعالی ہے۔

تصویر سے بے پردگی عام ہوگئی ہے، بہن بیٹی بیوی وغیرہ ہر اجنبی سے آشنا، سامنا اور بے پردہ ہو گئی ہے کیونکہ مذکورہ بالا لوگوں نے پہلے چہرے کو پردے سے نکالا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نظر جھکانے کا حکم دیا اور دوسری نظر پھیرنے کا حکم کہ یہ آنکھوں کا زنا ہے اور پھر ان لوگوں نے حرام تصویر کو حلال کیا جس سے بے پردگی ہر دو مرد اور عورت کی ختم ہو گئی اب کوئی نظر کس سے جھکائے، چہرہ پردے میں نہیں رہا اور جاندار کی تصویر حلال ہو گئی ہے، افسوس صد افسوس!

والسلام

☆

پانچ ارکان پر عمل چھٹا فرض اور بطریقہ اولی اعلیٰ فرض عین ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

میں تم میں دو چیزیں، جو کہ قران اور سنت ہیں، چھوڑ کر جا رہا ہوں جو یہ دو نور ہیں جو کوئی ان دو کو مضبوطی سے تھامتا ہے تو وہ کبھی گمراہ نہیں ہوتا.

جب اللہ تعالیٰ کسی پر رحمت کرتا اور اس کے حال پر ترس کھاتا ہے تو یہ مخلوق ہوتی ہے کہ اس میں عیب جبکہ عیب پر ترس

Marfat.com

کھانے والی ذات، اللہ تعالی بے عیب ہے۔ وہ اپنی مخلوق میں عیب نہیں دیکھنا چاہتا۔

فرمایا لیبلوکم ایکم احسن عملا۔

میں تم میں نیک عمل دیکھنا چاہتا ہوں۔یہ نیک عمل نوری اور یہ مشاہدہ، ملاقات اور محبتِ رب ظہوری ہے۔

فرمایا، یخرجھم من الظلمات، میں تمہیں تمام عیبوں اور اندھیروں سے نکالتا اور نور میں داخل فرماتا ہوں۔

یہ داخلہ اتنی بڑی دولت، رحمت اور برکت ہے کہ بغیر نوٹ، ووٹ اور روٹ کھلائے ملتا ہے لیکن، ہے ایک ایسی خیرات کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی یہ دینے کے قابل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو اس لیے دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پیدا ہی اس لیے کی ہے کہ اسے اپنے خالق و مالک کا پتہ ہو اور اسے اس کا خالق و مالک ملے جو نور ہی نور ہے۔

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سے جن اور انسان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی معرفت کے حصول کے قابل ہیں۔

معرفتِ خداوندی میں اللہ تعالیٰ اسے اپنا علم دیتا ہے۔ علم الٰہی میں وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے قابل ہوتے اور سوتے ہیں جو کہ تمام عیوب اور اندھیروں سے نکلنا ہے۔یہ دولت اگر کسی کو ملتی ہے تو معلم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مذکی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور معطی حکمت و دانائی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے حاصل ہے۔

یہ ہم ہی نہیں بلکہ اول اور آخر جتنے بھی مومنین ہیں، یہ ایمان، ہدایت اور علم الٰہی کی دولت انہیں بھی جو عطا ہوئی ہے، یہ سارے کے سارے علم الٰہی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم، تزکیہ کے طلبگار رہے ہیں۔

عبدہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اس کا بندہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نیکی، احسان میں مومنین کو بحیثیت معلم، علم الٰہی کی عطا سخا میں دیتا اور اس نیکی کا احسان بھی علی الاعلان، جتلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حکم عام، مطلق ہوتا ہے جبکہ حکم کی حد جو قیامت تک باندھی گئی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا عمل بہترین نمونہ، سنت کی تعلیم ہے۔

حکم پر ایمان جبکہ حکم کی حد سنت پر عمل ان دو کا ماننا ضروری پیروی ہے۔

مومن کامل وہ ہوتا ہے جو حکم اللہ تعالیٰ کا، حکم پر عمل تعلیم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بناتا اور عمل کی حقیقت رحمت محبت اور رفاقت ان دو، قران اور سنت کو قیامت تک جانتا ہو، جو کہ، حقیقت، ایمان اور اعمال صالحہ ہیں۔

Marfat.com

حکم مطلق ہر کافر مشرک منافق مسلمان وغیرہ کے لئے ہوتا ہے جبکہ مانتا وہ ہے جو مومن ہے جو اس کے حکم میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا اور حکم پر عمل محض نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیے تعلیمی بہترین نمونے میں بجا لاتا ہو۔

یہ حکم ماننے والا ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، حکم میں پڑھتا ہے، یہ درحقیقت، اللہ تعالیٰ کو ماننا اور ایمان لانا ہوتا ہے۔

حکم مطلق وہ مانتا ہے جو حکم پر عمل کرنا چاہتا ہے، یہ وہ ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم، تزکیہ اور حکمت و دانائی میں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم کی حد عملی نمونہ حاصل ہوتا ہے۔

ایک عمل اور ایک عمل کی حد ہوتی ہے۔ عمل صالح اگر حکم، نماز پڑھو ہے تو اس کی حد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خود عملی تعلیم ہوتی ہے۔

حکم روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا ہے لیکن، اس کی حد جو ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت، قیامت تک کامل قائم ہوتی ہے۔

دین اللہ تعالیٰ کے حکم کا نام ہے اور اس حکم پر عمل نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت، حد ہے۔

Marfat.com

جو اللہ تعالیٰ کی حدوں کو پھلانگتا ہے، چاہے وہ ڈاکٹر، حکیم، پروفیسر، فلاسفر، دنیا کا بڑے سے بڑا سائنس دان، انسان ہی کیوں نہ ہوتا ہو، ہونے کو وہ کچھ بھی ہو لے لیکن، اگر وہ اللہ تعالیٰ کی حد پھلانگتا ہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت، حد ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی راہ پر نہیں ہوتا اور یہ کبھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں منزل پر اترنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہی وہ ہلاکت ہے جو آج امت مرحومہ پر آن پڑی ہے۔ آج کوئی دین میں بڑا سمجھدار بنتا ہے تو اس کی سمجھ جھوٹی اور موٹی ہوتی ہے کہ وہ سمجھ والا کتابوں کو پڑھ کر بنتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ جو سمجھ اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مومنین کو عطا ہوئی ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بہترین عملی نمونہ سنت میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی حد ہے، جو الہی جاری ہے جن کے متعلق یہ کتابیں، بخاری شریف، مسلم شریف وغیرہ تو بعد میں تالیف ہوئیں تھیں، یہاں تک کہ قران مجید بھی بعد میں محفوظ کیا گیا جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے سینوں میں موجود چلا آرہا تھا۔

جو دین کو کتابوں سے جانتا ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے بعد ان کے نائبین کو نہیں جانتا مانتا اور دین ان سے نہیں مانگتا اور ان

Marfat.com

کی صحبت مبارکہ میں سنت کی عملی زندگی سے تعلیم حاصل نہیں کرتا وہ حکم کی حد کی تعلیم، سنت نہ رکھنے کی وجہ سے حکم مطلق پر محض عمل کرتا ہوتا اور ایمان لاتا ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی نمونہ، سنت جو کہ قیامت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء سے ہر دور میں قائم رہتا ہے جو کہ طریقہ الٰہی قران، حکم کی حد ہے، جیسا کہ حکم ہے نماز پڑھوا، روزہ رکھوا داڑھی بڑھاؤ زکواۃ وغیرہ دو، جبکہ حد کا پتہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء کی عملی زندگی کھینچی ہے کہ نماز کتنی روزے کتنے اور زکواۃ وغیرہ کی حد، نصاب کتنا اور ادائیگی کیسی ہے۔

کوئی حد، سنت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم عام کو جانتا مانتا ہے تو یہ کسی گمراہ کا عمل اور سوچ تو ہو سکتی ہے لیکن، مومن کی نہیں.

دین میں پانچ ارکان فرض عین ہیں جبکہ ان کی سمجھ بطریقہ اولی فرض عین ہے۔

پانچ ارکان فرض جبکہ رکن، سمجھ اور روٹی بطریقہ اولی فرض عین ہیں کہ بھوک لگی ہو تو پہلے کھانا اور فرض عین کی ادائیگی پر پہلے اولی فرض، ادائیگی کی سمجھ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہوتی ہے۔

Marfat.com

فرض عین حکم مطلق اور ادائیگی کا عمل بطریقہ اولی فرض ضروری ہوتا ہے۔

نماز روزہ پردہ وغیرہ مرد اور عورت کے لئے حکم مطلق جبکہ ان کی ادائیگی کا سامان بطریق اولی فرض واجب ہوتا ہے جو کہ ہر حکم عام میں حد، سنت کی تعلیم ہے جبکہ چھٹا فرض روٹی اور فرض پر عمل کی سمجھ اور تعلیم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کہ بہترین ادائیگی اور نمونہ کامل، ہے۔

نماز میں وضو غسل اور پردہ میں چادر اسلامی، جلابیبھن، برقع وغیرہ جو کہ فرض عین سے بڑھکر فرض عین ہوتے ہیں کہ ان کی موجودگی پہلے ہو تو فرض عین کی ادائیگی ممکن اور حکم عام پورا ہوتا ہے۔

مرد کا لباس جو ستر بہترین چھپاتا ہو جبکہ عورت کا لباس جو عورت پوری کو بہترین چھپاتا ہو، یہ فرض کی ادائیگی میں اولی، پہلے اور اہم ترین ہوتا ہے، جو حکم عام کی ادائیگی میں بہترین کے حصول میں پہلے آتا ہے یہ تقوی کی راہ اور کوئی عامل کامل متقی ہوتا ہے اور جو حکم کی ادائیگی بہتر کو چھوڑ کر ابتر، اختیار کرتا ہے تو یہ تقوی کی راہ، چھوڑکر بد احتیاطی کا راستہ اختیار کرتا اور غذا مضر کا طالب، ثابت ہوتا ہے۔

کوئی حالات وقت کی وجہ یا بہتری کی بنا پر ستر چھپانے کے لئے ان سلی چادر کے بجائے سلی چادر، لونگی یا پاجامہ یا شلوار وغیرہ استعمال

Marfat.com

کرتا ہے تو یہ فرض عین کی ادائیگی کا سامان بہتر سے بہتر ہوتا ہے جو حکم حلال میں، بہتر سے بہتر کا حصول قیامت تک سنت ہے، جبکہ عورت کا اپنے حسن کا چھپانا جو کہ سارے کا سارا ظاھری باھری آواز وغیرہ کا حسن ہوتا ہے۔اسے بہتر سے بہتر چھپانا، عمل بجا لانا اور متعلقہ سامان کا حصول کرنا کہ جہاد وغیرہ کی تیاری ہر حکم کی ادائیگی خوب سے خوب تر کی جاسکے، یہ عین دین ہوتا ہے۔جیسا کہ ان سلی چادر کو لونگی وغیرہ اور عربی سلا، برقع وغیرہ بنا لینا، یہ حکم کی بہتر ادائیگی اور حد، سنت کی ادائیگی ہوتی ہے۔

والسلام

☆

برطانیہ میں جعلی علماء کس طرح تیار کیے جاتے ہیں ؟

مسلمانوں کو بہت سے مسائل کے ساتھ جس ایک بڑے چیلنج کا سامنا ہے، وہ ہے باہمی اتحاد کی کمی، ایک خدا، ایک رسولؐ، ایک کتاب، ایک امت، لیکن پھر بھی امت اتنی پارہ پارہ کیوں ہے ۔ اس میں ہماری اپنی کوتاہیوں کے ساتھ اسلام کے دشمنوں کی بھی محنت شامل ہے۔ زیرِ نظر تحریر ایک ایسی ہی حقیقت ہے کہ کیوں ابھی تک ہم ایک چاند پر بھی متفق نہیں ہو پارہے ہیں؟۔یہ مضمون جولائی 2010ء کے 'اُردو ڈائجسٹ' میں شائع ہوا تھا۔

Marfat.com

"نواب راحت خان سعید خان چھتاری 1940ء کی دہائی میں ہندوستان کے صوبے اتر پردیش کے گورنر رہے۔ انگریز حکومت نے انہیں یہ اہم عہدہ اس لئے عطا کیا کہ وہ مسلم لیگ اور کانگریس کی سیاست سے لاتعلق رہ کر انگریزوں کی وفاداری کا دم بھرتے تھے۔نواب چھتاری اپنی یادداشتیں لکھتے ہوئے انکشاف کرتے ہیں کہ ایک بار انہیں سرکاری ڈیوٹی پر لندن بلایا گیا۔ان کے ایک پکے انگریز دوست نے، جو ہندوستان میں کلکٹر رہ چکا تھا،نواب صاحب سے کہا": آیئے ! آپ کو ایک ایسی جگہ کی سیر کراؤں، جہاں میرے خیال میں آج تک کوئی ہندوستانی نہیں گیا۔"نواب صاحب خوش ہوگئے۔انگریز کلکٹر نے پھر نواب صاحب سے پاسپورٹ مانگا کہ وہ جگہ دیکھنے کیلئے حکومت سے تحریری اجازت لینی ضروری تھی۔دو روز بعد کلکٹر اجازت نامہ ساتھ لے آیا اور کہا": ہم کل صبح چلیں گے "لیکن میری موٹر میں'موٹر وہاں لے جانے کی اجازت نہیں۔

اگلی صبح نواب صاحب اور وہ انگریز منزل کی طرف روانہ ہوئے شہر سے باہر نکل کر بائیں طرف جنگل شروع ہوگیا۔جنگل میں ایک پتلی سی سڑک موجود تھی۔جوں جوں چلتے گئے جنگل گھنا ہوتا گیا۔سڑک کے دونوں جانب نہ کوئی ٹریفک تھا، نہ کوئی پیدل مسافر۔ نواب صاحب حیران بیٹھے اِدھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ موٹر چلے چلتے آدھے گھنٹے سے

Marfat.com

زیادہ وقت گزر گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بہت بڑا دروازہ نظر آیا۔ پھر دور سامنے ایک نہایت وسیع وعریض عمارت دکھائی دی، اس کے چاروں طرف کانٹے دار جھاڑیاں اور درختوں کی ایسی دیوار تھی، جسے عبور کرنا ناممکن تھا، عمارت کے چاروں طرف زبردست فوجی پہرہ تھا۔

اس عمارت کے باہر فوجیوں نے پاسپورٹ اور تحریری اجازت نامہ غور سے دیکھا اور حکم دیا کہ اپنی موٹر وہیں چھوڑدیں اور آگے جو فوجی موٹر کھڑی ہے، اس میں سوار ہو جائیں، نواب صاحب اور انگریز کلکٹر پہرے داروں کی موٹر میں بیٹھ گئے۔ اب پھر اس پتلی سڑک پر سفر شروع ہوا، وہی گھنا جنگل اور دونوں طرف جنگلی درختوں کی دیواریں۔ نواب صاحب گھبرانے لگے تو انگریز نے کہا": بس منزل آنے والی ہے۔" آخر دورایک اور سرخ پتھر کی بڑی عمارت نظر آئی تو فوجی ڈرائیور نے موٹر روک دی اور کہا" :یہاں سے آگے آپ صرف پیدل جاسکتے ہیں" ۔راستے میں کلکٹر نے نواب صاحب سے کہا": یاد رکھیں' کہ آپ یہاں صرف دیکھنے آئے ہیں، بولنے یا سوال کرنے کی بالکل اجازت نہیں ۔"

عمارت کے شروع میں دالان تھا، اس کے پیچھے متعدد کمرے تھے۔ دالان میں داخل ہوئے تو ایک باریش نوجوان عربی کپڑے پہنے سر پر عربی رومال لپیٹے ایک کمرے سے نکلا۔ دوسرے کمرے سے ایسے ہی دو

Marfat.com

نوجوان نکلے ۔ پہلے نے عربی لہجے میں" السلام علیکم "کہا۔دوسرے نے "وعلیکم السلام! کیا حال ہے ؟"نواب صاحب یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئے۔کچھ پوچھنا چاہتے تھے لیکن انگریز نے فوراً اشارے سے منع کر دیا۔چلتے چلتے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچے ،دیکھا کہ اندر مسجد جیسا فرش بچھا ہے ،عربی لباس میں ملبوس متعدد طلبہ فرش پر بیٹھے ہیں، ان کے سامنے استاد بالکل اسی طرح بیٹھے سبق پڑھا رہے ہیں، جیسے اسلامی مدرسوں میں پڑھاتے ہیں۔طلباء عربی اور کبھی انگریزی میں استاد سے سوال بھی کرتے ۔نواب صاحب نے دیکھا کہ کسی کمرے میں قرآن کا درس ہورہا ہے ،کسی جگہ بخاری کا درس دیا جارہا ہے اور کہیں مسلم شریف کا ۔ایک کمرے میں مسلمانوں اور مسیحوں کے درمیان مناظرہ ہورہا تھا۔ ایک اور کمرے میں فقہی مسائل پر بات ہورہی تھی ۔سب سے بڑے کمرے میں قرآن مجید کا ترجمہ مختلف زبانوں میں سکھایا جارہا تھا۔

انہوں نے نوٹ کیا کہ ہر جگہ باریک مسئلے مسائل پر زور ہے ۔مثلاً وضو،روزے، نماز اور سجدہ سہو کے مسائل ، وراثت اور رضاعت کے جھگڑے ،لباس اور داڑھی کی وضع قطع،چاند کا نظر آنا، غسل خانے کے آداب ،حج کے مناسک، بکرا ،دنبہ کیساہو، چھری کیسی ہو ،دنبہ حلال ہے یا حرام،حج بدل اور قضاء نمازوں کی بحث، عید کا دن کیسے طے کیا

Marfat.com

جائے اورحج کا کیسے ؟پتلون پہننا جائزہے یا ناجائز ؟عورت کی پاکی کے جھگڑے ،امام کے پیچھے سورۃ الفاتحہ پڑھی جائے یا نہیں ؟تراویح آٹھ ہیں یا بیس؟وغیرہ ۔ایک استاد نے سوال کیا،پہلے عربی پھر انگریزی اور آخر میں نہایت شستہ اردو میں"!جماعت اب یہ بتائے کہ جادو ،نظربد، تعویذ ،گنڈہ آسیب کا سایہ برحق ہے یا نہیں ؟"پینتیس چالیس کی جماعت بہ یک آواز پہلے انگریزی میں بولیTRUE، TRUEپھر عربی میں یہی جواب دیا اور اردو میں!

ایک طالب علم نے کھڑے ہو کر سوال کیا" :الاستاد ،قرآن تو کہتا ہے ہر شخص اپنے اعمال کا ذمہ دار خود ہے۔"استاد بولے" :قرآن کی بات مت کرو،روایات اور ورد میں مسلمان کا ایمان پکا کرو۔ستاروں ،ہاتھ کی لکیروں ،مقدراور نصیب میں انہیں اُلجھاو۔"

یہ سب دیکھ کر وہ واپس ہوئے تو نواب چھتاری نے انگریز کلکٹر سے پوچھا" :اتنے عظیم دینی مدرسے کو آپ نے کیوں چھپا رکھا ہے؟"انگریز نے کہا" :ارے بھئی ،ان سب میں کوئی مسلمان نہیں، یہ سب عیسائی ہیں، تعلیم مکمل ہونے پر انہیں مسلمان ملکوں خصوصاً مشرق وسطیٰ،ترکی،ایران اور ہندوستان بھیج دیا جاتا ہے۔وہاں پہنچ کر یہ کسی بڑی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں ۔پھر نمازیوں سے کہتے ہیں کہ وہ یورپی مسلمان ہیں ۔انہوں نے مصر کی جامعہ الازہر میں تعلیم پائی ہے اور وہ

Marfat.com

مکمل عالم ہیں۔یورپ میں اتنے اسلامی ادارے موجود نہیں کہ وہ تعلیم دے سکیں،وہ سردست تنخواہ نہیں چاہتے ،صرف کھانا،سر چھپانے کی جگہ درکار ہے۔وہ موذن،پیش امام ،بچوں کیلئے قرآن پڑھانے کے طور پر اپنی خدمات پیش کرتے ہیں ، تعلیمی ادارہ ہو تو اس میں استاد مقرر ہو جاتے ہیں۔جمعہ کے خطبے تک دیتے ہیں۔"

نواب صاحب کے انگریز مہمان نے انہیں یہ بتا کر حیران کر دیا کہ اِس 'عظیم مدرسے 'کے بنیادی اہداف یہ ہیں:

☆۔ مسلمانوں کو وظیفوں اور نظری مسائل میں الجھا کر قرآن سے دور رکھا جائے۔)

☆۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ جس طرح بھی ہو سکے ، گھٹایا جائے۔اس انگریز نے یہ انکشاف بھی کیا کہ1920 ء میں توہین رسالت کی کتاب لکھوانے میں یہی ادارہ شامل تھا۔اسی طرح کئی برس پہلے مرزاغلام احمد قادیانی کو جھوٹا نبی بنا کر کھڑا کرنے والا یہی ادارہ تھا۔اسکی کتابوں کی بنیاد لندن کی اسی عمارت سے تیار ہو کر جاتی تھی۔ خبر ہے کہ سلمان رشدی کی کتاب لکھوانے میں بھی اسی ادارے کا ہاتھ ہے۔]بشکریہ : ماہنامہ

'الحیاۃ 'انڈیا فروری2016

☆

Marfat.com

دعا کوئی بھی اور کسی زبان میں ہی کیوں نہ ہو، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہدایت میں مانگ لیں، یہ عبادت کی روح ہے۔ ایسے علماء جو دینی تعلیم کے مطابق دعاؤں کو دین نہیں جانتے وہ درحقیقت عالم کہلوانے کے مستحق نہیں کیونکہ قیامت تک اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم قران اور سنت ہے اور اس پر عمل دین ہے ناں کہ قران و احادیث کے الفاظ کو دینی تعلیم لینا اور بتانا ہے۔

والسلام

☆

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری شریعت میں جاندار کی تصویر اور سجدہ تعظیمی حرام ہے۔

یہ اور اس کے طرح کے بے بہا حرام امور کا دروازہ کھلتا ہے جو کہ آج کل کے علما حرام پر سنت کے روادار نہیں رہے بلکہ ان کے نزدیک، دین میڈیا، ویڈیا اور انڈیا کے انٹرویوز کی اشاعت اور ترویج کا نمونہ عجونہ ہوگیا ہے جبکہ حقیقت حال یہ ہے کہ دین جب بھی پھیلتا ہے یہ سنت سے ہی پھیلتا ہے۔

☆

Marfat.com

فطرت میں اللہ تعالیٰ کا حکم جبکہ علم الٰہی میں اس کا فعل ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم میں سب کچھ ہوتا ہے۔ تنکا بھی اس کے حکم میں پیدا ہوا ہے اور ہر چیز اس کے حکم، فطرت میں عمل کرتی ہے۔ جس کے بارے کسی پر کوئی بازپرس اور حساب جواب نہیں۔

کوئی اللہ تعالیٰ کی ظاہری، چھوٹی بڑی نعمت کو اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے خلاف استعمال کرتا ہے تو اس کا حساب اور جواب دینا ہوگا جو کہ اچھا یا برا عمل، مخلوق کا ہے جو علم الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے پہلے تقدیر حکمی میں لکھ دیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے موت اور زندگی اس لیے پیدا کی ہے کہ دیکھوں تم میں اچھا عمل کون کرتا ہے۔

اچھے عمل پر جنت جبکہ برے پر جہنم جو کہ دراصل عمل پر بازپرس اور حساب کا پتہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کیا کرتا ہے اس پر کسی پر کوئی حساب نہیں جبکہ مخلوق اللہ تعالیٰ سے کیا، جنت یا جہنم، لیتی ہے اس کا پتہ جو کہ حق ہے وہ ہے جو کل ہونے والا، ہے۔

عمل میں تقدیر الٰہی ہے جو کہ مخلوق کا عمل علم الٰہی میں ایک حساب و کتاب ہے جبکہ علم الٰہی میں ایک اللہ تعالیٰ کا ذاتی فعل ہے جو بندے کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے جس پر بندے پر کوئی حساب کتاب نہیں جیسا کہ اس کے کرنے پر مخلوق سے کوئی سوال نہیں.

Marfat.com

فرمایا۔ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی.

والسلام

☆

حسن پر آنکھ.:

محب نہیں میں صورت دا
عاشق نہیں میں مورت دا
محبوب میرا مالک ہے
حسن دا او خالق ہے
آنکھ کا وہ بانی ہے
دل کا وہ جانی ہے
پیار اس کا پکا ہے
رب کا ساتھ سچا ہے
مخلوق کا حسن پانی ہے
آج کا وہ فانی ہے

☆

اللہ تعالیٰ کے اولیاء ہونے میں فضیلت ہے جس میں کسی کو کوئی شبہ نہیں جبکہ اولیا عظام کا نام کلمہ میں اجتماعی اور نہ ہی انفرادی لگایا گیا ہے

Marfat.com

اور نہ ہی یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کی سنت ہے اور نہ ہی اس کا وحی میں حکم ہے۔

ولایت میں خصویت عمومیت اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے نزدیک ہے جبکہ ذکر اولیاء اللہ اور عباد اللہ کا ہی مناسب دینی نقطہ نظر ہے۔

والسلام

☆

علماء ربانیین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قیامت تک ورثاء اور نائبین ہونگے جن کا امت میں مقام کانبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہوگا جبکہ قیامت تک امامت، اہل بیت یعنی سنت کی ہوگی جیسا کہ فرمایا کہ تم میں دو چیزیں چھوڑکر جارہا ہوں، ایک جگہ فرمایا کہ اپنی آل اور ایک فرمایا کہ اپنی سنت، جو ان سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا.

نیابت عالم دین، سنت کا علم رکھنے والے کی ہے جبکہ ان میں امامت سنت اور اھل بیت کی قیامت تک ہے جس سے نہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء ورثاء اور نایبین کی نفی ہے اور نہ اھل بیت اور سنت کے مقام میں کوئی کمی ہوتی ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی نبی رسول پہلے آسمان پر ہی کیوں نہ ہو وہ نبی رسول ہی رہتا ہے۔

Marfat.com

اس لیے یہ تمام مومنین کو بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی آل فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی نوع علیہ السلام کے سے عمل یعنی، آپ کی سنت پر نہ چلنے والے بیٹے کو نبی علیہ السلام کی آل نہیں فرمایا.

دین درحقیقت اللہ نبی رسول کی اطاعت کا نام ہے، کسی مخلوق کے عملوں پر جانے کا نام نہیں..

والسلام

☆

السلام علیکم!

قران و سنت کے مطابق انسان مٹی سے پیدا ہوئے اور مٹی میں دفن ہونا ہے جسے قبر کہا جاتا ہے، جبکہ پنگھوڑے سے لیکر قبر تک جو کہ ایک عارضی زندگی ہے اس میں دینی علم حاصل کرنے اور سکھانے کا حکم ہے۔ فرمایا! خیر الناس من تعلم القران وعلمہ.

قران و سنت کی تعلیم عام ہونے سے مکہ مکرمہ کے جاھل عالم اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ہو گئے. یہ تبدیلی محض انھیں تعلیم تزکیہ اور سنت، عملی نمونہ حکمت و دانائی سے آئی، نہ کہ ان کے جھوٹے خداؤں بلاؤں کو برا کہنے اور نہ ہی ان کے غیر اللہ کی عبادت میں لگائے گئے درختوں وغیرہ کو کاٹنے سے.

Marfat.com

دینی مقصود الٰہی ایک ہی ہے کہ وہ تمھاری تعلیم تزکیہ حکمت و دانائی فرماتے ہیں جبکہ تم پر، وما علینا الا بمصیطر، کوئی پہریدار، پابند سلاسل کرنے والے نہیں.

دین اسلام میں قبر، لحد کے علاوہ کسی اور شکل طرز کی کفنائی، دفنائی نہیں.

ہر مسلمان جب اس دنیا سے جاتا ہے تو آج تک یہی ہوتا آیا اور قیامت تک ہوتا رہے گا کہ اسے مسلمان ہونے کے طور قبر میں ہی دفنایا جاتا ہے جو کہ مسلمان کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک بڑی کھڑی کامیابی اور فتح ہے۔

مسلمان کے ساتھ دین نیک گمانی کا حکم دیتا ہے، نہ کہ بدگمانی کا. برا کہنے سے روکتا جبکہ تعلیم دینے، لینے کا حکم دیتا ہے۔ کسی کے عمل پر جانے سے منع اور اپنی ذمہ داری پوری کرنے کا حکم دیتا ہے جو کہ عام مسلمان کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنا اور اس پر عمل ہوتا ہے جس سے مکہ پھر مکہ مکرمہ یثرب جبکہ مدینہ منورہ جاھل جبکہ عالم اور صحابی ہو جاتا ہے۔ طائف شہر پھر فاتح سندھ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا مظہر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

قبور پر جانے کا حکم ہے۔ اس سے عبرت اور سبق ہوتا ہے۔ دعاؤں سے فائدہ ہوتا ہے۔ دعا عبادت کی روح اور اس سے تقدیر بدل جاتی ہے۔

مسلمان کا دنیا سے جانے پر اسے قبر میں ڈال دیا جاتا ہے جو کہ مسنون ہے۔

قبر پر آنے والے اس پر کوئی سایہ دار چیز درخت وغیرہ لگا، بنا دیتے ہیں اور اس جگہ بیٹھ کر دعا وغیرہ کرتے ہیں دعا کا دین حکم تو دیتا ہے، منع نہیں کرتا جبکہ کوئی اس سائے میں بیٹھ کر دعا کرنے کے بجائے بددعائیں کرتا ہے تو دین کب اس کا حکم دیتا ہے اور درخت لگانے اور سایہ دار جگہ بنانے والے نے جو قبر پر بنائی تھی وہ کب اس کام کے لئے بنائی تھی اور کب دنیا سے جانے والا ہمارا مسلمان بھائی کوئی اپنے بارے برائی کی نصیحت وصیت کر گیا تھا اور کیا اللہ تعالیٰ نے پتھر آگ سایہ دار چیزیں اور پھل دار درخت وغیرہ اس لیے لگائے اور بنائے تھے کہ مخلوق ان کی عبادت کرے اور ان سے دینی فوائد کے بجائے جہالتوں ہلاکتوں کا انبار لگائے.

اختلاف امت میں اگر رحمت ہے تو یہ محض یہی ہے کہ آج کوئی طالب علم ہے تو کل وہ استاد اور آج کوئی اولاد وغیرہ ہے تو کل ماں باپ ہو.

Marfat.com

دین نہ مکہ مکرمہ کے کافروں کو ختم کرتا اور نہ مدینہ منورہ کے منافقوں کو، جبکہ دین، قران و سنت کی تعلیم دیتا ہے جس کے کوئی پاس اور کوئی حاصل نہ کرکے فیل ہو جاتا ہے۔

استاد، معلم پر محض تعلیم دینے کی بھاری ذمہ داری تو ضرور عائد نافذ ہوتی ہے لیکن، کسی کے فیل ہونے اور اس کے ناکام ہونے سونے کی نہیں اور کوئی اس حکم سے آگے بڑھتا ہے تو عمل میں اپنے آپ کو بہتر اور دوسرے مسلمان کو حقیر، خود کو نیک اور مخلوق سے بدگمان وغیرہ ہوتا ہے۔ جبکہ حکم محض تعلیم دینے کا ہے اسے کسی میں زبردستی ٹھونسنے کا نام کام نہیں ہے جو کہ خود ایک بڑا جھوٹ ہوتا ہے جو کہ کیا نہیں جا سکتا.

☆

بھائی جان!

اس کا مطلب وہی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تمھارے لئے بہترین نمونہ ہیں جیسے آپ نے تعلیم عام فرمائی ہے ویسے ہی قیامت تک تعلیم عام ہوگی .یہ نہیں کہ پہلے دن آنے والے طالب علم بچے کی جہالت کو ہاتھ یعنی طاقت سے بدل دو پھر زبان سے اور پھر دل سے کہ یہ جو علم نہیں رکھتا یہ کتنا برا، عمل ہے اور یا کوئی جو کہ یہ،

Marfat.com

سمجھے کہ وہ، ذالک اضعف الایمان، کمزور ترین ایمان کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے۔

بات دراصل چور کے ہاتھ کاٹنے کی نہیں ہے، یہ حالات کا دینی تقاضا اور ہر ایک کے ساتھ جو معاملہ قران و سنت کی تعلیم میں ہوتا ہے، اسے کرنا ہی اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجاآوری ہوتا ہے کہ حکم الٰہی کو تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی سے نافذ کیا گیا ہے جس میں نہ ہاتھ کی طاقت کا ذکر ہے، نہ زبان کی سختی کی بات لات ہے اور نہ دل سے برا جاننے سے کسی کی تعلیم ہو سکتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے بندے، استاد، معلم کا فریضہ ہوتا ہے کہ وہ کیسے طالب علموں کی تعلیم فرماتا ہے۔

حکم کا جاننا تعلیم سے ہوتا ہے اس لیے قرانی احکام کی تعلیم محض اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اور نائبین کا فریضہ ہے اس کے علاوہ تو لوگ زور چلے تو سرعام فاجر اور زور نہ چلے تو فاسق اور نیک بننا چاھیں تو جیسے زوری یا کمزوری سے بنا جائے ویسے محض حکم سنا سنا کر یہ نام نہاد مقام حاصل کرنے کی بے مقصد کوشش کرتے ہیں، حالانکہ دین کی بھلائی سراسر حکم پر عمل، حکم کی تعلیم میں اجازت اور خلافت پر ہے جو کہ ہمیشہ کا طریقہ دینی اور نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔

Marfat.com

جس میں حکم کی سمجھ میں علم، جو عمل کا جبکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات مشاہدے وغیرہ کا، حاصل ہوتا ہے ورنہ محض کوئی اپنے عمل کو دین جانتا مانتا رہتا ہے جبکہ دین، علم الٰہی ہے جو سمجھ کو تو بڑا کرتا ہے لیکن، کسی کی سمجھ اس کا احاطہ نہیں کرتی۔

بھائی آپ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی صحبت میں حکم کی سمجھ حاصل کرین ورنہ، اللہ تعالیٰ کے حکم کی حمدوثنا کا حق ادا کرنے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ بال مبارک سفید ہو گئے تھے

بھائی!

ہر بات کا حکم ضرور ہے کہ یہ کرو اور وہ کرو لیکن یہ سنت کی تعلیم میں مستند استاد سے حاصل کرنے پر ہوتا ہے نہ کہ کتابیں پڑھ کر اور ترجمہ سیکھ کر.

☆

Marfat.com

عمل اور دینی علم میں فرق ہے

یہ دین نہیں یہ لوگوں کے عمل ہوتے ہیں یہاں تک علم الٰہی کے معلم کی بات ہے وہ قران و سنت پر عمل کرنے والا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہے۔

آپ بتائیں کہ لوگوں کے عمل کی اصلاح کرنے کا طریقہ انہیں محض حکم سنانا ہے یا حکم کی تعلیم دینا ہے۔

جو کہ پہلے خود حاصل کرنا پڑتی ہے۔ یہ جو آپ اپنی انرجی لوگوں کے عمل کی اصلاح، حکم سنا کر کرنے میں لگے ہوئے ہیں یہی کام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تقریبا23 سال کے عرصے میں انجام فرمایا تھا.

آپ دینی تعلیم میں پہلے لوگوں کو حکمی فرائض ارکان کی تعلیم دیں اور خود حاصل کریں آپ کا 75 فیصد دینی فکر اور بھلائی پوری ہو جائے گی،ورنہ، سچی بات ہے آپ کی ذات سے آپکو اپنے تئین ہی فائدہ نہیں ہوگا اور یہ کہ آپ کے قریبی بھی آپ سے استفادہ حاصل نہیں کریں گے .جو کہ آپ کی غیر مستند حکم کی سمجھ سے مترشح ہے۔اگر ہو سکے تو عاجز سے بالمشافہ ملاقات کرتے رہا کریں انشاء اللہ ہماری دین کی جو بھلائی کی فکر ہے وہ اللہ تعالیٰ پوری فرمائے گا۔

Marfat.com

مجھ سے آپ لوگوں کے عمل کی بابت سوال نہ کریں کہ یہ کسی کا عمل اور نیت ہوتی ہے۔ مسلمان کا محض تعلق دین کی تعلیم حاصل کرنا اور دینا ہوتا ہے۔

☆

بھائی! جو بات دین کے مطابق نہیں اس میں مسلمانوں کی تعلیم کرو اور ان کے عملوں کی وجہ سے انہیں محض حکم سنا کر اپنی فضیلت نہ جتاؤ کہ یہ تو اس سے بھی کہیں برا فعل کھیل ہے۔ اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی تعلیم کر سکتا ہے اور انہیں کفر شرک فسق و فجور کے اندھیروں ڈھیروں سے نکال سکتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا جلانا نیکی ہے ورنہ، یہ محض باتیں ہیں جو کوئی بھی کر سکتا ہے۔

☆

یہ ایک کام دنیا داروں کا رہ گیا تھا کہ عبادت محض اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کی رضا کے لئے ہوتی ہے اسے بھی دنیا کے حصول اور مال و مال ہونے کے لئے کرنا بتا رہے ہیں، العیاذ باللہ.

عبادت غیر کے لئے کرنا کفر اور شرک ہوتا ہے۔

Marfat.com

عبادت اللہ تعالیٰ کے لیے خاص جبکہ عبادت میں اللہ تعالیٰ سے مانگنا عبادت کی روح دعا ہوتی ہے۔

اور دعا میں مانگنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا میں ہوتا ہے۔

☆

قران مجید کی آیتیں اور حدیثیں پیش کرنا، سنت کی تعلیم کے بغیر یہ اپنی سمجھ اور مفہوم ہوتا ہے جبکہ قران و حدیث کا بیان، سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں دینی تعلیم ہوتی اور قیامت تک یہ سمجھ دینی ضروری ہے۔

آج !اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف بے لحاف طرح طرح کی سازشیں بارشیں ہو اور نئی نئی ایجادات بنائی چلائی جا رہی ہیں جو کہ کم علم مسلمانوں کو دین اسلام کے خلاف جدید شدید نئے ہتھیار کے طور بنایا چلایا اور استعمال کیا جارہا ہے لیکن، گبھرانے شرمانے اور فرمانے کی ذرہ بھر ضرورت کدورت نہیں محض دین کی سمجھ، سنت کی تعلیم اور آواز برملا کربلا دینے کی ضرورت اصلی ہے۔

Marfat.com

دین اسلام قیامت تک نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی اور صحابہ کرام کی ہے اسے اخذ کرنا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی بندگی کا نمونہ ہونا پانا ہے۔

قران مجید میں ارشاد پاک ہوتا ہے: یا ایھا الذین آمنوا اتقواللہ و کونوا مع الصادقین، اے ایمان والو، سچے بندوں کے ساتھ یعنی، صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے طریقے پر عمل کرتے اور انکی محبت میں ان کے ساتھ ہوتے ہوئے رہنا کہ یہ تمھارے درمیان پہلے سچے بندوں سے ہیں۔

فرمایا۔ علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین المھدیین اور فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کی بھی اقتدا کروگے پس ہدایت پا جاو گے۔

آیت، حکم اللہ اور حدیث، حکم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیش کرنا، یہ دینی تعلیم اور سمجھ نہیں ہوتی، یہ محض حکم اور حکم ہی ہوتا ہے، جیسا کہ نماز قائم کرو! جبکہ دینی تعلیم اور سمجھ دینی کا حصول محض نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی سنت، عملی زندگی کے نمونے کا نام کام ہے جس کی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے کہ وہ عملی نمونہ قران و حدیث کے حکم کو کیا

Marfat.com

عمل بتاتا اور دیتا ہے جو کہ ان کی اپنی عملی زندگی ایک کی قران) نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (اور دوسرے) صحابی (کی سنت ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ کوئی کم علم مسلمان قرانی آیات اور احادیث پیش کرتا اور مرتا ہے تو یہ اس کی سمجھ اور مفہوم مرحوم ہوتا ہے اسی لیے بزرگان دین تقوی کی بنا اور پوری بات اور سمجھ نہ ہونے پر قران و حدیث کا مفہوم، جو کہ بات اور اپنی سمجھ کو وہ مفہوم، کہہ کر قران حدیث کو بیان کرتے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر وہ بات نہ باندھ دیں جو ایک بڑا جرم اور تقوی فتویٰ کے عین خلاف ہوتا ہو۔ لیکن، آج کا کم علم مسلمان بڑا پر جوش وخروش اس ناسمجھی کے شوق کو پورا کرتا آیتیں پیش کرتا اور حدیثیں پڑھتا، ترجمہ کرتا اور مفہوم بتا کر علمی دین پھیلاتا اور مسلمانوں کو خود ہی جنتی اور خود ہی جہنمی بناتا جارہا ہے، العیاذ باللہ.

کیا فائدہ ایسے بے دین شوق کا! ایسا شوق باڑ میں جائے جس سے کم علم مسلمان اللہ تعالی کی آیات پڑھ پڑھ کر اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث محض عملی نمونے کے خلاف سنا سنا کر خود جہنمی ہو جائے.

Marfat.com

مسلمان مومن تو وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہے۔

والسلام

☆

کفر شرک اور بدعت کا ستیاناس

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعاء خیر مانگنا عمومی دینی خاص الخاص عبادت ہے جو کرنا اور مانگنا اپنا خود ثبوت اور سند مستند ہے۔اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور اور اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان میں خیر کا حصول دل میں چوبیس گھنٹے ہونا عبادت کی حقیقت اور دعا جو کہ اس کی روح ہے، جبکہ وقتی عبادت حکم حلال کے مطابق دنیاوی ترقی کا عمل ہے اور ایک اللہ تعالی کی عبادت، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی تعلیم میں، ادا کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور دعا عمومی حقیقی عبادت ہے جبکہ دعاء خیر مومن کی عبادت کی روح ہے جو جس کا بجا لانا ہر عبادت حکمی نماز روزہ اور حرام غیر اللہ وغیرہ میں مقصود مطلوب مشہود ہونا فرض قرض ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہر عملی وقتی اونچی سے اونچی عبادت کے دوران اللہ تعالیٰ کی حقیقی معنوں میں تعلیمات اور حمد و ثنا اور دھیان دعا میں اس کا ہی حصول مد نظر رکھنا حقیقی عبادت کا قیام کلام ہوتا ہے جو کہ باطن سے اک لحہ جدا نہیں ہے جیسا کہ آمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسولہ الی آخرھا۔

اللہ تعالی کی حمد و ثنا اور دعاء خیر کا مانگنا مومن کے باطن کی آواز ہوتا ہے جو کہ کسی خاص زبان ارمان کا محتاج نہیں ہوتا اور نہ ہی محض زبان پر اور اگر محض زبان پر ہو تو منافقت اور نماز میں بطور نیت ہو تو نماز فاسد اور زبانی نیت ممنوع بدعت ہوتی ہے۔

والسلام

☆

چاند رات ایک شاپنگ فیسٹیول

جی ہاں، چاند رات کی آمد آمد ہے۔۔۔ اور کچھ مسلم اور مسلمات اس رات کو شاپنگ اور ہلا گلا کرنے کے پروگرام بنا رہے ہیں۔۔۔ رمضان المبارک کے ختم ہوتے ہی شوال کی یہ رات شروع ہو جاتی ہے اور پھر گھروں ، گلی کوچوں اور سڑکوں پر ہر طرف میوزک اور گانوں کی آوازیں آنے لگتی ہیں۔۔۔ مسلمان بھائی موٹر سائکلوں اور کاروں کے سائلنسر نکال کر سڑکوں پر نکل آتے ہیں اور بے پردہ گھومتی ہوئی مسلمان بہنوں کے پیچھے پیچھے چاند رات کے لئے خاص طور پر لگائے گئے

Marfat.com

بازاروں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جہاں کچھ مسلمان بہنیں چوڑیاں پہنانے کے لئے اپنے ہاتھ نا محرم مردوں کے ہاتھ میں دے دیتی ہیں اور مہندی لگوانے کے لئے گھنٹوں لائن لگا کر کھڑی رہتی ہیں۔۔۔ کیا یہ سب دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ جو شیاطین رمضان المبارک میں قید کر دیے گئے تھے وہ ان چند مسلمان بہن بھائیوں کو اپنا آلہ کار بنا کر اپنی رہائی کا جشن منا رہے ہوں۔۔۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔۔۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے لئے بھی کسی غیر محرم عورت کا ہاتھ نہیں پکڑا۔۔۔

کیا آپ کو معلوم ہے کہ خاتون جنت و جگر گوشہ نبوت حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ بتائی ہے کہ نہ وہ کسی غیر محرم کو دیکھے اور نہ کوئی غیر محرم اسے دیکھ پائے۔

رمضان المبارک میں کئے گئے نیک اعمال کی قبولیت کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ بندے کو رمضان المبارک کے بعد بھی ان اعمال صالحہ کی توفیق حاصل رہتی ہے اور وہ ان اعمال کو ہمیشہ بجا لانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔۔۔ اس لئے اللہ عزوجل کی توفیق سے آپ نے اپنے نفس کی جو تربیت رمضان المبارک میں کی ہے اس کو چاند رات منانے میں

Marfat.com

ضائع مت کریں بلکہ آنے والے دنوں میں اس میں مزید نکھار پیدا کریں کہ اسی کا نام تزکیہ نفس ہے اور یہی تزکیہ نفس کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے جس کی تعلیم کے لئے پیغمبر مبعوث ہوتے رہے ہیں۔

تو میرے بھائیو اور بہنو۔۔۔ جو کچھ عید کی ضروری خریداری کرنی ہے چاند رات کی آمد سے پہلے ہی کر لیں ۔۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

والسلام

یہ نماز کے لئے کھڑا ہونا اس وقت ہے جب امام اقامت قائم ہونے پر تشریف فرما ہوتا ہو،ورنہ نماز کے اندر اور باہر امام کی اقتدا کرنا واجب اور ادب ہوتا ہے۔

مسلمانوں کا امام بیٹھا ہو تو تمام مقتدی بھی بیٹھ جائیں اور امام کھڑا ہو تو تمام مسلمان بھی کھڑے ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کفار کی طرح نہ کرنا کہ ان کا بڑا بیٹھا ہو اور باقی اس کے سامنے کھڑے ہوں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے انتظار میں ہوتے پھر جب حی علی الفلاح پر آپ صلی اللہ

Marfat.com

تعالی علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو تمام صحابہ امام کی اقتدا میں کھڑے ہو جاتے ورنہ یہ مسجد کا ادب ہے کہ مسجد میں آکر بیٹھ جانا ہوتا ہے لیکن، امام کا ادب جو کہ تمام عبادتوں سے زیادہ ہے، جبکہ امام کی اقتدا جو کہ واجب ہے جس کا بجا لانا ضروری ہے کہ وہ کھڑا ہے کہ بیٹھا ہے۔

فقہاء حضرات کے نزدیک، امام کا اقامت سے پہلے آکر مصلی پر بیٹھ جانا مکروہ ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم جب نماز قائم ہونے پر حجرہ پاک سے نکلتے تو پھر تمام مقتدی امام کی اقتدا میں کھڑے ہو جاتے اور امام الانبیاء کی اقتدا کا عملی ثبوت دیتے۔

والسلام

☆

مؤمن کی صفات!

¤امور میں توکل

¤گفتگو میں صداقت

¤سلام میں پہل

¤انتقام میں تاخیر

Marfat.com

¤نیکی میں سبقت

¤لباس میں پاکیزگی

¤تکبر سے دوری

¤لوگوں سے محبت

اللہ ہمیں ان صفات کامالک بنائے- آمین!!

☆

عید نفسیاتی طور پر ہر ایک کے نزدیک، خوشی کا دن ہوتا ہے وہ اس لئے، اپنی خوشی کا متلاشی ہوتا ہے جو کہ اس کی اپنی نفسانی خوشی ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ مومن کو عید والے دن اپنی خوشی دیتا ہے، کوئی اس بات کو نہیں جانتا اور پھر اپنی خوشی کو ڈھونڈتا ہے تو پریشان ہوتا ہے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ دیتا ہے وہ تو مل جاتا ہے اور جو مخلوق چاہتی ہے وہ پریشانی ہوتی ہے جبکہ اللہ تعالیٰ تو اسے اس کی خوشی سے کہیں بہتر اپنی خوشی دے رہا ہوتا ہے۔ اس لیے، آپ اب پریشان نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خوشی لیں جو درحقیت دین داری اور اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب، رب العالمین کو پیاری ہے۔

☆

Marfat.com

جتنی نیکی کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے کی ہے اس کا اجر ضائع نہیں ہوتا اس عمل نیکی کے وسیلہ جلیلہ اور ایمان کی برکت سے وہ خاتمہ بالخیر کی جانب رواں دواں ہوتا ہے، یہ حالت کا بدلنا ایک تو آہستگی میں عمل ہوتا ہے اور دوسرا یہ علم کے حصول میں تعلق باللہ کا حصول ہوتا ہے یہ عمل سے علم نہیں ہوتا یہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی محبت نسبت اور صحبت سے ہوتا ہے۔

یہ کسی کے عملوں نماز حج وغیرہ سے نیک بختی اور خوش بختی نہیں ہوتی یہ ایمان اور ایمان میں اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خوش کرنے کے لیے زندگی کا مقصود بنانے سے ہوتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ اسے پھر عطا کرتا ہے جو ظاہری اعمال حسنہ اور اس پر استقامت ہوتی ہے جبکہ یہ اللہ تعالیٰ سے اس کی محبت اور خوشی ہے جو اسے اس کی محبت، اخلاص کی قبولیت کے صلے میں ہے۔

☆

ایک ہی جواب!

جن باتوں کو مقابلے کے لئے پیش کیا ہے، یہ سارا کچھ اور بذات خود وحی بھی احکام اللہ کے نزول کے لئے، تھا جبکہ بتانا اور دینا معلم مزکی اور

Marfat.com

معطی حکمت و دانائی، علم دینے اور سکھانے والا، اپنا بندہ، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ تھی.

فرمایا قد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا الی آخرھا کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان، نیکی فرمائی کہ انہیں عظیم معلم مزکی اور معطی، حکمت و دانائی دیا اس سے پہلے وہ نابلد تھے.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ احکام وحی پر عمل ویسے کرنا جیسا کہ میں تمہیں تعلیم دوں.

علم. جو کہ ہر جاننے والا یہاں تک کہ جاھل بھی، جانتا مانتا ہے کہ علم استاد، معلم کے پاس ہوتا ہے، اس لیے، معلم پہلے جبکہ احکام اللہ، وحی بعد میں علم رکھنے والے، اللہ تعالیٰ کے عظیم بندے پر آئی ہے۔ جس نے مخلوق اور مومن کو عمل کا علم دیا تو عمل صالح ہوا اور اللہ تعالیٰ کا علم الہی دیا تو کوئی محبوب رب العالمین کے مشاہدے ملاقات اور رفاقت باسعادت کے قابل ہوا ہے ورنہ، تو یہی سچی بات ہوتی آرہی تھی کہ کون ہے جو مجھے دیکھے اور.....اور لن ترانی!

والسلام

☆

Marfat.com

الحمد للہ ہم سب اپنے بڑوں کے شاگرد اور غلاموں کے غلام ہیں .
مومنین کا آقا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آقا مولی "اللہ تعالیٰ خود ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معلم جبکہ اللہ تعالیٰ کی ذات مبارکہ، العلیم ہے۔

والسلام

☆

یہ بے دینی کیا ہے

اپنے منہ باتوں پر عمل بے دینی جبکہ سنت کی تعلیم پر عمل دینداری ہوتا ہے۔

سنت کی تعلیم اللہ تعالیٰ کے بندوں کا عملی نمونہ ،سنت میں احکام اللہ کی ادائیگی جبکہ، بے دینی احکام اللہ تعالیٰ کی ادائیگی اپنی سمجھ میں ہوتی ہے ۔

قیامت تک احکام اللہ کی ادائیگی بسلسلہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع سے آپ کے خلفاء کی اتباع اور ان کی تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی میں ہے۔

فرمایا کہ علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین المھدیین.

☆

Marfat.com

کسی دوست کے نام کسی کے عمل کی بابت

بھائی عمل کسی کا اور پوچھتے آپ مجھ سے ہیں، مفتی میں ہوں نہیں، نیت عمل کرنے والے کی میں جانتا نہیں، میں تو اپنے اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز سا بندہ ہوں مجھے تو آپ اس، میں معاف ہی رکھیں۔

والسلام

☆

لوگوں کے دل کفر شرک منافقت یا ایمان کے نور کی فیکٹریاں ہیں ۔ جن کی تعلیم تزکیہ کی ضرورت اور ایمانی نور کا، یہ شکریہ ہے۔

والسلام

☆

لوگ اکیلے اس لئے ہوتے ہیں کہ انہیں سچ سنانا اور رب کے لیے منانا نہیں آتا ورنہ تو دنیا ہر ایک کو چھوڑ کر ان سے جا ملتی ہے۔

☆

کسی دوست کے نام!

مخلوق کو برا کہنا جو کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے، اللہ تعالیٰ کو برا لگتا ہے جو مومن کبھی نہیں کرتا۔

Marfat.com

کسی کے عمل کی برائی یا اچھائی سے اسے جنتی یا جہنمی کرنا یہ کسی مخلوق کا کام نہیں ہوتا۔

کسی کا عمل دیکھ کر کسی کے ایمان کو بے ایمان بتانا، یہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔

ہر مسلمان مومن میں کمیاں ہوتی ہیں جو ایک دن ایمان کامل والا اور مومن کامل ہو جاتا ہے۔ آپ اس لیے ایسا کریں کہ وہ پوسٹس شیئر کریں جو مسلمانوں کی تنقیص وغیرہ نہ کیا کرتی ہوں، تاکہ مسلمان کو مسلمان کے قریب کیا جاسکے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا کام ہوتا ہے جو ان کے لیے ہر گز مشکل نہیں ہوتا آپ محض، تعاونوا علی البر والتقوی، ان سے انکی تعلیم تزکیہ میں تعاون کریں اور ایک خود بھی انکی تعلیم کو سمجھیں، محبت رحمت اخلاص کی خود بھی تعلیم حاصل کریں تاکہ ہم سے نہ صرف مسلمانوں کو ہی فائدہ پہنچے بلکہ کافر مشرک بھی مسلمان ہو سکیں.

مثبت انداز بھی موجود ہے کسی کی تعلیم کرنے کا، نہ کہ برے کو برا کہہ اور ثابت کرکے اسے اور برا کرنا اور مریض کو مار کر ہمیشہ کے لیے علاج سے ہی فارغ ہو جانا اور پھر جان کو سکھی سمجھ لینا.

ایسی منفی دینی سمجھ پیدا کرنے کا سبب نہ بنیں جس سے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے عمل کو دیکھ کر، محبت یا نفرت کرنے لگ

Marfat.com

جائے اور وہ جو کوئی دل میں ایمان رکھتا ہو، اسے پھر کچھ نہ جانے اور خود ہی کسی کو جنتی اور کسی کو جہنمی کر ڈالے،

دیکھو! یہ کتنی بڑی نادانی ہے کہ ایمان جسے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نیکی کہتے ہیں وہ مومن کسی کے اقرار میں نہ دیکھتا ہو.

مسلمان کا کام محض حکم سنانا، تعلیم دینا اور مخلوق کو برا نہ جاننا اور اس سے محبت کرنا اور ترس کھانا ہے۔

کوئی کیا کرتا ہے، کوئی بھی اس کا ذمہ دار بنایا گیا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے غافل ہے۔

☆

نیک اور اچھا

کسی اچھی یا بری بات سننے سے ذہن اچھا یا برا ہونے لگ جاتا ہے لیکن، دل یہ محض نیک صحبت کا ہی طلب گار اور اللہ تعالیٰ کا یار، قلب سلیم فہیم ہوتا ہے۔

کوئی بری یا اچھی صحبت اختیار کرتا ہے تو اس سے صرف ذہن اچھا یا برا ہوتا ہے جبکہ نیک صحبت جس کا حکم ہے، اس سے نہ صرف ذہن اللہ والا ہوتا ہے بلکہ دل بھی اپنی حقیقت کو پا جاتا ہے۔

Marfat.com

اچھا ذہن ہوتا ہو تو کوئی اپنے اور مخلوق کے اچھے عملوں کو دیکھتا ہے اور برا ہو تو برائی اور برے کی تلاش و جستجو میں ہوتا ہے۔

مخلوق کی طرف نظر رکھنے والا، یہ کوئی اللہ والا،دل نہیں ہوتا.

نیک صحبت جس کا حکم ہے،اس سے نہ صرف زہن ہی بنتا ہے بلکہ دل بھی سلیم فہیم ہو جاتا ہے۔

یہ نیک صحبت وہ ہوتی ہے جس میں کسی کا دھیان اللہ تعالیٰ سے ہو اور اللہ تعالیٰ کو پا جاتا ہے۔

والسلام

☆

ارشاد باری تعالیٰ ہے :لیبلواکم ایکم احسن عملا کہ وہ دیکھے تم میں سے اچھا عمل کون کرتا ہے ۔

نیکی کا عمل کبھی ضائع نہیں ہوتا.

کوئی ایک جگہ بھلا نہیں لیتا تو اللہ تعالیٰ کی حکمت و دانائی میں جو دوسرا بھلا لینا چاہتا ہے اس کا بھلا ہو جاتا ہے ۔

اللہ تعالیٰ انسان کو اختیار کی آزادی اور عمل کی رسی کو ڈھیل دیتا ہے، اس لیے، یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت عملی کیا ہے ۔

والسلام

Marfat.com

ارشاد نبوی ہے

الخلق عیال اللہ احب الخلق الی اللہ احسنھم الی عیالہ

مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اللہ کو اپنی مخلوق میں سے وہ سب سے پیارا ہے جو اس کے کنبے کے ساتھ سب سے اچھا ہے۔

والسلام

☆

ایسے نہ کیا جائے:

قران و سنت کی تشریح کی روح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دیا.

آپ نے فرمایا، جس کا مفہوم ہے۔

اے اسامہ بن زید ودیگر اصحاب!

کیا تم نے کلمہ پڑھنے اور ایمان کا اقرار کرنے والے کے سینے کو چیر کر اس کا ایمان کا ہونا یا نہ ہونا نکال، دیکھ لیا تھا اور فرمایا کہ اے اللہ تعالیٰ میں ان کے عمل سے برات کرتا ہوں۔

Marfat.com

اگر کوئی کسی کے اقرار کو منافقت کہتا ہے تب جھوٹ کہ وہ جانتا نہیں اور کوئی کسی کے عمل کی بنا پر کہتا ہے تو یہ خارجیوں والا کام ہوتا ہے کہ وہ کبائر کے ارتکاب پر کافر کہتے تھے.

کوئی کبائر پر گناہگار اور ناری تو ہو سکتا ہے، بیچارہ مومن ایمان لانے والا کافر تو نہیں ہو سکتا.

مسلمان کو جنتی ہونے کا اتنا ہی زیادہ شوق نہیں ہونا چاہیے کہ مسلمان کو کافر کرنے کے مقابلے میں جیتتا اور جنتی ہوتا ہو.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے اور تعلیم کا تو یہ حال ہے کہ امت کے تہتر فرقے بتانے پر بھی اسے اپنی امت کہا اور اسے ناری کہا ہے کافر مشرک نہیں کہا کیونکہ ناری توزرہ بھر ایمان کی دولت ہونے پر بھی کل کو جنتی ہو جائے گا۔

اتقوا اللہ،اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں قرآنی آیات پڑھ پڑھ کر لوگوں کو مسلمان بناؤ نہ کہ مسلمانوں کو کافر مشرک بدعتی وغیرہ بنانے کا فریضہ اونچا جانو اور مانو.

والسلام

☆

Marfat.com

ہر حال امام کی اقتدا واجب ہے

مسجد کا ادب، مسجد میں آکر بیٹھ جانا ہے جبکہ امام کا ادب جیسی حالت میں امام ہو ویسے مقتدی کی حالت ہونا امام کا ادب ہوتا ہے۔

اور امام جو کہے اس کا ماننا ضروری جو کہ ادب ظاہر کی روح ہے۔

والسلام

☆

بڑی عجیب کہانی ہے پہلے علماء نے تصویر حرام کو دین پھیلانے کا ذریعہ بنایا اور اب آگے سنو کہ تقریر کے ساتھ ساتھ ساز بھی چلتا ہے۔

کیا اللہ تعالی کا کیا حرام کسی کے کرنے سے حلال ہوتا ہے۔

نہیں بھائی نہیں!

دین سنت سے پھیلتا ہے نہ کہ سنت کے خلاف اور سنت کو چھوڑنے اور حرام کو اختیار کرنے سے.

حرام کے خلاف ہی تو مبلغ دین کمر بستہ اور مجاہد ہوتا ہے۔

سچی بات یہ قرب قیامت اور علامت قیامت ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

عرض ہے کہ اپنے بھائی کی کمیاں دل پر یا اس پر چوٹ مار کر دور نہ کریں کہ یہ ہمارا عمل اور ہاتھ ہو گا جبکہ ہم دین کا کام کرنا چاہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہاتھ اور تعلیم ہے جو کہ اخلاق حسنہ ایک دوسرے کی عزت عاجزی اور تواضع ہے نہ کہ اپنے عمل کی بڑائی اور دوسرے کے عمل سے اسے کمتر جان کر گرے اخلاق اور الفاظ وغیرہ کا استعمال کرنا.

کمیاں ہر مخلوق میں ہیں.

پھر اس پر کیا ناز!

والسلام

☆

غیر اللہ کی عبادت.:

ایک حرام چیز میں ہے جو جان مال جانے پر بقدر ضرورت حکم میں حلال ہو جاتا ہے، جبکہ ایک حرام، جو غیر اللہ کی عبادت ہے، یہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں، جو ابدی حرام ہے، کبھی حلال نہیں ہوتا۔

والسلام

☆

Marfat.com

مخلوق کو جاہلانہ اور بے دینی کے عمل پر نکتہ چینی سے فائدہ نہیں.

فائدہ ہونے کا ایک ہی وسیلہ جلیلہ ہے جو کہ یہ ہے کہ اسے دینی تعلیم دی جائے، نفوس کو باطنی مہلکات، حرام سے پاک و صاف کیا جائے اور حکمت و دانائی سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات اور رضا کے حصول کے قابل کر دیا جائے. جس کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم کی دعوت دی جائے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں معلمین، قران و سنت کی دعوت، وکونوا مع الصادقین ہے۔ پھر جس تعلیم میں یہ، علم الہی کی حقیقتیں حاصل ہوتی ہیں، یہ محض لوگوں کو بتانے کوسنے سے نہیں کہ اولاد کو کتنا پیار کر لو یا کتنا کوس لو جب تک وہ تعلیم حاصل نہیں کر لیتے، وہ علم کے وارث نہیں ہو سکتے۔

ہمیں چاہیے کہ پنگھوڑے سے لیکر قبر تک اللہ تعالیٰ کے بندوں سے سنت کی تعلیم حاصل کریں جس میں عمل صالح اور اخلاص کی تعلیم سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا علم ہوتا ہے اور بندہ اس عبادت کے حصول میں کامیابی پاتا ہے جو کہ ان تعبد اللہ کانک تراہ، کی حقیقت ہوتی ہے۔

تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی کی عطا میں تقوی، ایک عمل صالح کی توفیق ہوتی ہے اور اس نماز روزہ، عبادت میں پھر علم الہی کے حصول وصول سے کوئی اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے قابل کامل ہوتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا، الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون. کہ انہیں یقین ہے کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کریں اور اس کی طرف لوٹیں گے۔

والسلام

☆

شکر کا مقام:

یہ ہمارا دین ہے کہ کوئی ایسی ویسی بات ہو جاتی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ممبر مبارک پر رونق افروز ہوتے اور صحابہ رضوان علیہم اجمعین کی تعلیم فرماتے نہ کہ کسی پر نکتہ چینی وغیرہ سے اسے عالم فاضل اور اللہ تعالیٰ کا بندہ بناتے.

کوئی نکتہ چینی اعتراض اعراض وغیرہ کرتا ہے اور کوئی مخلوق کی تعلیم تزکیہ اور مخلوق میں للہیت اور اخلاص پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انبیاء علیہم السلام والا کام، تعلیم میں علم اور اس کی تعلیم کا فریضہ بخشا ہے۔ اگر اس کے پاس علم نہ ہوتا تو پھر وہی ہوتا جو اس کی اپنی سمجھ نفس اور جو وہ خود ہوتا۔

☆

Marfat.com

مخلوق کے شکریہ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت ہے.:

اللہ تعالیٰ کتنا رحیم کریم ہے کہ فرمایا کہ جو مخلوق کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ مخلوق کے پاس جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ اسے اللہ تعالیٰ نے ہی دیا ہوتا ہے، اس کے علاوہ کوئی اللہ تعالیٰ نہیں جو کسی کو دیتا ہو.

کوئی، اس لیے کہ جب مخلوق کے بھلے پر مخلوق کا شکریہ ادا کرتا ہے تو یہی درحقیقت مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا ذکر، شکر ہوتا ہے، جو کسی مخلوق نے کسی مخلوق کا اللہ تعالیٰ کے حکم میں کیا ہوتا ہے، الحمد للہ علی ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور نائبین سے اللہ کے تعلق کی تعلیم عطا پر کوئی شکریہ جانتا ہے تو یہ بہت بڑی بات ہے کہ فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نیکی ہے جو اس نے مومنین پر ہمیشہ کے لیے کی ہے جو کہ تم میں اپنا عظیم بندہ بھیجا اور پھر ان کے پاک فیض میں ان کے خلفاء، نائبین عطا ہوئے ہیں۔

کوئی، کسی کی دنیاوی نیکی بھلے کا تو شکریہ جانتا ہے لیکن، جس اللہ تعالیٰ کے بندے سے، علم الٰہی تعلق باللہ دنیاو آخرت کی سمجھ میں، حلال حرام

Marfat.com

کی تعلیم ملی ہوتی ہے،وہ بھلا یقیناً ہر بھلے سے بڑا ہوتا ہے جو الٰہی نیکی اور مخلوق پر خود اللہ تعالیٰ کرنے والا ہوتا ہے۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم امان دھیان ہوتا ہے جو سینے کو دین کی سمجھ میں کھول اور دل کو مخلوق اور اپنے بندوں کے شکریہ اور فیض پر اپنی جانب پھیر،دیتا ہے۔

والسلام

☆

ایک قباحت جو حرمت کی بے حرمتی اپنوں کے ہاتھوں ساتھوں.:

تقریر نعت وغیرہ پڑھنے اور کرنے والوں کی وجہ سے بے پردگی اور تصویروں کی حرمت،حرام پر ایک بڑی تعداد اکھٹی ان کی نعتوں اور تقریروں سے محروم رہتی ہے،حالانکہ آوازیں انتہائی پر سوز اور اچھی جبکہ چہرے پردے کے قابل، انتہائی خوبصورت ہوتے ہیں لیکن، نہیں مانتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی آواز پہنچائی ہے،یہ تصویر نہیں اور نہ اس سے ہونے والی بے پردگی اور حکم عدولی:

دین نام سنت کا ہے۔ ایک حرام، چیز میں ہوتا ہے جو جان مال بچانے کی خاطر بقدر ضرورت. حلال ہو جاتا ہے جبکہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت میں حرام،غیر ہوتا ہے جو ایک ذرہ ہی، کبھی ایمان میں حلال نہیں ہوتا.

Marfat.com

جس میں حکم کا انکار ہو تو کافر اور حکم کے خلاف عمل پر، غیر اللہ، حرام جبکہ جس غیر اللہ کا کہنا مانا ہوتا ہے اس کی عبادت ہوتی اور رہتی ہے، جب تک کوئی ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت دین اور دین کے کاموں یعنی، اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس کا کہنا یعنی، حرام کو چھوڑنے کا نہیں، مان لیتا لیکن، کوئی حرام کے ارتکاب کو دین کی تبلیغ جانتا مانتا ہے تو اس سے بڑا کون ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے پر وہ باندھتا ہے جو وہ منع فرماتے ہیں۔

سجدہ فرضی اور تعظیمی اب اللہ تعالیٰ کے لیے ہی مخصوص ہے اور حکم، تصویر جاندار وغیرہ کا ماننا بھی ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہی مخصوص، عبادت ہے، کیونکہ اللہ تعالی کی عبادت اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف، جو کہ حمد اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تعریف، جو کہ نعت ہوتی ہے جبکہ تعریف کے خلاف حمد اور نہ ہی نعت ہوتی ہے۔

کفار جب اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف بھونکتے تو یہ حمد ہوتی اور نہ نعت ہوتی اور جب صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر اللہ تعالیٰ کی سکھائی حمد و ثنا کرتے تو عبادت اور حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی جب تعریف کرتے تو یہ نعت اور اللہ تعالیٰ کی رضا، ہوتی اور کوئی وہی کرے جو کافر مشرک منافق، حرام کفر شرک، وغیرہ کرتا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی راہ رضا اور دین نہیں ہوتا، دین محض نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں سنت کا نام کام ہے جو کہ خود بھی سنت پر عمل میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت تعریف کرنا ہے اور مخلوق کو بھی اس دین، عمل صالح کی طرف بلانا ہے جسے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں دین، سنت کہتا اور مومن کو اس کا حکم دیتا ہے۔

والسلام

☆

فوج موج کے کام نام اور اتفاق میں فیض ربانی اور ہماری قربانی سلامی کی قبولیت اور مقبولیت ہے.:

فوجی اقتدار میں اگر ایسے ہوتا ہے اور یہی کاروائی ڈالنے کی سوچ ہے تو یہ پہلے کی طرح پاکستان کی بہتری کے خلاف ہی کاروائی اور سلائی ہوگی.

انشاءاللہ اللہ تعالیٰ ہمیں عافیت دے گا۔

پہلے ہی فوج کو ملک کی بہتری کے لیے ہر کام کو آزادی کے ساتھ انجام لگام دینے کا اختیار ہے اور اپنے کام سے کام رکھے ہوئے ہے جو بغیر

Marfat.com

کسی الجھاؤ اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئے بغیر ہو رہا ہے، اور اس کار خیر میں ہر پاکستانی، کارستانی آسامی اور ہر محکمہ شانہ بشانہ کھڑا اور ہر مہم میں فوج کے ساتھ مل کر لڑ اور مر رہا ہے۔ پھر کیا ضرورت پڑی ہے کہ سب مل کر جب وہ کام کر رہے ہیں جس کی فوج موج اور ہم سب کی غرض فرض مشن کمیشن ہے، تو پھر کوئی اس مقدس فریضہ سے بے وفائی محاذآرائی اور بلوائی کی صورت مورت بے جان مردہ وجود کے چکر مکر کی طلب جلب میں پڑے اور اسے پاکستان کا بھلا اور کارستانی بنائے بتائے.

الغرض حمایت تلاوت اس کی ہے جو عمل خیر ہے۔جب کوئی عمل خیر میں فوج موج اور تمام عوام کو آزادی ہے تو اب اور کیا ہے جو کوئی کرنا اور اس خیر خیرات سے بھاگنا اور مانگنا چاہتا ہے جو اپنے ہاتھوں دساتھوں کے بجائے غیروں کے پاتھوں میں پڑا جڑا ہے۔

چاہیے کہ مل جل کر اپنا بھلا چلا کریں.

والسلام

☆

ایک دوست کے نام بھلائی اچھائی.:

ہر جاندار کی تصویر حرام کو ماننے میں دین اور بے بہا دنیا و آخرت کی بھلائیاں اور کمائیاں ہیں۔

Marfat.com

چاہیے کہ آج کے علماء سلفاء حکم تصویر کو مانیں اور نفسانی دلیلیں سبیلیں نہ دیں اور لگائیں۔

والسلام.

☆

حدثنا عبد العزيز بن عبد الله ، حدثنا إبراهيم بن سعد ، عن صالح ، عن ابن شهاب ، قال أخبرني عروة بن الزبير ، أن زينب ابنة أبي سلمة ، أخبرته أن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سمع خصومة بباب حجرته فخرج إليهم فقال إنما أنا بشر ، وإنه يأتيني الخصم ، فلعل بعضكم أن يكون أبلغ من بعض ، فأحسب أنه صادق فأقضي له بذلك ، فمن قضيت له بحق مسلم ، فإنما هي قطعة من النار ، فليأخذها أو ليتركها

انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی۔ آپ نے اپنے حجرہ کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے بولنے میں زیادہ عمدہ ہو اور میں یقین کر لوں کی وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے موافق فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو

Marfat.com

وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے وہ چاہے اسے لے یا چھوڑدے، میں اس کو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

تشریح:

حکم ظاہر سے حکمِ حقیقت کا مسافر:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، افضل البشر ہیں، جبکہ آپ کی حقیقت رحمت اور محبتِ بشریت کو، محض اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں، فرمایا کہ، وما ارسلناک الا رحمت للعالمین اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انا حبیب اللہ.

باقی رہا، دین میں دنیا کے معاملات اور امور، جو کہ مخلوق کے متعلق ہیں تو وہ حکم ظاہر پر دیے اور مرتب ہوتے ہیں. جس میں کسی کافر مسلمان منافق کو نہیں دیکھا جاتا بلکہ اس کے عمل ظاہر، اقرار بللسان اور گواہی پر فیصلہ ہوتا ہے، لڑائی اور صلح صفائی میں کسی کا باطنی مفاد کیا ہے یہ اس کا اپنا دین ایمان ہوتا ہے، کوئی جنتی کی نیت رکھتا ہے یا جہنمی عمل کے حصول وصول میں لگا ہوتا ہے، کیونکہ حکم ظاہر میں تو مسلمان منافق وغیرہ اللہ تعالیٰ سے ظاہری یہ کہہ کر لیتا ہے کہ وہ اس سے اپنے، دوسروں کے بھلے، اچھا کام وغیرہ کرتا ہے اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہوتی ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہے جو کوئی حکم ظاہر باہر میں ہی دیتا ہے وہ کب مخلوق کے اقرار اور عمل کو دیکھتا ہے لیکن، مخلوق اللہ تعالیٰ سے کیا لیتی ہے یہ اس کا باطنی عمل، نیت ہوتی ہے جو فرمایا کہ جسے سچ ہونا چاہیے.

کوئی حکم ظاہر میں نماز ،روزہ عبادت وغیرہ کرتا ہے لیکن، حکم ظاہر عبادت کرنے اور جہاد میں لڑنے مرنے سے کیا لیتا ہے یہ اس کی اپنی نیت ہے، آیا اس سے کوئی اوندھے منہ جہنم میں گرتا ہے یا جنت کماتا ہے۔

دین تعلیم میں سمجھ کا نام ہے جس کی تعلیم محض کتاب نہیں جو کہ حکم ظاہر، میں احکام اللہ، ہے، یہ تعلیم معلم، استاد سے قیامت تک ہے۔

عمل میں حکم ظاہر ہی عبادت اور حکم ظاہر پر فیصلہ ہوتا ہے۔جو فیصلہ مخلوق دیتی اور لیتی ہے جبکہ عمل میں نیت پر فیصلہ اور ثواب ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہی اپنے تک پہنچانے اور پہنچنے کا وسیلہ اور وہی اس کی حمد و ثنا ہے جو وہ اپنی خود فرماتا کرواتا ہے.:

دین میں، اللہ تعالیٰ کے انعامات اور اسکی عطاؤں سے رب سب کو خوش کرنا اور اس کی عطاؤں اور انعاموں کے ذکر سے درحقیقت وہ جو خوش ہوتا ہے یہی دین اور نیکی کی حقیقت ہے۔ جس میں جینا اور مرنا، جو ابدی زندگی میں اس کی رفاقت ہے جس کا ظاہر شہید ہے جو اپنے عمل صالح سے زندہ جاوداں، ابدی ہے۔

عارضی حیات کا ظاہر ماں باپ ہے جس کے عمل سے کوئی عارضی زندگی پاتا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کہ حقیقت رحمت اور محبت میں اپنی رفاقت رضا اور محبت کے والی وارث ہوتے ہیں، ایک معطی اور دوسرا قاسم ہے۔

ذات دو، لیکن بات ایک ہے، جس میں کوئی ابدیت اور انکی رفاقت کے قابل کامل ہوتا ہے، جس کا حکم ربانی ہے، ابتغوا الیہ الوسیلہ، کہ اس کے لیے اس کا ہی دیا ہوا وسیلہ ڈھونڈو جبکہ اپنی دعاؤں کی قبولیت چاہتے ہو تو عمل صالح اللہ تعالیٰ اور اسکے بندے کے حکم اور تعلیم میں ہی اسے بناؤ پاؤ اور اپناؤ.

کوئی اس لئے، اگر شہید ماں باپ اور حقیقت رحمت محبت کا سفیر، نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ہے تو یہ محبت، عارضی اور

Marfat.com

ابدی زندگی کے حصول وصول کی عطا سخا میں یہ بذات خود اللہ تعالیٰ کے ہی انعام و اکرام اور الٰہی افعال ہیں، جن سے تعلق عارضی زندگی سے ابدی زندگی میں رفاقت کا ہوتا ہے، اسے حیات تک ماننا، جاننا کم علمی اور اللہ تعالیٰ کی عطاؤں کے ذکر اور عطاؤں سخاؤں کو کفر شرک کہنا ہوتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت مقبولیت میں اللہ تعالیٰ کی نیکی کو وسیلہ جلیلہ نہ ماننے بنانے سے کافر مشرک ہو جانا، ٹھیک ہی ہوتا اور آیا ہے جو کہ پہلا شیطان تھا جس نے اپنے عمل کو دعا کی قبولیت مقبولیت میں وسیلہ بنا کر تو پیش کیا جب کہ جو اسے اللہ تعالیٰ اپنے انعام کے طور پر اپنی نیکی، جو کہ اپنا بندہ دے رہا تھا اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کمانے اور ملاقات کے لیے وسیلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا. حیف !ایسی زندگی گزارنے پر، جس میں اپنے عمل کو تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک، وسیلہ جانے اور جو اللہ تعالیٰ وسیلے دے بنائے جو ہمیشہ اور ابدی زندہ جاوداں ہوں وہ، اپنے عمل شیطانی میں اسے توحید رسالت اور ایمان ہی نہ مانتا، جانتا ہو کہ جس سے کسی کا عمل صالح اور تقوی کی بنیاد بھی بنتا اور نطور وسیلہ دعا کی قبولیت مقبولیت بھی ہوتا ہو ورنہ، یہ تو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی عطا کے ذکر کو تو کفر شرک اور حرام کلام کہنا ہوتا ہے جو کہ ظاہر میں اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ماں باپ اور اس کی مخلوق ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی خود عطا اور انعام ہوتا ہے جبکہ تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ اور ان سب کا تعلق اور ادب محبت اور شکر ہوتا ہے جب کہ عبادت میں کسی کا عمل صالح جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تزکیہ حکمت و دانائی ہے جو کہ قیامت تک، مخلوق تک پہنچتی ہے، جسے حاصل کرنا، یہ اللہ تعالیٰ کی نیکی اور اللہ تعالیٰ کا ذکر، تعلیم وغیرہ ہوتا ہے اور کوئی یہ ذکر الٰہی اور اس کی تعلیم کا حصول کرتا ہے تو عمل صالح ہوتا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کی اس عطا، نیکی اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے قابل ہوتا ہے تو یہ اس کے اپنے عمل صالح، وسیلہ سے کہیں بڑا وسیلہ جلیلہ الٰہی نعمت کی عطا ہوتا ہے اور خود اللہ تعالیٰ اور اس کے انعام و اکرام ادب اخلاق حیا دوا، شفا رحمت محبت وغیرہ میں کسی کے عمل صالح کی حقیقت، یہی اللہ تعالیٰ کے افعال اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ سے محبت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رحمت، ماں باپ سے عارضی زندگی سے عمل صالح کی برکت میں موقع، اختیار ہوتا ہے جو درحقیقت، دعا میں عمل کو وسیلہ کے قابل کامل کرنا، الٰہی افعال ہوتے ہیں.

کسی مخلوق کا عمل، دعا کی قبولیت مقبولیت میں کبھی وسیلہ بننے کے قابل نہیں ہوتا جب تک کوئی اللہ تعالیٰ سے اس کا بندہ اور اس سے تعلیم نہ لے.

Marfat.com

ماں باپ اور اس سے عارضی زندگی نہ پا چکا ہو.

ایمان اور اس میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندے کا ادب، محبت اور تعلیم نہ رکھتا اور یہ نہ مان لیتا ہو.

دین، اللہ تعالیٰ کی اور بندے کی نیکی ہے جس کا شکر بجا لانا، درحقیقت، اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتا ہے جو کہ پھر عمل صالح اور کسی کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک، وسیلہ ہوتا ہے۔

نیکی عمل میں دین کی سمجھ اور ادب ہے جبکہ حیا کے منافی بے ادبی ہے جو کہ دینی نا سمجھی ہے، جس نا سمجھی میں دین نہیں ہوتا، اس میں حیا ادب وغیرہ کیسے ہوتا ہوگا، اس لیے فرمایا کہ، اصنع ما شئت، پس تو جو چاہے کر کہ تیرا اب کرنا یعنی، دین ایمان تیری اپنی چاہت ہے۔ کوئی اس حالت بے دینی میں اپنے عمل کو تو اللہ تعالیٰ تک کی رسائی ملائی وسیلہ جانتا ہے لیکن، اللہ تعالیٰ کی نیکی کہ اللہ تعالیٰ اپنا بندہ، بندے، رحمت محبت، ان کا ادب وغیرہ جو کچھ دیتا اور سکھاتا ہے، وہ نا سمجھ اس پر اپنے عمل کو ترجیح دیتا اور اسے خیر کہتا ہے اور اسے ہی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتا اور دعا کی قبولیت کا وسیلہ بننے کے قابل جانتا مانتا ہے۔ وہ درحقیقت، اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، والدین اور مخلوق کا بے ادب اور احسان فراموش اور شیطان خاموش ہوتا ہے جو ان کی نیکی کو کوئی نیکی نہیں مانتا جانتا اور جو نیکی اللہ تعالیٰ،

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ماں باپ نے کی ہوتی ہے جس سے کسی کی نیکی قبولیت مقبولیت کا وسیلہ بنتی ہے جبکہ کوئی اپنی نیکی، عمل کو اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ماں باپ اور مخلوق کی نیکی، جو کہ اللہ تعالیٰ کی عطا انعام میں اللہ تعالیٰ نے خود کی ہوتی ہے اس سے اپنا عمل بہتر جانتا مانتا، پھرتا ہے کہ وہ نہیں جانتا کہ یہ کتنا بدترین عمل کمل شغل مغل ہوتا ہے جس کا کوئی بے دین برملا فخریہ ارتکاب جواب کرتا مرتا ہے، جبکہ چاہیے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی عطاؤں کا ذکر اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ذکر کرتا جیسے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کرتے اور کلمہ، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، خوش ہو جاتا اور یہ ذکر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا وسیلہ جلیلہ بناتا کہ وہ اپنے شکر پر تجھے مزید نوازتا.

اللہ تعالیٰ کی بڑی بزرگ ترین نیکی اور عطا کا ذکر کرتا جو کہ اپنے عظیم بندے کی عطا نیکی ہے کہ اس الٰہی نیکی اور نیکی سے الٰہی فیوضات برکات کا ذکر، اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کرتا کہ اس نے اپنا عظیم رحیم کریم، بندہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیا جس نے اے اللہ تعالیٰ تیرا، تیرے بندوں ماں باپ مخلوق کل کا ادب اور جہاں آن کی، حیا دی جس سے ہمارے عمل کمل تیرے ہاں سنے پنے گئے ہیں، اے اللہ تجھے تیری ہی رحمت محبت، تیری ہی نیکی کا وسیلہ جلیلہ جو اپنا بندہ، جو ماں

Marfat.com

باپ اور جو مخلوق تیری ہے، وہ دی کہ جس پر تو ترس کھاتا ہے اور پھر ان کی وجہ سے تو نے عمل صالح دیے کہ تیری مخلوق کتے پر ہی کوئی گندہ ہی ترس کھا کر پانی پلا دیتا ہے تو یہ اس کا عمل، درحقیقت تیری نیکی کے سامنے تو کوئی نیکی، عمل عمل نہیں ہوتا کہ یہ تیری ہی نیکی اس کے کام نام آئی ہوتی ہے کہ تو نے ہی اسے پیدا اور ھدایت دی ہوتی، اپنا بندہ دیا اور اس نے تعلیم فرمائی ہوتی ہے لیکن، پھر تیرا یہ فضل و کرم کہ اس کے عمل کو وسیلے کے طور قبول فرما لیتا ہے۔ والسلام

☆

جھوٹ کے لیے جھوٹ

یہ سب منہ کی باتیں ناپاک سوچ سے ناپاک کا، گرہیں وغیرہ باندھنا اور جادو کرنا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ کن، کہنا نہیں ہوتا، یہ خبیث اثر جو خبیث لوگوں کو ہوتا ہے جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر جادو وغیرہ خباثتیں کی گئی تھیں لیکن، اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہونے کی وجہ سے کچھ نہ ہوا اور نہ کبھی کچھ ہوتا ہے۔

محض یہ، وہ لوگ ہوتے ہیں جو بے دینی جہالت اور خباثت جادو حسد بغض وغیرہ کی تباہ کاریوں کو بڑا بناتے، بتاتے ہیں جو شیطانی لعنتی کاروائیوں کا شر فتر اور بے بنیاد میلا ٹھیلا لگانا ہوتا ہے۔

Marfat.com

پیرومرشد یعنی استاد جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک آپ کے بعد آپ کے شاگرد اور ان کے شاگردوں کے شاگرد ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کہ نبی رسول تمام امت کے ہیں اور کوئی نہیں ہے۔

والسلام

☆

زندہ مردہ کی بات

وقوفی عارضی ایک وقت تک، یہ وجودی زندہ مردہ پن ہے جبکہ زندگی وہ ہے جس میں موت نہیں ہوتی .یہ محض مومنین کو حاصل ہے جو یہ ابدی زندگی کی عطا کرنے والے، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عطا، نیکی کو مانتے ہیں ۔ فرمایاکہ جب تمھیں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بلائیں تو حاضر ہو جاؤ کہ، لما یحییکم، وہ تمھیں ابدی زندگی دیتے ہیں کہ جس حیات جاوداں کی روح اللہ تعالیٰ کی محبت ہے۔ فرمایاکہ پھر میں اتباع کرنے اور اس میں مرنے والے میں،ونفخت فیہ من روحی، اپنی محبت ڈال دیتا ہوں جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں زندگی ابدی کا حصول وصول ہوتا ہے، جیسا کہ وجود پہلے اور اس میں روح بعد میں پھونکی جاتی ہے۔

Marfat.com

ابدی زندگی کی عطا اور لطف و کرم میں وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ابدی زندگی دینے والا، والی وارث جانتا اور مانتا ہے اور یہ مومنین ہیں جن کو یہ عطا حاصل ہے جبکہ اس کا شعور وقوفی عارضی وجود کو نہیں ہوتا. یہ دینے والے، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم ہے یا حیات جاوداں پا جانے والے مومن کو علم ہوتا ہے۔

ابدی زندگی کے امین وقتی وجودی زندگی جن کے ساتھ گزارتے ہیں، ابدی میں بھی ان کے ساتھ ہوتے ہیں کہ اس میں وجودی زندہ مردہ پن نہیں ہوتا۔

جو مرنے کے بعد زندگی نہیں مانتا یہ محض وقوفی عارضی وجودی پڑاؤ کی بات کرتا مرتا ہے جو جانوروں کی ہوتی ہے جبکہ کافر اور مسلمان ایمان ہونے اور نہ ہونے میں برابر نہیں کہ ایک وجودی وقوفی عارضی سے ابدی زندگی پاگیا ہے جبکہ دوسرا جانوروں، سے بھی بدتر زندگی ہے، جو کہ بے بہا برے ٹھکانے، عذاب الیم میں جا پڑا ہے۔

فرمایا کہ جب اپنی جانوں پر ظلم ڈھالو تو رحمت للعالمین کی طرف دھیان کر لینا کہ وہ تمھارے لیے مجھے پکارے، کہ وہ مجھے جانتا اور تمھیں زندگی دیتا ہے، پھر تم مجھے نہایت ہی توبہ قبول کرنے والا، پاؤ گے۔

Marfat.com

کوئی زندگی نہیں جانتا تو بڑا بیچارہ، نفسی خیالات کا آوارہ، وقوفی وجودی پڑاؤ آلاؤ میں پڑا اللہ تعالیٰ اور اسکے بندوں کو بھی مردہ زندہ وقتی وجودی دیکھتا اور مانتا ہے حالانکہ یہ وجودی زندہ مردہ پن ہوتا ہے نہ کہ وہ زندگی جو اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان دو کی عطا اور نیکی میں اللہ تعالیٰ کے بندوں کو حاصل اور آگے ان سے سنت کی تعلیم میں تقسیم ہوتی ہے، جیسا کہ وجودی نطفہ اور زندہ مردہ پن، جو کہ حکم میں جبکہ علم الٰہی کی تقسیم میں اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ابدی زندگی جاری ہوتی ہے اور پھر اللہ تعالیٰ سے ابدی زندگی کی روح جو کہ اس کی محبت ہے وہ پھونکی جاتی ہے۔

والسلام

☆

دین کی بات یہ اللہ تعالیٰ کی بڑی کھری بات ہے.:

یہ سؤنڈ میں ساز ہے یہ کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پاک کا کام نہیں. جنتیوں کو دنیا میں کان ساز سے بند کرنے پر حوروں، داؤد علیہ السلام، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آواز اور خود اللہ تعالیٰ، اپنی ذات پاک سے قران سنائے اور سنوائے گا جو مزا الٰہی مزے کی حقیقت ہو گا یہ جو حرام ساز وغیرہ سے بچنے پر ہے نہ کہ یہ دین کے نام پر ہی حرام کرنے پر، کیونکہ دین ہی تو حرام سے بچاتا اور اللہ تعالیٰ کی چاہت اور رضا دیتا ہے۔ یہ کیسا مومن، دین دار

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو بلند اور اشاعت کرنے اور اس پر مرنے والا ہے جو حرام کلام اور کام کو ان سے نسبت اپنے عمل کمل سے دیتا ہے اور دوسروں تک اسے نیکی جان کر پہنچا شر اور کئر کر رہا ہے۔،

فاعتبروا، یااولی الابصار !

والسلام

☆

ایک دوست کے نام

دین کی برکتیں، حرام تصویر ساز وغیرہ سے بچنے میں ہیں۔

یہ کیسی پیاری آڈیو، پیغام ہے جو تصویر کے بغیر اسلامی نیک نامی اور فیض نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھرپور ہے۔ کتنا اچھا ہو اگر سارے دین کی برکتیں بتانے والے یہ خود بھی ان برکتوں، کو لیں .

والسلام

☆

ایک دوست کے نام

حکم حرام وقتی حلال کب ہوتا ہے۔

Marfat.com

ساز، مزامیر الشیطان جو کہ قیامت تک حرام ہے جو کہ ایک مومن ساز کو حرام ہی جانتا ہے جبکہ حرام کے نہ ماننے کا انکار بین کفر ہوتا ہے جو کہ تمام امت مرحومہ کا متفقہ ایمان اور فیصلہ ہے۔

شریعت مطہرہ میں حرام عمل محض کبھی وقتی ضرورت میں حلال ہوتا ہے نہ کہ ضرورت ٹل جانے کے بعد بھی، کہ وہ حلال ہی رہتا ہو: ایک جان مال بچانے پر اور ایک کافر مشرک کی جان مال اور ایمان بچانے کی ضرورت وقتی پر جب حلال نہ ملتا اور حکم حلال پر کافر مشرک وقتی عمل نہ کر سکتا ہو.

والسلام

☆

وسوسہ در حقیقت کم علمی اور جہالت کا سوال ہوتا ہے.:

اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہر کام کرو اور حکم پر عمل سے عبادت ہوتی اور قبول ہوتی ہے اور اس کے علاوہ کیا ہوتا یا نہیں ہوتا، اس پر جانے کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کہ اس کا کوئی علاج کرتا پھرے. کیا یہ کم ہے کہ. کوئی اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر نماز. روزہ، عبادت کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ حکیم کے حوالے ہو جاتا ہو.

مومن کو، اس لیے چاہیے کہ جدہر اللہ تعالیٰ بات مکمل کر دیتا ہے جو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہوتا ہے۔ مومن بھی اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر ہر بات، عبادت مکمل کر دے.

Marfat.com

اس کے بعد کیا ہوتا ہے یا کیا نہیں ہوتا یہ کوئی عبادت نہیں ہوتی بلکہ. نا سمجھی اور بے دینی ہوتی ہے جس کا علاج اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ساتھ اور صحبت ہوتی ہے۔

والسلام

☆

وسوسہ در حقیقت کم علمی اور جہالت کا سوال ہوتا ہے:. جو کہ کم علمی، حکمی علم نہ ہونے پر کرتی اور کوئی وسوسہ میں پڑتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حکم میں ہر کام کرو کہ حکم پر عمل سے عبادت ہوتی اور قبول ہوتی ہے اور اس کے علاوہ کیا ہوتا یا نہیں ہوتا، اس پر جانے کا عبادت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کہ اس کا کوئی علاج کرتا پھرے. کیا یہ کم ہے کہ. کوئی اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر نماز. روزہ، عبادت کرتا ہو اور اللہ تعالیٰ حکیم کے حوالے ہو جاتا ہو .

مومن کو، اس لیے چاہیے کہ جدہر اللہ تعالیٰ بات مکمل کر دیتا ہے جو کہ عبادت میں اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہوتا ہے۔ مومن بھی اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر بات، ہر عبادت مکمل کر دے.

اس کے بعد کیا ہوتا ہے یا کیا نہیں ہوتا یہ کوئی عبادت نہیں ہوتی بلکہ. نا سمجھی اور بے دینی ہوتی ہے جس کا علاج اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ساتھ اور صحبت ہوتی ہے۔

والسلام

Marfat.com

توحید کا سبق

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو الہ ماننا اور پھر خدا مان کا اس کے حکم میں اس کی عبادت کرنا اس پر اسے خدا مان کر ایمان لانا اور پھر اس کا حکم ماننا یہ عبادت اس کی اور غیر خدا طاغوت کی عبادت ہوتی ہے جبکہ نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا کہنا مان کر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اور قیامت تک صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور ان کی راہ پر چلنے والوں کو مان اور ان کا حکم تعلیم مان کر اللہ تعالیٰ کا کہنا ماننا اور اللہ تعالیٰ کا کہنا مان کر یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کرنا ہوتا ہے۔

یہ کفر ہوتا ہے نہ شرک بلکہ اسے کفر شرک کہنا بد بختی اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مار اور لعنت ہوتا ہے، العیاذ باللہ من ذالک

☆

دین کی سمجھ، دعا اور دعا میں وسیلہ کا فرق

دعا اپنے، ماں باپ استاد بزرگوں سے کروانا اور خود کرنا سنت ہے جو کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ سے دعا، مانگنا عبادت کی روح ہے جبکہ ایمان اللہ تعالیٰ کی صفات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کی اتباع میں اعمال صالحہ کا وسیلہ دینا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آج اور کل تمام انبیاء ورسل اور مومنین، امت مرحومہ کا قیامت کو وسیلہ بنانا بلا شک وشبہ دعا کی حقیقت میں دعا کی قبولیت بھی ہے اور ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے بزرگ ترین کا پھر خود ہی دعا کرنا بھی ہے. جو

Marfat.com

کہ دعا میں ایک دعا کرنے والا اول و آخر، لوگوں کا بزرگ استاد جبکہ دوسرا وہ نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، شافع محشر بھی ہو گا.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو کہ اول و آخر کے لیے اللہ تعالیٰ کی جناب میں وسیلہ عظمی بھی ہیں کہ سب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں پہنچیں اور رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی جناب میں وسیلہ جلیلہ بنائیں گے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیات طیبہ میں امت مرحومہ کے بزرگ ترین خود ظاہری حیات طیبہ کے ساتھ موجود تھے اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کرواتے جبکہ ظاہری حیات پاک کے بعد صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنے لیے خود دعا کرتے یا اپنے کسی بزرگ صحابی سے دعا کرواتے جبکہ وہ خود یا بزرگ، دونوں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دھیان کرتے کہ حکم ہے کہ جانوں پر ظلم کر لو تو میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آؤ جو کہ ان کی طرف دھیان کرنا اور اپنی دعاؤں میں انہیں وسیلہ بنانا کہ یہ حکم ربانی ہے۔

صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب دعا فرماتے تو کہتے اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ اور تیرے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے. جو کہ قیامت اور ابد الاباد ہر مومن کے لیے ہے، اور تیری راہ میں ہجرت وغیرہ کی، یہ تو الاولون السابقون کی دعاؤں صداؤں کا کرنا ہوتا تھا جبکہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

Marfat.com

نے تو کبھی اپنے چچا ہونے کے رشتے کو نہ جانا اور ہمیشہ یہی عرض کرتے، فداک ابی وامی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی آپکو اور کسی صحابی کو یہ نہیں فرمایا کہ میری محبت میں ظاہری پردہ کر جانے والے ماں باپ کو فداک ابی وامی کہہ کر کیوں وسیلہ بناتے ہو، جب کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام قدیم ابدی میں ارشاد فرماتا ہے: اے ایمان والو! جو کہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے، ہیں جو کہ دین و دنیا کی نجات میں ابد الاباد وسیلہ ہے۔

والسلام

☆

عبادت سے مراد معرفت، اللہ تعالیٰ کی جان پہچان علمی ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی تفسیر ابن عباس، میں مقصد تخلیق عبادت سے مراد معرفت، پہچان علمی بتایا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور افعال کی تعلیم تزکیہ سے پہچان، علم الٰہی میں ہے جو معلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت تک سنت کا علم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین معلمین اور استادوں سے ہے۔

فرمایا کہ علم حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کے ان معلمین بندوں کے ساتھ ہو جاؤ جو سنت پر عمل، اور اللہ کی ملاقات کا، علم قلم دیتے ہوں.

والسلام

Marfat.com

ایک جیسا ٹولہ

بد دیانت نگران اور عہدیدار مقرر کرنے والا خود لٹیرا ہوتا ہے جو جھوٹے نگران مقرر کرتا اور بد یانتی پر انہیں کوئی سزا نہیں دیتا اور خود ان کی آڑ پھاڑ میں بڑے ڈاکے ڈالتا ہے اور اپنے نگرانوں میں اضافے پر اضافے تو کرتا ہے کہ اس کا کاروبار پھیل رہا ہوتا ہے لیکن، وہ جیتے جی کبھی اپنے کاروبار کو بند اور نگرانوں مہربانوں کو کم نہیں کرنا چاہتا.

والسلام

☆

یہودی آخر یہودی غنودی ہی ہے اس کی فائنڈنگ اس وقت تک نامکمل اور یہودی سوچ کی مرہون منت ہی رہے گی جب تک وہ ایمان نہیں لے آتا، ورنہ، یہ سب شیطانی چالیں نقالیں ہیں کہ مومن کو کہتا ہے کہ تجھے تیرے علم نے بچالیا ہے۔ در حقیقت اللہ تعالیٰ، دین نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی آواز اور ایک ہی بات ہیں.

یہ شیطانی کاروائی ہے جو وہ خود اور اپنے پیروکاروں سے ڈلواتا اور مسلمانوں کو دھوکا دیتا ہے اور انہیں مختلف فریب کاریوں اور صلاح کاریوں سے دین اسلام اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک علماء ربانیین اور دین اسلام کے نام لیوا مومنین کو آپس میں علیحدہ علیحدہ بتاتا اور اپنا شیطانی ایجنڈا نافذ کرنا چاہتا ہے جو اس کی بھول اور کھلی گمراہی ہے۔ مسلمان

Marfat.com

مومن میں در حقیقت اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندوں مومنین کی آپس میں محبت ہے کہ فرمایا رحماء بینھم، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت ہے جو کہ وہ ساری محبت کو ایمان اور ایمان کی تکمیل تصدیق جانتے ہیں۔

والسلام

☆

مسلمان مومن کا دین، اعتقادی اور عملی احکام پر زندگی گزارنا ہے.:

عبادت میں فرائض، نماز روزہ حج وغیرہ جو کہ عارضی زندگی میں دینی فرائض واجبات سنن پر ایمان ہے جبکہ ایمان کی تکمیل میں ہر چیز سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کے احکام فرائض واجبات وغیرہ کو، جبکہ ہر چیز اور تعلق سے بڑھکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت اور تعلق کو ترجیح ہے۔

ایمان کی تکمیل میں مومن در حقیقت اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعلق کو پالینے میں کامیاب ہو جاتا ہے، جو کہ دین اسلام کا مقصود اللہ تعالیٰ کی عطا اور مومن کی کامیابی ہے۔

اس کے علاوہ تو عمل کسی کے ہوتے ہیں، پوچھتا وہ اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں سے ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے دین، ھدایت دے کر مومن کے فرائض اور ایمان کی تکمیل کا پتہ اتہ پہلے بتادیا ہوتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: الذین امنوا اشد حباللہ، یہ مومن ہیں جو، احکام اللہ اور ایمان کی تکمیل میں وہ، شدید ترین اتباع النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور شدید ترین محبت، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ سے ان کی محبت جو کہ، اتباع النبی، تعلق اور کامل ایمان جو کہ محبتِ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت ہے، اس میں ہوتی ہے۔ یہ دین ہے، اس کے علاوہ اگر کچھ ہوتا ہے تو وہ کسی کی دینی اپنی سمجھ اور سمجھ اپنی پر کسی کا عمل کمل ہوتا ہے جس پر جانے اور اسے دین بنانے اور کہنے کی ضرورت نہیں، یہ در حقیقت دین اسلام کی تعلیم کے حصول میں ایک ذریعہ، سمجھ کی بیداری ہوتی ہے۔

والسلام

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمام بے دینیوں اور اسلام کے خلاف سازشوں سے بچنے کی راہ یہ ہے کہ کوئی مسلمان فرائض واجبات سنن، احکام اللہ پر عمل، سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کرے اس کے علاوہ کسی کے عمل پر نہ جائے بیشک وہ کسی نام کے بڑے سے بڑے کھڑے، کا کیوں نہ ہو۔

ہر رشتے تعلق پر محبت میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے رشتے اور تعلق محبت کو ترجیح دے۔ اس طرح کرنے اور ہونے سے مومن قیامت

Marfat.com

تک کی زندگی ہی کیوں نہ رکھتا ہو۔ اسے اللہ تعالیٰ کبھی ایر غیر کے حوالے کرے گا اور نہ ہی اسے کسی کا خوف ہو گا۔

والسلام

☆

سنت کے مطابق زندگی گزارنا اپنے ساتھ بھلائی ہوتا ہے جو اس بھلائی کو جانتا ہے وہ حکم کے مطابق اپنے لیے دعا اور اپنی بھلائی کرم فرمائی، پہلے خود اپنے لیے کرتا ہے ورنہ، علامہ فلامہ بڑا ہوتا ہے لیکن، اپنی بھلائی سے نابلد اور کسی کی دعا میں خلد ہوتا ہے جبکہ بھلائی ظاہر باشرع اور باطن باخدا ہونا ہے۔

والسلام

☆

حکمت ودانائی

دل میں جو آئے
زبان پر پھسل جائے
یہ ٹھیک نہیں ہوتا
یہ ٹھیک نہیں ہوتا
منہ میں جو آئے
ہوا وہ ہو جائے

Marfat.com

یہ زیب نہیں دیتا
یہ زیب نہیں دیتا
کہا پڑھا جو جائے
مخلوق کو خوب بھائے
دل کا پردہ ، جو اٹھائے
وہ راز محض استاد پائے
پھانسی پر جو منصور لٹکا تھا
زبان پر پھول ہی برسا تھا
دل کا بولا ہو مولا کا بولا
منہ کا بولا ہو، اخلاق کا تولا

تعلیم:- نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم زبان اور شرم گاہ کی ضمانت دینے والے کو جنت کی ضمانت دیتے ہیں. کیوں کہ زبان کی حرام کاری چغلی غیبت زنا سے بڑھکر چھپی سزا جبکہ زنا کھلی بے حیائی جرم ہوتا ہے۔

بات منہ میں سچی بھی ہو اسے موقع محل دیکھتے ہوئے کہنا چاہیے تاکہ سچی اچھی بات کا فائدہ ہو اور اللہ تعالیٰ اچھی بات کے فائدے سے خوش ہو، نہ کہ اسے کسی کے نقصان پر خوش کیا جائے.

Marfat.com

عیب غیب وہاں جدھر شرعی ضرورت ہو، مرض قرض جدھر جاتا ہو جبکہ علم کا نقطہ اور پختہ وہاں جدھر استاد کی انگلی ہو.

والسلام

☆

رفع یدین ایک عمل جبکہ عمل میں اللہ اکبر کہنا حقیقت اور خالق ومالک کی عبادت ہے۔

ضعیف حدیث سے مراد جھوٹی حدیث نہیں ہوتا جبکہ موضوع حدیث جھوٹی ہوتی ہے۔

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو دیں، لے لو اور جس سے منع فرمادیں اس سے باز آجاؤ.

یہ دینا، حکم حلال اس وقت تک حلال ثابت ہوتا رہتا ہے اور اس حلال امر کے بارے آیات اور مستند روایات موجود ہوتی ہیں جب تک اس امر کی ممانعت نہ فرمادی جائے جیسا کہ پہلی شریعتوں میں دو بہنوں کا ایک نکاح میں ہونا تعظیمی سجدہ جاندار کی تصویر کا بنانا وغیرہ تھا جبکہ پھر امر حلال کی ناسخ ایک آیت یا ایک روایت ہی آجائے تو یہ تمام متعلقہ حکمی حلال آیات قرانی اور مستند روایات پر عمل کو ساقط کر دیتی ہے۔

Marfat.com

ایک آیت یا ایک حدیث، وہ حکم ممانعت، تمام آیات اور مستند روایات کے حکم کو منسوخ کر دیتا ہے، جبکہ حکم کی ممانعت میں مذکورہ روایات کو موضوع یعنی جھوٹی، ہر گز نہیں کہا جا سکتا۔

مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت ممانعت کی احادیث پر عمل کرتی آئی، کر رہی اور کرتی رہے گی، یہ کوئی بے دینی یا کسی امام پر کلمہ پڑھنا نہیں کہ کوئی ایسا کرنے سے مرتد ہو گیا ہے، جبکہ یہ تو ممانعت کی حدیث پر عمل ہے جو کہ در حقیقت، سنت پر عمل ہے اور یہی تو دین ہوتا ہے۔

کسی کو یہ وہ کہہ کر، اس لیے، اپنی جان پر اتنا بڑا ظلم نہ کیا جائے اور اپنی دینی سمجھ کا خود ہی اندازہ لگا لیا اور اپنا پہلے خود ہی احتساب کر لیا جائے. کوئی اگر ممانعت میں حکمتیں یا کسی منافق مومن کے عمل کی کوئی وجہ بتاتا اور اس امر کو اس لیے منع کہتا ہے تو یہ اس کی ممانعت کی سمجھ کی باتیں ہوتی ہیں جبکہ ممانعت ایک جبکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں بالغہ کاملہ دین و دنیا کی مصلحتیں شاملہ ہوتی ہیں۔

در حقیقت رفع یدین انسانی عمل ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے دینی الٰہی حکمتوں کی عطا میں سنت ہوتا ہے جبکہ سنت عمل میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت جو کہ ابد الاباد ہوتی ہے، وہ ہے اللہ اکبر کا کہنا.

کوئی اپنا عمل ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یا بغیر ہاتھ اٹھائے کہتا ہے تو حقیقت میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے جو دین اسلام کی حقیقت رحمت محبت اللہ تعالیٰ نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا ساتھ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت سعادت میں ہوتا ہے۔

والسلام

☆

سنت نفل اور مستحب کی تمیز

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں عبادت کرنا یہ فرض واجب اور عمل سنت ہوتا ہے جبکہ عادت طبیعت پسند وغیرہ کے عمل میں وہی پسند ہونا جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پسند ہوتی ہو یہ مستحب عمل ہوتا ہے۔ عمل میں کسی کی پسند جبکہ سنت میں اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے۔ حکم حلال میں ہر عمل جائز جبکہ اللہ تعالیٰ کی عبادت محض سنت میں ہوتی ہے جو کہ یہ ہے کہ جس حرام سے منع فرمادیں، اس غیر اللہ کی عبادت سے باز آج آجاؤ.

یہ کسی کے عمل میں بسم اللہ اللہ اکبر وغیرہ کہنا پڑھنا اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ایمان میں غیر اللہ سے بریت ہوتی ہے۔

کھجور شہد کدو وغیرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی پسند کا عمل ہے، جو کہ مستحب ہوتا ہے۔

مستحب اعمال میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پسند ہے جبکہ سنت جو کہ وحی کا علم اور حکم عبادت ہوتا ہے۔

Marfat.com

قیامت تک قران وسنت قائم ہی رہتے ہیں کہ یہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کے احکام اور تعلیم ہوتے ہیں، جبکہ پسند کا عمل، عمل ہونے کی وجہ سے عادت طبیعت مرض قرض کی نزاکت وحالات کا متقاضی اور ایک نہیں ہوتا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے کہ پہلے تمھیں اس عمل سے منع فرمایا تھا لیکن، اب تم یہ وہ عمل کر لیا کرو! جیسا کہ بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پوچھ لیا کرتے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم وحی ہے یا آپ کی رائے مبارک.

یہ درحقیقت عمل پسند ناپسند سے منع ہوتا ہے قران وسنت، اللہ تعالیٰ کی عبادت سے منع نہیں ہوتا جیسا کہ عمل کھجور شہد کھانا ہاتھ کا اٹھانا یا نہ اٹھانا، قبرستان جانا یا نہ جانا وغیرہ عمل یہ مستحب، عمل ہوتا ہے، جبکہ کسی عمل میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت، یعنی بسم اللہ پڑھنا اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا، یہ سنت اور عبادت ہوتی ہے جو ابد الاباد، حکم حلال اور منع پر قیام اور یہ عمل، سنت جو کہ قیامت تک قائم دائم ہی رہتا ہے۔

قیامت تک کوئی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عمل مستحب کو اپناتا ہے تو یہ کھجور کا کھانا بھی ثواب اور یہ عمل بھی ہوتا ہے لیکن، سنت میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت ہوتی ہے جو کہ کسی کا عمل پسند ناپسند نہیں ہوتا بلکہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت اور جو اس کی رضا ہوتی ہے جو بسم اللہ وغیرہ پڑھنا اور ہر ادائیگی میں حکم اس کی ہی عبادت کرنا ہے۔

Marfat.com

سنت کے خلاف عبادت مکروہ، مکروہ تحریمی یا حرام، جبکہ نبوی تعلیم، سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق عبادت مسنون ہوتی ہے۔ عمل میں اختلاف امت کے لیے رحمت ہوتا ہے جو کہ قرض مرض حالات کی نزاکت ولطافت کا تقاضا ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے، یہ مانع امر ہے۔

عبادت، جو کہ مکروہ تنزیہی تب ہوتی ہے جب یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پسند ناپسند عمل، کے مطابق نہ کی جائے.

مکروہ تحریمی تب ہوتی ہے جب یہ حکم عبادت کے مطابق نہ کی جائے اور حرام تب ہوتی ہے جب یہ اللہ تعالیٰ کا حکم. حلال چھوڑ کر حکم، حرام میں کی جائے جیسا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کے بجائے کسی شخص بت یا تصویر وغیرہ کی جانب کیا جائے.

والسلام

☆

قران کے بیان میں قران کے خلاف حکم حرام جاندار کی تصویریں بنا اور دکھا کر خود ہی بے قدری کرنا مومن کامل کی شان آن نہیں ہوتا.

☆

مولانا حضرات کو یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ یہ بے حیائی حرام تصویر کو جائز کرنے مرنے کی وجہ ہے۔

Marfat.com

اتقوا اللہ یا اولی الابصار !

قران کے بیان میں قران کے خلاف حکم حرام جاندار کی تصویریں بنا اور دکھا کر خود ہی بے قدری کرنا مومن کامل کی شان آن نہیں ہوتا .

والسلام

☆

عورت کا سوال کہ مرد کو کئی حوریں جبکہ عورت کو ایک شوہر.:

حوریں جنت میں جو ارادہ کریں گی وہ نہیں ہو گا لیکن، اپنے مالک اور مالکہ کی مرضی میں، جبکہ مرد اور عورت مسلمان جو ارادہ کریں گے ویسے ہی ہو جائے گا .

مرد اپنی بیوی میں، کتنی ہی زیادہ حسین و جمیل، ایک سے ایک بڑھکر، اپنی پسند کی عورتیں اور اسی طرح بیوی اپنے شوہر میں، دیکھنا چاہے گی تو یہ ایک لا محدود جہاں عطا میں جنتی اور جنتیہ کے لیے ہو گا، جبکہ مرد کو بھی عورت سے ایک ہی چیز جبکہ بیوی کو بھی مرد، سے ایک چیز کا حصول ہوتا ہے۔

یہ دونوں وہ ہیں جو دنیا اور آخرت میں حیا اور پردہ دار ہوں گے نہ کہ اس کے برعکس .

☆

کچھ باتیں اختلافی ہوتی ہیں جو دینی روح کو برقرار رکھتی ہیں، اس لیے، ان کا ذکر علمی ہے نہ کہ احکامی .

Marfat.com

دین میں سمجھ پیدا کریں .

والسلام

☆

نوٹ!

ہم سب اپنے بھائیوں کی آواز ہی سن کر بات جان رہے ہوتے ہیں نہ کہ ان کی تصاویر حرام جو کہ چپ اور خاموش کو دیکھ کر .

حضرات!

ہم سب کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے حرام کو دین نہ بنائیں اور حرام ذریعے سے دین پھیلائیں اور نہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کریں۔

ایسی ویڈیوز کو آڈیو میں بھیجنے کی کوشش کریں .

اللہ تعالیٰ علماء کو سمجھ دے، آمین .

والسلام

☆

Marfat.com

جناب !

ممانعت اور فرض، حرام میں عمل نہیں، بلکہ عمل منسوخ ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، یہ ابد الاباد قائم ہی رہتی ہے۔ اس لیے یہ بات نہیں کہ فرض ہو تو عمل بھی فرض ہوتا ہے، بلکہ حرام اور ممانعت پر عمل نہ کرنا ہوتا ہے۔

والسلام

☆

واقعی تفرقہ میں ہر گز نہ پڑا جائے:. اس لیے بہتر ہے کہ کسی کے عمل کو چھوڑ کر اپنے اپنے عملوں کی فکر اور اصلاح کی جائے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اتنی زیادہ مخلوق اول آخر آئی گئی جائی ہے کہ کوئی اس کے عملوں کا جواب نہیں دے سکتا کیونکہ ظاہری ان کے عملوں کا کسی اور سے سوال بھی نہیں ہو گا اور پھر ان کے عملوں کملوں کی نیتیں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔

کوئی دوسروں کی نیتیں جان کر، اپنے عمل کو مقبول اور بہتر جانتا ہے تو یہ دین کی بات نہیں ہوتی اور کوئی تفرقہ کی بنیاد رکھتا اور یہ تفرقہ ناری ہوتا ہے۔ اس سے دین منع فرماتا ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

اسلام دشمن عناصر اور خارجیوں کا طریقہ واردات خبیثہ ملعونہ اور نا سمجھ مسلمانوں سے منافقانہ دھوکہ جو انہیں اسلام اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق کے نام کام پر دیا جاتا ہے.:

یہ تمسخر اور انکار باطنی منافقین کے بارے ہے نہ کہ یہ انکار اور تمسخر مومن مسلمان کا کہا جائے گا کیونکہ اس میں نیت مومن کی کافر مشرک منافق کو جواب دینا ہوتا ہے جو کہ وہ قران کے انکار اور تمسخر میں کرتا ہے اور قران کے انکار اور تمسخر پر وہ کافر ہوتا ہے نہ کہ وہ، جو اس کی زبان میں کافر مشرک منافق کو اللہ تعالیٰ کا جواب دیتا ہے جس میں ظاہر تو کوئی بات ہوتی ہے یا کوئی ظاہری آنکھیں ہی رکھتا ہے لیکن، حقیقت میں ایمان نہ رکھنے کی وجہ سے باطنی اندھا اور کانا ہی ہوتا ہے۔

یہ مسلمانوں کو آپس میں دور کرنے اور تفرقے میں ڈالنے کی بھرپور کوشش ہے اور یہ خارجی ٹولہ اور دشمنانِ اسلام میلہ ہر مسلمان کو دائرہ اسلام سے نکال کر ہی دم لینا چاہتا ہے۔ ہر بات جو ان کے انکار اور تمسخر وغیرہ میں ان کے لیے ہے اور انہیں ان کا اصل پتہ بتاتی ہے یہ وہی بات مسلمانوں پر چسپاں کر رہے ہیں. یہ وہ لوگ ہیں جن کا ظاہر کچھ اور اور باطن کچھ اور ہے ظاہری تو بڑا قران حدیث پڑھتے بولتے نظر آتے ہیں لیکن، یہ سب قران مجید کی آیتیں پڑھ پڑھ کر مسلمانوں کو ہی دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہیں۔

Marfat.com

اپنے اقرار آمنت باللہ... کا جب تک کوئی خود انکار نہیں کر دیتا، حرام کا مرتکب تو ہو سکتا ہے، وہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا.

دیکھنا چاہیے کہ بولنے والے کی مسلمانوں میں اوقات کیا ہے۔ یہ نہ ہو کہ پتہ ہی نہ ہو وہ کون اور کیا ہے، محض اس کے قران نماز وغیرہ پڑھنے کو دیکھ کر ہی نہ اس کی بات کو دین مان لیا جائے جو وہ مسلمان کو ہی اسلام سے خارج کرنے پر ، کرتا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے وہ باتیں مسلمانوں پر چسپاں کرتا ہے جو بذات خود وہ منافق کافر مشرک کے لیے بیان ہوئی اور اسلامی کتابوں میں آئی ہیں۔

والسلام

☆

دینی باتیں کوئی لالچ کے دینے کے لیے نہیں ہوتیں یہ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے سنی سنائی جاتی ہیں. اس کا انعام اور اجرت خود اللہ تعالیٰ دیتا اور خود ہی حکم بتاتا ہے۔ کسی مخلوق کا یہ کام خود کرنا انتہائی بے دینی ہوتی ہے یا یہ دشمنان اسلام کی انتہائی گھناونی سازش اور شرارت ہوتی ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

عمل کثیر کے علاوہ نماز میں غیر کا جواب دینا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔

کوئی اپنے عمل کی وجہ سے دوسروں کی نماز خراب کرتا اور موبائل کا استعمال نماز کی شرائط کا لحاظ کرتے ہوئے نہیں کرتا تو نماز بھی فاسد ہوتی ہے اور دوسروں کی نماز خراب کرنے پر گنہگار بھی ہوتا ہے۔

قران مجید میں ذکر ہے کہ جب مسلمان نماز پڑھتے تو کافر مشرک تالیاں اور سیٹیاں بجاتے تاکہ وہ مسلمانوں کی نماز خراب کریں لیکن، اس سے نمازی کی نماز کی قبولیت میں کوئی کمی، نہیں آتی مگر یہ کام گناہ کا ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نمازی کے پاس اونچی آواز سے قران مجید نہ پڑھو، کوئی حکم پر عمل نہیں کرتا تو اسے کرنا چاہیے لیکن، اس سے کسی کی قبولیتِ نماز میں فرق نہیں پڑتا۔

اسی طرح نماز خراب کرنے والا، یا والی کو نماز کے دوران روکنا بھی نماز کو فاسد کرتا ہے۔

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد موبائل وغیرہ ہر دنیاوی چیز کی طرح حرام اور فاسدِ نماز ہو جاتا ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

وہ انسانی روح کا وزن معلوم کرنا چاہتا تھا' اس نے نیویارک کے چند ڈاکٹروں کو ساتھ ملایا اور مختلف طریقے وضع کرنا شروع کر دیئے' یہ لوگ بالآخر ایک طریقے پر متفق ہو گئے۔ ڈاکٹر نزع کے شکار لوگوں کو شیشے کے باکس میں رکھ دیتے تھے، مریض کی ناک میں آکسیجن کی چھوٹی سی نلکی لگا دی جاتی تھی اور باکس کو انتہائی حساس ترازو پر رکھ دیا جاتا تھا' ڈاکٹر باکس پر نظریں جما کر کھڑے ہو جاتے تھے' مریض آخری ہچکی لیتا تھا' اس کی جان نکلتی تھی اور ترازو کے ہندسوں میں تھوڑی سی کمی آ جاتی تھی' ڈاکٹر یہ کمی نوٹ کر لیتے تھے' ان لوگوں نے پانچ سال میں بارہ سو تجربات کئے' 2004ء کے آخر میں ٹیم نے اعلان کیا" انسانی روح کا وزن 67 گرام ہوتا ہے" ٹیم نے اپنی تھیوری کے جواز میں 12 سو انتقال شدہ لوگوں کی ہسٹری بیان کی' ٹیم کا کہنا تھا ان کے باکس میں رکھا شخص جوں ہی فوت ہوتا تھا اس کا وزن 67 گرام کم ہو جاتا تھا لہٰذا وہ بارہ سو تجربات کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں انسانی روح کا وزن 67 گرام ہوتا ہے۔ اسی قسم کے تجربات لاس اینجلس کے ایک ڈاکٹر ابراہام نے بھی کئے' اس نے انتہائی حساس ترازو بنایا' وہ مریض کو اس ترازو پر لٹاتا، مریض کے پھیپھڑوں کی آکسیجن کا وزن کرتا اور اس کے مرنے کا انتظار کرتا' ڈاکٹر ابراہام نے بھی سینکڑوں تجربات کے بعد اعلان کیا" انسانی روح کا وزن 21 گرام ہے" ابراہام کا کہنا تھا انسانی روح اس 21 گرام آکسیجن کا نام ہے جو پھیپھڑوں کے کونوں' کھدروں' درزوں اور لکیروں میں چھپی رہتی ہے' موت ہچکی کی صورت میں انسانی جسم پر وار کرتی ہے اور پھیپھڑوں کی تہوں میں

Marfat.com

چھپی اس 21 گرام آکسیجن کو باہر دھکیل دیتی ہے اس کے بعد انسانی جسم کے سارے سیل مر جاتے ہیں اور یوں انسان فوت ہو جاتا ہے۔

نیویارک کے ڈاکٹروں کا اندازہ درست ہے یا ڈاکٹر ابراہام کی تحقیق' یہ فیصلہ ابھی باقی ہے تاہم یہ طے ہو چکا ہے انسانی روح کا وزن گراموں میں ہوتا ہے' ہمارے جسم سے 21 یا 67 گرام زندگی خارج ہوتی ہے اور ہم فوت ہو جاتے ہیں' میں نے پچھلے دنوں ہالی وڈ کی ایک فلم دیکھی تھی' یہ فلم ڈاکٹر ابراہام کی تھیوری پر بنی تھی اور اس میں بھی انسانی روح کو 21 گرام قرار دیا گیا تھا لہٰذا اگر ہم فرض کر لیں ہمارے جسم میں بھاگنے دوڑنے والی زندگی کا وزن محض 21 گرام ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے ان 21 گراموں میں ہماری خواہشوں کا وزن کتنا ہے' اس میں ہماری نفرتیں' ہمارے ارادے' ہمارے منصوبے' ہماری ہیرا پھیریاں' ہمارے سمجھوتے' ہماری چالاکیاں' ہمارے لالچ' ہماری سازشیں اور ہماری ابد تک زندہ رہنے کی تمنا کتنے گرام ہے' ان 21 گراموں میں ہماری ہوس' ہماری لبرل ازم' ہماری آزاد خیالی اور ہماری بہادری کا کتنا وزن ہے' ان 21 گراموں میں ہمارے حوصلے' ہماری قوت برداشت' ہماری جرآت' ہماری خوشامد' ہماری پھرتیوں' ہماری عقل اور ہماری فہم کا کتنا حصہ ہے' ان 21 گراموں میں ہماری سمارٹ نس' ہماری الرٹ نس' ہم اپنی اگلی نسل کو بادشاہ بنانا چاہتے ہیں' ہم اپنی ساری دولت فورن شفٹ کرنا چاہتے ہیں' ہم نے خوشامد کو آرٹ کی شکل دے دی ہے' ہم روزانہ لاکھوں لوگوں کو بے وقوف بناتے ہیں'

Marfat.com

ہم ایک منٹ میں دس دس مرتبہ ضمیر کا سودا کرتے ہیں' ہم صرف اپنا اقتدار بچانے کیلئے چھ چھ سو جھوٹ بولتے ہیں' ہم داڑھی اور نماز کو خوف کی شکل دے رہے ہیں اور ہم ظالم سے نفرت کرنے والے ہر شخص کو مجرم سمجھتے ہیں' سوال پیدا ہوتا ہے ہماری ان ساری سوچوں' ہمارے ان سارے خیالات اور ہماری ان سازی خواہشوں کا وزن کتنا ہے اور ان 21 گراموں میں ہماری گردن کی اکڑ' ہمارے لہجے کے تکبر اور ہماری نظر کے غرور کا بوجھ کتنا ہے اور ہم ان 21 گراموں کی مدد سے قدرت کا کتنی دیر تک مقابلہ کر سکتے ہیں' ہم ان 21 گراموں کے ذریعے قدرت کے فیصلوں سے کتنی دیر بچ سکتے ہیں' یہ 21 گرام ہمیں کتنی دیر تک وقت کی آنچ سے بچا سکتے ہیں' یہ 21 گرام کب تک ہمارے غرور کی حفاظت کر سکتے ہیں اور یہ 21 گرام ہمارے منصوبوں اور ہماری خواہشوں کی کتنی دیر نگہبانی کر سکتے ہیں۔

میں نے کسی جگہ پڑھا تھا تبت کے لوگ 21 گراموں کی اس زندگی کو موم سمجھتے ہیں لہٰذا یہ لوگ صبح کے وقت موم کے دس بیس مجسمے بناتے ہیں اور یہ مجسمے اپنی دہلیز پر رکھ دیتے ہیں' ان میں سے ہر مجسمہ ان کی کسی نہ کسی خواہش کی نمائندگی کرتا ہے

¾ دن میں جب سورج کی تپش میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ مجسمے پگھلنے لگتے ہیں حتیٰ کہ شام تک ان کی دہلیز پر موم کے چند آنسوؤں کے سوا کچھ نہیں بچتا' یہ لوگ

Marfat.com

ان آنسوؤں کو دیکھتے ہیں اور اپنے آپ سے پوچھتے ہیں "کیا یہ تھیں میری ساری خواہشیں" اور اس کے بعد ان کی آنکھیں نم ہو جاتی ہیں اور یہ کائنات کی اس طاقت کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں جو ہمارے 21 گرام کی اصل مالک ہے' جس کے حکم سے ہماری سانسیں چلتی ہیں اور ہمارے قدم اٹھتے ہیں' میں نے کسی جگہ پڑھا تھا ہمارے بدن میں ایک منٹ میں 87 کروڑ حرکتیں ہوتی ہیں' ہمارے ذہن میں ایک دن میں 68 ہزار خیال آتے ہیں' ہم ایک دن میں دس ہزار منصوبے بناتے ہیں لیکن اگلے دن یہ سارے خیال' یہ سارے منصوبے اور یہ ساری کروٹیں ہمارے ذہن کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتی ہیں' ہمارے یہ سارے خیال' یہ سارے منصوبے اور یہ ساری حرکتیں بھی انہی 21 گراموں کی مرہون منت ہیں لیکن آپ انسان کا کمال دیکھئے ڈیڑھ سو گرام گندم' 8 اونس انگور اور کسی ایک وزیر کی خوشامد اس کے 21 گراموں کو خدا بنا دیتی ہے۔ یہ خدا کے لہجے میں بولنا شروع کر دیتا ہے' یہ اپنی ذات کو دنیا کی بقا قرار دے دیتا ہے' یہ خود کو ناگزیر سمجھنے لگتا ہے' ہم سب کیا ہیں؟ محض 21 گرام' محض ایک سانس' محض ایک ہچکی' محض ایک چھینک' محض ایک جھٹکا' محض ایک بریک' محض دماغ کا ایک شارٹ سرکٹ اور محض دل کے اندر اٹھتی ہوئی ایک لہر اور بس' ہم نے کبھی سوچا 21 گرام کتنے ہوتے ہیں' 21 گرام لوبیے کے 14 دانے ہوتے ہیں' ایک چھوٹا ٹماٹر' پیاز کی ایک پرت' ریت کی چھ چٹکیاں اور پانچ ٹشو پیپر ہوتے ہیں' یہ ہیں ہم اور یہ ہے ہماری اوقات لیکن ہم بھی کیا لوگ ہیں' ہم 21 گرام

Marfat.com

کے انسان خود کو کھربوں ٹن وزنی کائنات کے خدا سمجھتے ہیں' ہم 21 گرام کے انسان خود کو کروڑوں انسانوں کا حکمران سمجھتے ہیں' ہم وقت کو اپنا غلام اور زمانے کو اپنا ملازم سمجھتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں بس ذرا سی تپش کی دیر ہے اور ہمارے اختیار' ہمارے اقتدار کی موم پگھل جائے گی' ہم شام تک موم کا آنسو بن جائیں گے' ہمارے 21 گرام مٹی میں مل جائیں گے' ہم تاریخ کی سلوں تلے دفن ہو جائیں گے اور 21 گرام کا کوئی دوسرا خدا ہماری جگہ لے لے گا اور بس۔ کاش ہم روز موم لیں' اپنی ذات کا مجسمہ بنائیں' یہ مجسمہ اپنے اقتدار کی دہلیز پر رکھیں اور پھر اسے آنسو بنتا دیکھیں اور اس کے بعد سوچیں دنیا میں اگر فرعون جیسے لوگ نہیں رہے تو ہم کتنی دیر رہ لیں گے' دنیا سے اگر محمد علی کلے جیسا شخص رخصت ہو گیا تو ہم یہاں کتنی دیر رہ لیں گے' یہ ہماری 21 گرام کی زندگی سے کتنے دیر وفا کر لیں گے' ہم ان میں کتنی دیر بس لیں گے!!!.....

ہمارے یہ 21 گرام کب تک ہمارا ساتھ دے دیں گے، خدارا اپنے 21 گرام کو آج وقت نکال کر سوچئے گا ضرور)!!!..... از کالم جاوید چودھری

یہ درحقیقت مخلوق کا ہی وزن ہوتا اور مٹی میں مل ملا کر اور وقت گزار کر اچھائی یا برائی کے ضیاع میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے جبکہ علم اور علم الٰہی سے امر اللہ، روح کسی وزن کے محتاج نہیں، علم اور اس کا کوئی وزن نہیں ہوتا۔

Marfat.com

فرمایا: قد افلح من زکھاو قد خاب من دسھا، وہ کامیاب ہوا جس نے علم کی عطا میں اسے پاک کیا جبکہ وہ ناکام ٹھرا جس نے نفس، کو (خواہش کی پیروی میں) خاک کر دیا.

والسلام

☆

جب شر، امت میں آئے گا تو یہ ہو گا کہ قائدین رھنما وغیرہ امامت کے مصلی کے اہل نہیں ہونگے وہ خود بھی اور اپنے پیر کاروں کو بھی حرام پر عمل کی کھلی دعوت دیتے ہوں گے جیسا کہ سیاسی رہنما وغیرہ سود وغیرہ حرام کے قانون بناتے رشوتیں کمیشن کھاتے کھلاتے اور بدیانتی سے خود بھی اور اپنی جماعت کو بھی اس میں شریک کرتے اور انہیں اور خود بھی جہنمی ہوتے ہیں اور ہوں گے۔

علی ھذا القیاس علماہ سوء مفتی وغیرہ دین کی طرف بلانے والے دین کے نام پر حرام کی طرف بلائیں اور اسے دین بتا کر اپنے مقتدیوں اور مریدوں کو جہنمی کریں گے جیسا کہ تصویر جاندار حرام ہے لیکن، اسے اور دوسرے احکام حرام کو حلال کر دیں گے جبکہ کوئی قیامت تک شرعی عذر کے بغیر حرام کو حلال نہیں کر سکتا۔

کوئی خود حرام پر عمل کرنے والا جب قائد ہو جائے گا تو مومن کو چاہیے کہ اس وقت امام یعنی، معلم استاد، مرشد متقی کو لازم پکڑے، رکھے جو قران و سنت کی تعلیم، دیتا اور خود بھی سنت پر عمل کرتا ہو، تا کہ وہ خود بھی اللہ تعالیٰ کی

Marfat.com

طرف بلاتا اور اس عمل سے مقتدی کو بھی اس قابل کرتا ہو، خود بھی جنتیوں اور اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلتا ہو اور اپنے شاگردوں کو بھی اس راہ چلاتا ہو اور اگر کسی کی رسائی قران مجید و سنت کی تعلیم دینے والے امام یعنی استاد مرشد تک نہ ہو سکے تو مزکورہ قائدین سے، جیسے بھی ہو سکے بچ جائے اور کسی اللہ والے نیک صالح صادق کی تلاش میں رہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کی دعا کرتا رہے، کیونکہ علم کے بغیر احکام پر عمل سنت کی تعلیم لیے بغیر سنت کے مطابق نہیں ہو سکتا، پہلے کوئی اسے جہنمی کر دیتا ہے اور پھر امام معلم مرشد کے بغیر یہ خود اپنے آپکو جہنمی کر دیتا ہے۔

قیامت تک اللہ تعالیٰ کے بندے، صادِقین موجود ہی رہیں گے لیکن، وہ وقت قحط الرجال کا وقت ہو گا محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہی کسی کے شامل حال ہو گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

ان بزرگان دین کی صحبت کا اثر اور فیض یہ ہو گا کہ جس سے کسی کا ظاہر باشرح اور باطن باخدا ہو جائے گا۔

☆

توحید اور توحید پر ایمان

دیتا تو سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی ہے یہ توحید ہے لیکن، اولاد ماں باپ سے جبکہ علم، جو کہ معلم مزکی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے ہوتا ہے یہ ایمان ہے۔ کیا توحید پر ایمان کے بغیر بھی توحید کہیں اسلام میں ہوتی ہے، پہلوں اور آخرین پر

Marfat.com

اس لیے توحید پر ایمان لانا ضروری ہے جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان ہوتا ہے۔

اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین، ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے سچے معلمین صادقین کے ساتھ سے، اللہ تعالیٰ کی معرفت، علم حاصل کرو!

والسلام

☆

دین میں دو چیزیں

دین میں دو چیزیں ہیں، ایک راہ، مسلک جو کہ سنت ہے جو کہ احکام اللہ پر عمل کی تعلیم قیامت تک ہے۔ دوسری چیز جو کہ منزل، اللہ تعالیٰ ہے۔

فرمایا، یدخلون فی دین اللہ، کہ وہ تمھیں دین میں داخل فرماتا ہے اور یہ کہیں نہیں کہ وہ صرف تمھیں مسلک، راہ ہی دیتا ہے جو سنت ہے اور منزل کوئی نہیں دیتا جو کہ منزل اللہ تعالیٰ خود ہے۔

فرمایا۔ تمھارے لیے، اللہ تعالیٰ نے دین اسلام پسند فرمایا ہے، جس میں راہ، مسلک جو کہ سنت ہے یعنی، قرانی. احکام کی تعلیم جبکہ پھر منزل خود اللہ تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

دین میں راہ، مسلک اور مسلک، سنت پر چلتے ہوئے زندگی گزارنا، یعنی سنت، راہ پر چلتے ہوئے منزل، اللہ تعالیٰ میں اترنا یہ دین ہے، جو اللہ تعالیٰ مومن کو دیتا ہے نہ کہ اکیلا مسلک اور نہ ہی اکیلی توحید یعنی منزل، اللہ تعالیٰ .

والسلام

☆

بسم اللہ الرحمان الرحیم !

نیا کام یعنی، دین میں بدعت کیا ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم کرتی ہے.:

1۔جو کام قران کے احکام کے خلاف میں کیے جائیں جیسا کہ نماز روزہ وغیرہ.

:2 حرام امور کو حلال کر دیا جائے جیسا کہ تعظیمی سجدہ، جاندار کی تصویر وغیرہ .

:3 سنت کی تعلیم کے خلاف اور انکار میں دین بتایا جائے، جیسا کہ مسلمان کو کافر مشرک بدعتی منافق وغیرہ کہنا .

قران وسنت کے علاوہ فرقوں کو دین اسلام ماننا اور قرانی حکم ہوتے ہوئے تاویلیں کرنا، جیسا کہ اپنے بڑوں کے ناموں کی نسبت سے دین، اسلام بتانا اور اسے کہہ کر اسلام، دین مراد لینا وغیرہ قران مجید فرماتا ہے کہ، ان الدین عند اللہ الاسلام، اس لیے تاویل کی کیا ضرورت، دین اسلام کہنا جو کہ الہی اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے وہ کہیں اچھا ہے۔

Marfat.com

:4 قران وسنت کی تعلیم دینا چھوڑ کر، جو کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی راہ ہے اس کے بر خلاف لوگوں کے عملوں پر فتوے لگانا اور لینا اور اسے دین جاننا .

:5 آمنت باللہ الی آخرھا میں کسی ایک چیز پر ایمان سے بھی انکار کرنا.

:6 اللہ تعالیٰ کی توحید پر ایمان نہ لانا جو کہ تمام اول آخر کے لیے ضروری ہے جو کہ مسلمان، مشرک کافر میں فرق اصلی ہے جو کہ وہ آخری نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر ایمان لانا ہے۔

:7 دنیاوی امور جو کہ حکم حلال میں بجالانا ضروری ہے جبکہ ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کرنا.

8: اعمال میں کمی کوتاہی، کفر شرک وغیرہ میں آخری لمحے تک اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق کو معافی دینا، پر ایمان لانا اور صرف وہ گناہ کا معاف نہ ہونا جس کی کوئی معافی نہیں مانگتا۔

:9 سنت کی تعلیم کے بجائے اس کے بر خلاف قرانی احکام کی تشریح، بیان کرنا جیسا کہ سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں ایک شرک معاف نہیں ہوتا جو کہ ظاہری معنی ہے جبکہ معافی مانگنے پر وہ بھی معاف ہو جاتا ہے۔

یہ باتیں ہیں جو دینی، تعلیم ہے کوئی نئی بات دین میں داخل نہیں کرتا تو یہ مسلمان ہوتا ہے جبکہ اس کے بر خلاف بے دین دشمنان اسلام وغیرہ ہوتے ہیں یا نا سمجھ مسلمان اور علماء سوء وغیرہ ہیں جن کی آج تعلیم کی جانا ضروری ہے جو

Marfat.com

تمام مسلمانوں کا فریضہ ہے جو اور یہ دنیاوی عمل تک ہوتا ہے، اس کے بعد یہ کام کہ کون اللہ تعالیٰ کے پاس کیا ہوا، یہ احکم الحاکمین کا، فیصلہ ہو گا.

والسلام

☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکمی اور تعلیمی عمل میں فرق :

حکمی عمل وقت میں ہوتا ہے جیسا کہ نماز روزہ کی وقت میں ادائیگی جبکہ تعلیمی عمل، عمل سے پہلے یا پھر بعد میں کیا جاتا ہے جو کہ وقتی حکمی عمل کی ادائیگی، جو تعلیم میں کرنا ہوتی ہے۔

کوئی حکمی عمل سے پہلے تعلیمی عمل نہیں بجالاتا تو حکمی عمل میں یہ نقص ہوتا ہے جو دوران نماز وغیرہ میں تعلیم، ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے حکمی عمل میں اس وقت تک قضا ہوتی اور رضارہ جاتی ہے جب تک کوئی تعلیمی عمل سے ادائیگی کی قوت، علم نہیں پا اور حاصل کر لیتا۔

یہ معلم، استاد کا عطا ہونا، الہی عطا ہوتی ہے جس سے کوئی تعلیمی عمل میں ادائیگی کے قابل کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وقتی عارضی زندگی ہوتی ہے جس میں کوئی وقتی حکمی عمل پاتا ہے۔

Marfat.com

علم کی تحصیل میں معلم استاد یعنی مرشد کی صحبت کی تعلیمی گھڑی کا لمحہ نکل جائے تو اس کی قضا نہیں ہوتی کہ قضا، حکمی عمل کی ہوتی ہے جو کہ استاد مرشد سے تعلیمی عمل میں ادائیگی، علم کا حصول ہے، جو نہ ہونے سے حکمی وقتِ ادا، عمل پھر قضا ہوتا ہے۔

والسلام

☆

علمی باتیں

یہ جو آپ پوچھنا چاہتے ہو یہ در حقیقت، علمی باتیں ہیں، یہ علم کے حصول سے ملتی ہیں، یہ کسی کے گھر کے مسائل کی طرح بات ہوتی ہے، نہ کہ کسی کو اس کے گھر کے پتے کی رہنمائی کرنا، باقی اس پوسٹ میں قرانی آیت میں شک کوئی نہیں، جبکہ علمی باتیں، وہ قران وحدیث کی تفسیر اور تشریح ہوتی ہیں، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اور علم کے وارثین سے مستند ہیں، جو کہ آج کل کی نئی نئی باتیں، نہیں ہوتیں جو کہ آج کل ہر فرقہ عام کر رہا ہے۔ یہ مستند لوگ وہ ہیں جو اسماء الرجال کی تحقیق کی طرح بسلسلہ، غیر منقطع مرفوع رابطہ، جن کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک ہوتا اور پہنچتا ہے، جو کہ قیامت تک کے لیے جاری ہوا ہے اور جن سے علم کا حصول اور کوئی پوسٹ وغیرہ میں بات مستند، قران وسنت ہوتی ہے جبکہ ایرے

Marfat.com

غیرے، نتھو خیرے کی بات اور عمل کمل اس کا اپنا ہوتا ہے۔ اسے ھدایت، دین نہیں کہا جاتا .

فرمایا: علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین المھدیین .

میری اور میرے وارثین کی سنت تم پر قیامت تک لازم ہے جو کہ ان سے قران و سنت کی تعلیم ہے۔

حکم ظاہر میں حدیث مرفوع جبکہ علم کے حصول اور حدیث مرفوع کی سمجھ اور عمل میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین، قران وسنت پر عمل کی تعلیم دینے والوں، کا کہا اور علم اونچا پہنچا ہوتا ہے۔

والسلام

دین اسلام کی طرف حکمت ودانائی اور قول بول نرمی سے بلاؤ .

فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ اخلاق پر فائز ہیں اور فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کو دعوت حق دیں تو نرمی کا قول ہو جو کہ نہ گرمی کا. کا شرارتی یا اس طرح کی، دیکھو بھائی!

کوئی قرانی ھدایت واقعہ ہے، جسے شئیر کیا جائے، اس طرح دوسروں کی اصلاح کی نیکی کے ہم قابل نہیں رہیں گے.

وہ بات کیوں کہتے ہو، جو خود نہیں کرتے .

والسلام

Marfat.com

دین، اسلام حقیقت کی کلاس ہے، یہ ابتدائی الف ب کی کلاس نہیں، جسے یہ پڑھنی اور یہ نہ آتی ہو وہ یہ خود پڑھ لے جبکہ وہ ابھی استاد کے فرائض نہ سنبھالے.:

دوائی وغیرہ میں بھی تو وہی اللہ تعالیٰ ہے جو مشکل کشائی کرتا، اثر رکھتا اور آرام دیتا ہے۔

یہ در حقیقت الحمدللہ رب العالمین آیت پر ایمان ہے کہ سب تعریفوں، مدد مشکل کشائی یہ سب کو عطائیں اسی کی ہی جانب سے ہیں، شکریہ اس لیے مخلوق کا بھی، اللہ تعالیٰ کا ہی ہوتا ہے۔

کیوں اپنی صلاحیتوں اور قیمتی وقت کو بے جا غیر اسلامی تعلیمات کو نیکی بنا دکھا کر اونچے عملی شہسوار اور موحد زبانی بننے میں لگتے ہو.

مسلمان ایک اللہ تعالیٰ کو خالق مان کر باقی سب کو مخلوق مانتا جانتا ہے، جس سے حقیقی شرک ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے، باقی رہا یہ ریا طمع لالچ وغیرہ جسے باطنی شرک کہا گیا ہے، تو اس کا علاج ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی صحبت میں علم الٰہی کا حصول ہے جو کہ دل کو ہر عملی کفر شرک وغیرہ سے پاک کرتا ہے، جبکہ مسلمان عمل کا علم جو کہ حکمی کتابی ہے، وہ تو پہلے جانتا ہوتا ہے جو کہ اس کے عمل کرنے کا ثبوت ہوتا ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

کسی کے جال بال سے بچنا

یہ پہچان اگر کسی کو ہوتی تو وہ کبھی نہ پھنستا اور اپنی جان گنواتا .

زندگی اور روح کی حقیقت پانے کا ایک ہی طریقہ اور رستہ بستہ جو کہ اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے نائبین کی صحبت اور نسبت ہے جو قران وسنت کی تعلیم میں ایک عمل کا اور دوسرا اخلاص اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا علم الہی سکھاتے اور عطا کرتے ہیں۔

والسلام

☆

فرق

پکا منافق جو ظاہری کلمہ پڑھتا اور حقیقت میں وہ کافر مشرک ہی ہوتا ہے جو کہ وحی کی ابتدا اور تکمیل تک رہے جن کا نزول وحی میں پتہ بتایا گیا تھا لیکن اب، دین میں داخل اور کلمہ پڑھ لینے والا، علامت نفاق میں ہو تو ہو سکتا ہے، لیکن، وہ کافر مشرک، منافق نہیں ہوتا، اگر وہ علامات منافقت، وہ علمی ثبوت سے اپنے باطن سے دور نہیں کرتا تو حقیقی کفر شرک میں گرنے کا ہر لحہ احتمال رہتا ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

علمی ثبوت کا حصول وصول

وعدہ کرے تو وعدہ پورا کرے جو کہ علمی ثبوت میں، اللہ تعالیٰ کے احکام ماننا، اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین کی راہ پر چلنا ہے، جو کہ ان سے اجازت، عمل کی سمجھ اور علم کی خلاوفت ہے۔

امانت کو ادا کرے جو کہ علمی ثبوت میں اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تعلیم، سنت میں، علم الٰہی کی امانت کو آگے اجازت اور خلافت میں ادا کرنا اور ویسے ہی پہنچانا جیسے بڑوں سے حاصل کیا ہوتا ہے۔

جب بولے تو علمی ثبوت میں سچ بولے جو کہ قران وسنت کی تعلیم کے حصول میں ہو، ورنہ حاصل کرے اور پھر بولے .

☆

بھائی کے نام

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے جاندار کی تصویر حرام فرمائی ہے کہ مخلوق اُس بے حیائی سے بچ سکے جو کہ زندہ کی زندہ کو دیکھ کر کشش، حرام ہوتی ہے۔

بہتر ہے آپ اس کا عاجز کو جواب دیں جو یہ آپ نے ایک جانداروں کی تصویریں بھیجی ہیں اور دوسرا یہ کہ وہ گناہ سے بچنے کا گیت الاپ رہے ہیں اور

Marfat.com

خود شیطانی آلات سے مزین اور حسن کا سراپا بن کر باطنی گناہ اور بے دینی کی دعوت دے رہے ہیں اور آپ جیسے لوگ اسے دین کے طور مانتے اور آگے اس کی تبلیغ کرتے ہوں، جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جو ہم سے سچی محبت ہے اس کا جواب ان کے کیے حرام کو اپنا کر دیا جارہا ہو. یہ محبت، محبوب کا جواب نہیں، آپ کو یہ ہر گز نہیں کرنا چاہیے۔

دین ہمیشہ سنت، آواز میں پھیلتا، پھیلایا جاتا ہے، نہ کہ مولانا صاحب کا حرام کا خود ارتکاب کر کے. یہی وہ قولِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ ایسے قائدین جو حرام کے ارتکاب کی دعوت دیتے ہوں گے وہ لوگوں کو جہنم میں دھکیلتے ہوں گے . اتقوا اللہ!

والسلام

☆

بھائی محترم !

غیر شرعی حکمی پیغام، پوسٹ سے مراد یہ ہے کہ احکام اللہ میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم ہوتا ہے۔ جیسا کہ حکم ہے لا تشرک باللہ، پھر کوئی کسی کے عمل، عبادت کو، اپنی تفسیر اور تشریح سے عبادت بتاتا ہے تو یہ غیر شرعی حکمی پیغام، بے دینی ہوتی ہے جبکہ کوئی جان بوجھ کر آیت یا حدیث کی تشریح خود کرتا ہے اور کسی کی عبادت کو عبادت یا غیر عبادت کہتا ہے تو یہ بیان، تعلیم کا حق سچ جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم. حکم

Marfat.com

کی تعلیم، بیان میں عبادت بتاتے اور کرتے ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بعد یہ، احکام اللہ تعالیٰ میں ایک اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا، اہل بیت اور صحابہ کرام، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو اور پھر قیامت تک ان کے شاگردوں کو تعلیم در تعلیم یہ حق سچ منتقل ہوتا ہے۔ یہ احکام اللہ کی تعلیم ہے جو قران مجید کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے نائبین خلفاء ہیں جبکہ سنت کی تشریح نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زندگیاں ہیں. جن میں اختلاف رحمت ہے کہ وہ بہترین زمانہ ہے۔ ان میں سے کسی کی تفسیر اور حدیث پاک کی تشریح مان لو، پس ھدایت پا جاؤ گے .

فرمایا، لا تشرک باللہ، کہ اللہ تعالیٰ سے شرک نہ کرنا، اب کوئی کسی کے عمل عبادت کو دیکھ کر شرک کفر یا توحید خود کہتا پھرتا ہے تو وہ، بے شک ظاہری اگر درست ہی کہہ بیٹھے لیکن، یہ جہالت کے بول قول ہونگے کہ حقیقت دین تو تعلیم، علم میں احکام اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کا کرنا ہے، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک قسم اللہ تعالیٰ کی، مجھے اب اپنی امت پر شرک کا خوف نہیں رہا. کوئی اس حدیث کی تشریح خود بتانا شروع کرے اور دوسری آیات، احکام اللہ اور احادیث، احکام النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے بیان، تشریح کو ثابت کرے تو یہی جہالت اور یہی کسی کے عمل عبادت کو خود متعین کرنا ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

کے حکم ظاہر، نماز روزہ توحید شرک وغیرہ کو بغیر انکی اور ان کے نائبین کی تفسیر اور تشریح کے کسی کے عمل عبادت کا تعین خود کرتا اور اسے خود ہی آیات قرانی اور احادیث مبارکہ سے ثابت کرتا اور بتاتا ہے آیات قرانی اور احادیث بھی پیش کرتا ہے جبکہ تشریح بھی خود ہی کرتا ہے، آیات بھی بغیر تفسیر اور احادیث بھی بغیر تشریح جو کہ نائبین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہوتی ہیں. حال سے کوئی بدحال ایسا ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم پر اپنی سمجھ میں قرانی آیات بتاتا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی احادیث لاتا اور ان پر اپنا علم بتاتا ہے اور کسی کے عمل، عبادت میں اپنی سمجھ کا شرک ہی ثابت کرنے پر تلا ہوتا ہے، حالانکہ بات محض اتنی سی ہوتی ہے کہ نہیں جانتا کہ آیت کی تفسیر اور حدیث کی تشریح وہ، الاولون السابقون کی کیا بیان ہوئی ہے یا زیادہ کرتا ہے تو اصل علم کے وارثوں کو چھوڑ کر اپنے جیسے اپنے بڑوں کو استاد بنا کر پھر اپنے استادوں سے بیان کر دیتا ہے۔

فرمایا کہ امت مرحومہ پر شرک کا ڈر نہیں کہ وہ اب مخلوق کی عبادت کرے جبکہ، کافر مشرک کے لیے. کل میری کوئی شفاعت وغیرہ نہیں. جبکہ وہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی امت ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

ایک درخواست

مسلمانوں کو نیکی کی تعلیم دے کر اچھے مسلمان بناؤ، کفر شرک کے عقیدے، تعلیم، علم سے ختم ہوتے ہیں نہ کہ نام لیوا مسلمان کو کافر مشرک کر کے اور کافر مشرک کو نام لیوا مسلمانوں منافقوں کو قتل اور کافر بتا کر اور دین اسلام پر ایمان لانے سے بھگا اور دور کر کے۔

مہربانی فرما کر کافر کے گھر مسلمان ہو جانے والے کو بھی کافر مشرک کہہ کر اپنی جان پر ظلم نہ کریں. مان لو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تعلیم کا بھی اثر اور فیض ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو ھدایت دیتا ہے۔

تاریخ پر ایمان لا کر، ایسا نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی تعلیم ھدایت اور فیض پر ایمان کو ہی بھول جاؤ۔

مہربانی فرما کر لوگوں کے عمل کو دین نہ بتاتے پھرو، دین کی باتیں جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں اور تعلیم ہیں، جس سے ہر ایک کافر مشرک مسلمان کو فائدہ ہوتا ہے، جو کہ ھدایت اور دین بھی ہے، وہ کریں، جبکہ زندوں کو مارنا اور مردوں کو اکھاڑنا، مہربانی فرما کر یہ کام، دین نہ بنائیں اور نہ کریں۔

والسلام

☆

Marfat.com

اونچی جہالت یا ناسمجھی

دین سے یہ ناسمجھی ہے جو کوئی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کا جہالت میں مقابلہ کرتا اور کرواتا ہے جبکہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اور اولیاء اللہ دونوں کے پاس علم الٰہی ہی مشترک، فضیلت ہوتی ہے۔

دھول، تھوک جوتی وغیرہ یہ مخلوق کی چیزیں ہیں، ان مخلوقی چیزوں کا ذکر کر کے مقابلہ اللہ تعالیٰ کی عطاء، علم سے کرنا کروانا اور کہنا کہ وہ یعنی اولیا اللہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی دھول وغیرہ کے برابر بھی نہیں، یہ کیسا مقابلہ ہے جبکہ حقیقت تو اللہ تعالیٰ کے علم کی عطا ہی دونوں کو ہے، دونوں میں اور پھر مقابلہ اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے کسی کی دھول تھوک مخلوقی کا ذکر کرنا لیکن، کوئی بیچارہ کیا کرے جہالت کے سر و پیر ہی ایسے ہوتے ہیں کہ خالق اور مخلوقی کی چیز میں فرق مطلق نہیں جانتا، بس اپنی عیبی نظر سے عیب ہی عیب دیکھتا اور اپنے بڑوں پر تھونپتا ہے، العیاذ باللہ منھا. یہی جہالت اس کا سرمایہ، کمایہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ھدایت دے!

والسلام

☆

Marfat.com

محترم!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بات ہی ٹھیک ہے کہ آپکی امت مرحومہ جس نے آپ پر ایمان لایا ہے اس کے بارے اب شرک کا ڈر نہیں جبکہ آپ کی وہ امت جو ابھی کافر مشرک ہے اور جس نے کلمہ نہیں پڑھا، اور کوئی اپنے کافر مشرک ہونے پر ہی مر جاتا ہے تو فرمایا، وہ میری شفاعت کو نہ پائے گا۔

کوئی، اس کے باوجود مسلمان میں شرک دیکھتا ہے تو یہ اس کا اپنا عمل ہے وہ جانے، اسے دین تو نہیں کہا جا سکتا اور اگر کسی میں جھپا ریا وغیرہ ہے بھی تو اسے چھپا شرک کہا گیا ہے تو یہ عملی ہوتا ہے نہ کہ اعتقادی۔

ایسی باتوں میں نہ پڑو جس کی تطبیق دوسری آیتوں اور حدیثوں سے نہ کر سکو، پھر اپنے اٹکل بچو کے گھوڑے دوڑانے پڑتے ہوں.

والسلام

☆

انتقال کر جانے والوں کی طرف ایک دھیان اور ایک ان سے مدد مانگنا:

انتقال کر جانے والوں سے مدد مانگنا تب جائز ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ ان سے کسی کو ملاقات دیتا اور آپس میں انکی ملاقات سے ایک دوسرے کی مدد اور تعاون سے نفع دینا چاہتا ہو جو کہ مخلوق کا مخلوق سے تعلق اور رشتہ ہوتا ہے جس میں کوئی کمی رہ جاتی ہو یا کوئی ان سے خوشخبری دینا مقصود ہو، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

Marfat.com

علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے امتیوں سے اور اولیاء کرام رحمت اللہ علیہم کی اپنے نائبین اور متوسلین سے اور شہداء رحم اللہ علیہم کی اپنے اقرباء وغیرہ سے انتقال کے بعد ملاقات جو کہ ویسے جیسے اللہ تعالیٰ کی چاہت ہوتی ہے ویسے اللہ تعالیٰ یہ ملاقاتیں دیتا ہے کہیں یہ بیداری میں کہیں خواب میں کہیں اس زندگی اور کہیں مرنے کے بعد میں ہوتی رہتی ہیں، جبکہ دھیان میں جس طرح زندہ ماں باپ وغیرہ یا انتقال کر جانے کے بعد بھی، وہ ہوتے ہیں اور کوئی دعا میں دھیان، انکی بخشش کے لیے کرتا ہے تو یہ دعا کرنا عبادت ہوتی ہے، اسی طرح دھیان اللہ تعالیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اپنے اساتذہ، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ اور سو لوگوں کے قاتل کا اللہ تعالیٰ کے بندوں کی طرف یہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں دھیان اس رشتہ تعلق کا دھیان ہوتا ہے جو حکم ماں باپ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے، اللہ تعالیٰ کے حکم میں اللہ تعالیٰ سے ہوتا ہے جس میں ظاہری دعا، بلاواماں باپ وغیرہ کا ہوتا ہے اور ان کی قبولیت اور ملاقات اللہ تعالیٰ سے چاہی ہوتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر رشتے اور تعلق میں جو چیز رکھتا اور دیتا ہے، وہ وہیں سے ملتی ہے جیسا کہ بیوی سے وہی، ماں سے وہی اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے وہی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وغیرہ سے وہی جو اللہ تعالیٰ نے ان میں جو رشتہ اور تعلق رکھا ہوتا اور کسی کو دینا ہوتا ہے جو کہ عارضی زندگی میں وہی اور ابدی زندگی میں وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے عارضی اور ابدی کا بتایا ہوتا ہے۔

Marfat.com

اسلامی رہنمائی کے طالب کی بات بڑی ہے۔

والسلام

☆

بھائی کے نام.:

جیسافتوی آپ چاہتے ہیں ویسا ہی کسی مکتبہ فکر سے آپ لے لیں، ہمارے پاس تو وہی بات ہے جو ہم جانتے اور رکھتے ہیں اور یہ کسی کے پوچھنے یا مانگنے پر نہیں ہوتی، یہ اس کی ضرورت. اور وقت پر بتائی اور دی جاتی ہے۔

والسلام

☆

حکم کا بیان حکم کی تفسیر ہوتا ہے جس کے مطابق آیت قرانی بیان، دینی ہوتا ہے۔

ایک دنیاوی عارضی زندگی اور دوسرا قبر میں عارضی اٹھایا جانا اور تیسری اللہ تعالیٰ کے بندوں، نبیوں اور شہیدوں کو ابدی زندگی جبکہ چوتھی کافروں مشرکوں اور انکو، جو شیطان اور وہ ہیں جو مسلمانوں کو کافر مشرک کرتے اور کافروں مشرکوں کو ان کے کفر پر قائم رکھتے ہیں۔ وہ بھی خالدین فیھا، کی زندگی ہے جو محض عذاب کی بھرمار، والی ہے۔ اس کے علاوہ کیا کیا زندگیاں اور کیا اموات کی حقیقتیں ہیں یہ

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور اس کا معلم، ہمارا استاد محترم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو علم حقیقت رحمت اور محبت ہے۔

والسلام

☆

درست! کسی کے عمل کو دین نہ کہا اور نہ مانا جائے، اس لیے جو کسی کے عمل کی وجہ سے اسے کافر مشرک وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں انہیں یہ بات سمجھنی چاہیے کہ دین آمنت باللہ ایمان کا نام جبکہ کسی کا عمل مخلوق کی ذات کا نام ہے۔ عملی حرام سے کوئی کافر مشرک نہیں ہوتا یہ ایمان کے انکار سے ہوتا ہے۔

والسلام

☆

حقیقت رحمت محبت مشکل کشائی شفا علم تمام صفات الہیہ اللہ تعالیٰ کی ذاتی ہیں، جبکہ تعلیم، تزکیہ حکمت و دانائی رب العالمین میں، یہ عطائیں، ظاہر بندے کے ہاتھ پر ہوتی ہیں. جو کہ انبیاء رسل اور ان کے نائبین ہیں۔ جن میں ہر ایک اپنی جگہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر کوہ طور، مظہر سے بڑھ کر ہے۔ شفا، مشکل کشائی مدد وغیرھا اس کی زاتی ہیں جبکہ وصال ان سے بندے کے ہاتھ ساتھ تعلیم میں معلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین سے ہوتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا کہ المومن والمھیمن الی آخرھا، کہ وہ المومن، امن دینے والا، مالک بادشاہ اپنی جگہ اللہ تعالیٰ ہے جس کا کوئی شریک نہیں، جبکہ دوسری جگہ ارشاد ربانی ہے کہ قد افلح المومنون، ھم فی صلوتھم خاشعون، کہ امن دینے والے یعنی، مومن کامیاب ہوگئے الی آخرھا، یہ مومن اپنی جگہ جو کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اللہ تعالیٰ اپنی جگہ جو اس کا رب مالک اللہ تعالیٰ ہے جس کی تمام صفات کا اظہار ہر مومن اور ہر مخلوق اپنی اپنی جگہ ہوتی ہے جبکہ خلیفہ اعظم اور اول آخر کا معلم مزکی حکمت و دانائی، جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک اور ہر مظہر سے بڑھ کر تبیین الحقیقت، رحمت اور محبت اتم، ہیں۔

مومن، یعنی اللہ تعالیٰ کے بندے اور جن کا آقا و مولیٰ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں، یہ وہ ہستیاں ہیں جن کا ادب خود اللہ تعالیٰ سکھاتا ہے جو کہ یہ ہے کہ یہ در حقیقت میری عطا کے مظہر ہیں ان کے پاس ان کا ذاتی کچھ نہیں لیکن جو، اُن سے کسی کو ملتا ہے وہ، وہی میرا اور میرا پتہ ہوتا ہے۔

میں ذاتی صفات کا مالک ہوں جبکہ وہ ان صفات الہیہ کے مبلغ قاسم مومن، امن دینے والے، مشکل کشا، دل رباو غیرہ میری صفات کے علمبردار ہوتے ہیں .

فرمایا کہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ، کہ میرے بندے کا کرنا در حقیقت، اللہ تعالیٰ کا کرنا ہی ہوتا ہے۔

کسی کو اگر یہ باتیں سمجھ میں نہیں آتیں تو یہ بات ہرگز نہیں ہوتی .

Marfat.com

بات دراصل یہ ہے کہ نہ سمجھنے کی بات جو کہ اس سے بھی بڑی اور بری بات جو، پیچھے ہوتی ہے، جسے وہ ہر جگہ ظاہر نہیں کرنا چاہتا، جسے وہ خود اچھا نہیں جانتا اور چھپاتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بغض اور نبیوں کو وہ مردہ جانتا مانتا ہے جو درحقیقت دنیا میں اللہ تعالیٰ کی صفات اور الحی القیوم، کے مظہر ہوتے ہیں۔

والسلام

☆

کوئی زندگی میں مخلوق کو اللہ تعالیٰ سمجھ کر اس کے پاس جاتا ہے، تو یہ زندگی میں بھی شرک ہی ہوتا ہے اور کوئی زندگی کے بعد بھی کسی کو اللہ تعالیٰ مانتا ہے تو یہ بھی شرک ہی ہوتا ہے اور کسی نبی رسول ولی اللہ کو زندگی یا عارضی زندگی کے بعد بھی وہی مانتا ہے جو وہ ہوتے ہیں تو یہ توحید اور توحید پر ہی ایمان ہوتا ہے لیکن، کوئی توحید میں فرق نہ کرے توحید کو کفر شرک میں، جگہ محض بدلنے اور اس عالم سے دوسرے عالم میں چلے جانے کی وجہ سے بدل دے تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔

والسلام

☆

ایک اللہ تعالیٰ کے بندے (نور محمد کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ) کی آواز:۔

ہم نفس کی حقیقت بیان کرتے ہیں، واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے راستے کے طالب اور سالکوں کو ہر دو عالم آفاق اور انفس میں اپنی آیات اور نشانات دکھاتا ہے حتیٰ

Marfat.com

کہ ان پر حق ثابت ہو جاتا ہے قولہ تعالیٰ، وکذالک سنریھم ایتنافی الافاق وفی انفسھم حتی یتبین لھم انہ الحق، ترجمہ، اور اسی طرح ہم دکھاتے جاتے ہیں انہیں یعنی، اپنے طالبوں کو عالم آفاق اور عالم انفس میں اپنی آیات اور نشانات یہاں تک کہ ان پر حق ثابت اور ظاہر ہو جائے.

مزکورہ آیات میں ہر دو عالم آفاق اور عالم انفس کا ذکر آیا ہے اور ساری کائنات ان دو عوالم پر مشتمل ہے عالم آفاق کو عالم خلق، عالم ظاہر، عالم شہادت، عالم مادی، عالم کسیف، عالم صورت اور عالم مجاز بھی کہتے ہیں اور یہ وہ عالم ہے جو انسان کو ظاہری پانچ حواس کے ذریعے معلوم اور محسوس ہوتا ہے، دوسرے عالم انفس کو عالم بالا، عالم باطن، عالم غیب، عالم لطیف، عالم معنی اور عالم حقیقی بھی کہتے ہیں اور یہ عالم باطنی اور غیبی حواس سے محسوس اور معلوم ہوتا ہے اور ظاہری حواس سے یہ عالم اوجھل، مخفی اور پوشیدہ ہے عالم انفس اصل ہے اور عالم آفاق اس کا فرع، ظل اور عکس ہے ہر دو عالم میں ایک ہی طرح کی زمین، آسمان، سورج، چاند، اور ستارے، اور باقی تمام اشیاء اور ہر دو طرح کی کسیف مادی اور لطیف روحانی مخلوق آباد ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ اکثر عالم غیب کی اصلی حقیقت لطیف جہان اور اس کی مخلوق سے بحث فرماتا ہے کیوں کہ اصل دین کا معاملہ عالم غیب سے متعلق ہے جیسا کہ اللہ فرماتے ہیں الم ذٰلک الکتب لاریب فیہ، ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب، ترجمہ، اللہ فرماتے ہیں یہ قرآن وہ کتاب ہے جس کے حق ہونے میں کوئی شک نہیں ہے اور یہ ہدایت ہے ان پرہیز گار متقی لوگوں

Marfat.com

کے لئے جو عالم غیب پر ایمان لاتے ہیں عام طور پر یؤمنون بالغیب سے بغیر دیکھے ایمان لانا مراد کیا جاتا ہے، لیکن ایسے نہیں ہے حضرت فقیر نور محمد کلاچوی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کا مطلب بغیر دیکھے ایمان لانا مراد کسی طرح بھی درست نہیں ہو سکتا کیوں کہ ایمان دیکھنے سے صحیح، مضبوط اور درست ہوتا ہے جیسا کہ یقین کے تین درجے ہیں اول علم الیقین، دوم عین الیقین، سوم حق الیقین جس سے شناخت دید اور دریافت مراد ہے۔

جس طرح ہر معاملے اور واقعہ کی نسبت کسی شخص کی گواہی اور شہادت تب صحیح ہوتی ہے جب کہ وہ معاملے اور واقعہ کو دیکھے ہوئے ہوتا ہے ورنہ، بغیر دیکھے گواہ جھوٹا ثابت ہوتا ہے اسی طرح اللہ کی توحید اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت میں وہی صاحب عین الیقین والے سالک اور روشن ضمیر عارف لوگ ہی سچے ہو سکتے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے غیبی واقعات اور باطنی معاملات کو جن کا ذکر قرآنِ کریم میں آیا ہے اپنی باطنی آنکھوں سے دیکھا ہے یعنی، ان کا کلمہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ صحیح اور درست ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کے یقین اور ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے انہیں ملکوت السموات والارض دکھائے جیسا کہ فرمایا؛ وکذالک نری ابراھیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین، ترجمہ، اور اس طرح ہم دکھاتے رہے ابراھیم علیہ السلام کو اپنے آسمانوں اور زمین کے غیبی مملکت تا کہ وہ اہل یقین میں سے ہو جائیں بلکہ حضرت

Marfat.com

ابراھیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے خود اطمئنانِ قلب اور استحکام ایمان کے لئے اس قسم کی استدعا اور التجا کرتے رہے جیسا کہ قرآن فرماتا ہے واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تُحی الموتیٰ قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی، ترجمہ، اور جب کہ سوال کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے، عرض کیا کہ اے رب مجھے دکھادے کہ تو مردے کس طرح زندہ کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم کیا تو نہیں مانتا کہ میں مردے زندہ کرلیتا ہوں تب ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ بے شک میں مانتا تو ہوں لیکن، میں دیکھنا چاہتا ہوں تا کہ مجھے اطمئنان قلب ہو جائے۔

تب اللہ تعالیٰ نے مردے زندہ کرنے کا معاملہ ابراہیم علیہ السلام کو دکھا دیا اور اگر بغیر دیکھے ایمان لانے کی کوئی وقعت اور حقیقت ہوتی تو اللہ تعالیٰ کیوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ملکوت السموت والارض دکھا کر ان کا یقین بڑھاتے اور خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کیوں مردہ جلا کر دیکھنے کی استدعا کرتے سو یقین اور ایمان دیکھنے پر موقوف ہے اور بغیر دیکھے کلمہ شہادت پڑھنے والوں کا کلمہ رسمی رواجی ہے اور ہرگز حق الیقین کے معاملے میں درست نہیں ہے یہ کلمہ تو منافقین کا کلمہ بھی رہا ہے جیسا کہ قولہ تعالیٰ ہے، اذا جاءک المنٰفقون قالوا نشھد انک لرسول اللہ۔ سو ایمان کا سارا معاملہ غیب میں ہے جیسے کہ ایمان کی شرائط میں مزکور ہے امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت، ترجمہ، یعنی، اللہ تعالیٰ کی ذات اس کی صفات واسماء اور

Marfat.com

اس کے ملائکہ اور کتب اور اس کے رسول اور یوم آخرت اور سزا و جزا وغیرہ سب غیب کی مخفی چیزیں ہیں اور جب تک مؤمن ان غیبی مخفی چیزوں کو دیکھ نہ پائے اس کا یؤمنون بالغیب ہونا اور کلمہ شہادت، ایمان صحیح اور درست ہر گز نہیں ہوتا جو منافق کور چشم ازل سے اس غیبی حقیقی دنیا سے اندھا ہے اس کا رسمی رواجی تقلیدی ایمان خدا کے نزدیک پر کے برابر بھی قدر اور قیمت نہیں رکھتا بلکہ الٹا منافقین کی طرح ان کا زبانی کلمہ ان پر وبال جان اور زوال کا موجب اور باعث بن جانا ہے قولہ تعالیٰ، ومن کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الآخرۃ اعمیٰ واضل سبیلا۔ جو شخص اس دنیا میں اس غیبی دنیا سے اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہو گا اور گمراہی میں پڑا ہو گا۔

اللہ ہمیں حقیقی مسلمان بنائے، امین!

اتقوا اللہ!!

والسلام

☆

رسمِ نکاح کے بعد ایک ماں کی اپنی لختِ جگر کو دس نصیحتیں"

عوف بن محلم، ایک عرب سردار تھا۔ ریاست کنندہ کے بادشاہ، حارث بن عمرو نے اس کی لڑکی کی بہت تعریف سُنی۔ اس نے ایک دانا اور تجربہ کار عصام نامی عورت کو عوف کی بچی کو دیکھنے کے لیے بھیجا۔ عصام نے واپس آکر اس بچی کا سراپا

Marfat.com

جس انداز سے بیان کیا اور اس کے خصائل و شمائل کا جامع تذکرہ کیا۔ رِشتہ طے ہو گیا، رسمِ نِکاح کے بعد ماں نے اپنی لختِ جِگر کو رُخصت کرتے وقت جو نصیحت کی، اس کا متن آپ کی توجہ کے لیے پیشِ خدمت ہے:

"اے میری پیاری بچّی! اگر وصِیّت کو ترک کر دینا روا ہوتا کہ جس کو وصِیّت کی جا رہی ہے وہ خود عقل مند اور زیرک (دانشمند) ہے تو میں تجھے وصِیّت نہ کرتی لیکن وصِیّت غافل کے لیے یاداشت اور عقل مند کے لیے ایک ضرورت ہے۔ اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے اِس لیے مُستَغنی (جسے کسی چیز کی حاجت نہ ہو) ہو سکتی ہے کہ اس کے والدین بڑے دولت مند ہیں اور وہ اسے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتے ہیں تو تُو سب سے زیادہ اس بات کی مستحق تھی کہ اپنے خاوند سے مُستَغنی ہو جائے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عورتیں مردوں کے لیے پیدا کی گئی ہیں اور مرد عورتوں کے لیے پیدا کیے گئے ہیں۔ اے میری نُورِ نظر! آج تُو اِس فضا کو الوِداع کہہ رہی ہے جس میں تُو پیدا ہوئی۔ آج تُو اِس نشیمن کو پیچھے چھوڑ رہی ہے جس میں تُو نے نشو و نما پائی۔ ایک ایسے آشیانے کی طرف جا رہی ہے جسے تُو نہیں جانتی اور ایک ایسے ساتھی کی طرف کوچ کر رہی ہے جس کو تُو نہیں پہچانتی۔ پس وہ تجھے اپنے نِکاح میں لینے سے تیرا نگہبان اور مالک بن گیا ہے۔ تُو اس کے لیے فرمانبردار کنیز بن جا، وہ تیرا وفادار اور غلام بن جائے گا۔ اے میری لختِ جِگر اپنی ماں سے دس باتیں یاد کر لے، یہ تیرے لیے قیمتی سرمایہ اور مُفید یاداشت ثابت ہوں گی۔"

Marfat.com

دس نصیحتیں:

-1 سنگت قناعت سے دائمی بنے گی اور باہمی میل جول اس کی بات سُننے اور اس کا حکم بجالانے سے پُر مُسرّت ہو گا۔

-2 جہاں جہاں اس کی نِگاہ پڑتی ہے ان جگہوں کا خاص خیال رکھ اور جہاں جہاں اس کی ناک سُونگھ سکتی ہے اس کے بارے میں محتاط رہ تا کہ اس کی نِگاہ تیرے جسم اور لباس کے کسی ایسے حِصّہ پر نہ پڑے جو بد نُما اور غلیظ ہو اور تجھ سے اسے بدبُو نہ آئے بلکہ خُوشبُو سُونگھے۔ اِس بات کا خاص خیال رکھنا۔

-3 سُرمہ حُسن کی افزائش کا بہترین ذریعہ ہے اور پانی گُشُدہ خُوشبُو سے بہت زیادہ پاکیزہ ہے۔

-4 اس کے کھانے کے وقت کا خاص خیال رکھنا اور جب وہ سوئے اس کے آرام میں مخل نہ ہونا، کیونکہ بُھوک کی حرارت شُعلہ بن جایا کرتی ہے اور نیند میں خلل اندازی بُغض کا باعث بن جاتی ہے۔

-5 اس کے گھر اور مال کی حِفاظت کرنا، اس کی ذات کی، اس کے نوکروں کی اور اس کے عیال کی ہر طرح خبر گیری کرنا۔

-6 اس کے راز کو افشا مت کرنا، اس کی نافرمانی مت کرنا، اگر تُو اس کے راز کو فاش کر دے گی تو اس کے غدر سے محفوظ نہیں رہ سکے گی اور اگر تُو اس کے حکم کی نافرمانی کرے گی تو اس کے سینہ میں تیرے بارے میں غیظ و غضب بھر جائے گا۔

Marfat.com

-7جب وہ غمزدہ اور افسُردہ ہو تو خوشی کے اِظہار سے اِجتناب کرنا اور جب وہ شاداں و فرحاں ہو تو اس کے سامنے منہ بسور کر مت بیٹھنا۔ پہلی خصلت آدابِ زوجیت کی ادائیگی میں کوتاہی ہے اور دوسری خصلت دِل کو مکدر کر دینے والی ہے۔

-8 جتنا تم سے ہو سکے اس کی تعظیم بجالانا وہ اسی قدر تمہارا احترام کرے گا۔

-9 جس قدر تم اس کی ہمنوا ہو گی اتنی قدر ہی وہ تمہیں اپنا رفیقِ حیات بنائے رکھے گا۔

-10 اچھی طرح جان لو! تم جس چیز کو پسند کرتی ہو اسے نہیں پا سکتی جب تک تم اس کی رضا کو اپنی رضا پر اور اس کی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دو خواہ وہ بات تمہیں پسند ہو یا ناپسند۔

اے بیٹی! اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے۔

چنانچہ وہ بچی رُخصت ہو کر اپنے شوہر کے پاس آئی۔ اپنی ماں کی ان زریں نصائح کو اس نے اپنا حرزِ جاں بنائے رکھا اور اس نے عزت و آرام کی قابلِ رشک زندگی گُزاری۔ بادشاہ اس کی بڑی قدر کیا کرتا تھا اور اس کی نسل سے یمن کے سات بادشاہ تولد ہوئے۔

☆

Marfat.com

بیمار دلوں کی تقریبا25 اَقسام قرآن مجید میں ذکر کی گئی ھیں ان میں سے چند کو یہاں ذکر کیا گیا ہے، پس غور کیجئے کہ کہیں ھمارے دل میں ان میں سے کوئی بیماری تو نہیں

1۔ القلب المریض: یہ بیمار دل وہ ہے جس میں شک، نفاق، نافرمانی اور خواھش پرستی اپنی خوب جگہ بنا چکی ھیں.

فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ { سورۃ الاحزاب، الآیۃ32

2۔ القلب الاعمی: یہ اندھا دل وہ ہے جو نہ تو غور کرتا ہے بلکہ سرے سے حق کو جاننا ھی نہیں چاھتا ہے۔ }وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ{ سورۃ الحج، الآیۃ46

3۔ القلب اللاھی: یہ غافل دل وہ ہے جو قرآن حکیم سے بھی غافل ہے اور دنیا کی رنگینیوں میں ایسا مست ہو چکا ہے کہ اب دنیا کی حقیقت سمجھنے سے عاری ہو چکا ہے } .لاهِيَةً قُلُوبُهُمْ { سورۃ الانبیاء، الآیۃ3

4 القلب الآثم: یہ گنہگار دل وہ ہے جو حق کی بات اور گواھی دینے کیلئے تیار ھی نھیں }. وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ{ سورۃ البقرۃ، الآیۃ283

5۔ القلب المتکبر: یہ متکبر دل وہ ہے جو اللہ کی توحید اور اطاعت سے منہ پھیرے ہوئے ہے اور ظلم وزیادتی میں حد سے بڑھا ہوا ہے }. قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ {سورۃ غافر، الآیۃ35

6۔ القلب الغلیظ: یہ ایسا پتھر دل ہے جس سے محبت اور رحمت چھین لی گئی ہے وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ{ سورۃ آل عمران، الآیۃ159

Marfat.com

7القلب المختوم: یہ ایسا مُہر بند دل ہے جس نے نہ ھي ھدایت سني اور نہ ھي اس کو پہچاننے کي کوشش کي }. وَخَتَمَ عَلَى سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ{ سورۃ الجاثیۃ، الآیۃ23

8القلب القاسي: یہ ایسا سخت دل ہے جو ایمان کیلئے نرم ھي نہیں ہوتا اور اس پر کسي بھي زجر و توبیخ کا کوئی اثر ھي نہیں اور اللہ کے ذکر سے بھي اجتناب کئے ہوئے ہے }. وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً{ سورۃ المائدۃ، الآیۃ13

9القلب الغافل: یہ اللہ کے ذکر سے بھي غافل ہے اور اس پر اپنی خواھشات کي پیروی کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ یہ اپنے رب کي اطاعت سے بھی غافل ہو گیا۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا سورۃ الکھف، الآیۃ28

القلب الأغلف: اس دل پر ایسا پردہ آچکا ہے کہ اب نہ تو یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی بات کے قدر کو جانتا ہے بلکہ اس کو سمجھنے سے ھی قاصر ہو چکا ہے

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ سورۃ البقرۃ، الآیۃ88

10۔القلب الزائغ: یہ ایسا کجی والا اور ٹیڑھا دل ہے کہ یہ حق کے بالکل مخالف راستے کي طرف ہی نکل گیا ہے فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ سورۃ آل عمران، الآیۃ7

11 القلب المریب: یہ ایسا مضطرب دل ہے کہ یہ ھمیشہ حق کے معاملے میں حیرانگی اور شک کا ھي اظہار کرتا ہے وَارْتَابَتْ قُلُوبُهُمْ سورۃ التوبۃ، الآیۃ45

والسلام

☆

Marfat.com

حضرت امیر خسرو رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بار بہت خوبصورت نعتیہ رباعی لکھی اور حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کی.

حضرت نے رباعی سن کر فرمایا" خسرو! رباعی خوب ہے لیکن سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی جو رباعی ہے بلغ العلے بکمالہ، اسکا جواب نہیں"

اگلے دن حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے سے زیادہ محنت سے مزید اچھی رباعی لکھی اور پیرومرشد کو سنائی تو انہوں نے سن کر پھر فرمایا کہ خسرو رباعی خوب ہے لیکن سعدی کی رباعی کا جواب نہیں. حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے کئی بار محنت کی لیکن پیرومرشد ھر بار یہی فرماتے کہ خسرو! رباعی خوب ہے لیکن سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی کا جواب نہیں. آخر ایک دن حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی" سیدی! سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی نعتیہ رباعی لکھی اور میں بھی کئی دن سے نعت لکھ کر پیش کر رھا ہوں لیکن آپ ھر بار یہی فرماتے ھیں کہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کی رباعی کا جواب نہیں، ایسا کیوں ہے؟

پیرومرشد نے فرمایا: اچھا، جاننا چاھتے ہو تو آج آدھی رات کے وقت آنا.

چنانچہ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ آدھی رات کے وقت حاضر خدمت ہوئے تو مرشد کو وظائف میں مشغول پایا. فرمایا،" خسرو! ادھر آؤ، میرے پاس بیٹھو اور دیکھو"

مرشد کی توجہ ہوئی اور حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا کہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آراستہ ہے صحابہ کرام اور ھزاروں اولیاء

Marfat.com

کرام موجود ھیں. شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ دربار میں موجود ھیں اور پڑھ رہے ھیں،

بلغ العلے بکمالہ،

کشف الدجا بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ و آلہ

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے ھیں، سعدی! پھر پڑھو، سعدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ھیں لبیک یاسیدی! اور پھر رباعی پڑھنے لگتے ھیں، رباعی ختم ہوتی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ھیں، سعدی! پھر پڑھو اور سعدی پھر پڑھنے لگتے ھیں.

یہ دیکھ کر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، پیرو مرشد! لکھتا تو میں بھی خوب ہوں لیکن سعدی کی رباعی کا جواب نہیں.

اور واقعی اس رباعی کا جواب نہیں. کہتے ھیں جب حضرت سعدی نے یہ رباعی لکھی تو تین مصرعے لکھ لئے،

بلغ العلے بکمالہ

کشف الدجا بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

Marfat.com

لیکن چوتھا مصرع موزوں نہیں ہو رہا تھا اسی پریشانی میں سو گئے تو خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی اور دیکھا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے ھیں، سعدی کہتے کیوں نہیں:

صلوا علیہ وآلہ

تب سے یہ رباعی زبان زد عام ہے اور آج بھی اس کی مقبولیت میں فرق نہیں آیا.

بلغ العلے بکمالہ

کشف الدجا بجمالہ

حسنت جمیع خصالہ

صلوا علیہ وآلہ

امام احمد بن حنبل کے پڑوس میں ایک لوہار رہتا تھا جب وہ فوت ہوا تو ایک محدث نے انکو خواب میں دیکھا پوچھا کہ فرمائیں کیا معاملہ پیش آیا۔ لوہار نے کہا کہ مجھے امام احمد کے برابر درجہ ملا ہے۔ اور اللہ مجھ سے راضی ہے۔ وہ محدث بڑا حیران ہوا کہ یہ تو ایک عام سا دنیادار لوہار تھا جبکہ امام احمد تو دین و دنیا کے مسائل سمجھاتے قرآن و احادیث کا علم پھیلاتے کتنی مشکلات کا سامنا کیا۔ اس محدث نے دوسرے علما کو یہ بات بتائی تو سب نے مشورہ کیا کہ ہم لوہار کے اہلہ خانہ سے پتہ کرنا چاہیے۔ وہ انکے گھر چلے گئے۔ اس محدث نے پوچھا" بی بی آپکے شوہر کو ہم نے بہت اچھے درجے میں دیکھا ہے کیا آپ انکے کسی خاص عمل کا علم رکھتی ہے

Marfat.com

جوانکے زندگی میں عام تھا۔لوہار کی بیوی نے کہا کہ میرا شوہر کوئی حاص عمل نہیں کرتا تھاوہ ایک دنیادار انسان تھا۔سارادن وہ لوہے کا کام کرتا تھا۔میرے شوہر کے دو نمایاں عمل جو میں نے محسوس کیے ان میں ایک تو یہ کہ انکے اندر آذان و نماز کا بے حد احترام تھا۔اگر لوہے پہ ضرب مارنے کے لیے کبھی انکا ہاتھ اوپر ہوتا اور اسی وقت اللہ اکبر کی آواز آتی تو آپ اسی وقت اپنا ہاتھ نیچے کر لیتے وضو کرتے اور نماز پڑھنے چلے جاتے۔دوسری بات یہ کہ میرے شوہر سارادن دکان پہ مصروف ہوتے رات کو ہم چھت کے اوپر سوتے ہمارے پڑوس میں امام احمد بن حنبل رہتے تھے جو ساری ساری رات قرآن کی تلاوت کرتے میرے شوہر حسرت سے انکی طرف دیکھتے اور ٹھنڈی آہیں بھرتے اور اللہ سے دعا کرتے کہ یااللہ میں بے حد غریب انسان ہوں آپ سے میرا کچھ چھپا نہیں اگر میری کمر ہلکی ہوتی تو میں بھی اس طرح امام صاحب جیسے ساری رات قرآن پڑھا کرتا۔کبھی کبھی میرے شوہر یہ دعا کرتے ہوے رونے لگ جاتے۔اس محدث نے کہا کہ آذان کے ادب اور نیکی کرنے کی تڑپ کی وجہ سے ہی اللہ پاک نے آپکے شوہر کی مغفرت کی ہے اور انکو امام حنبل کے برابر درجہ دیا ہے۔ہمارے بچپن میں جب آذان ہوتی تھی تو ٹی وی بند کر دیا جاتا کہ آذان ہو رہی، پھر وقت آیا جب آذان کے وقت ٹی وی بند کرنے کی روایت ختم ہوئی اور بس آواز بند کرنے پہ اکتفا کیا گیا ۔وقت گزر گیا اور آج آذان بھی ہو رہی ہوتی ہے اور سٹار پلس بھی چلتا ہے۔

☆

Marfat.com

ایک نوجوان لڑکی کا پہلا لو لیٹر

""ابن ربانی"" ایک مشہور زمانہ مصنف کی کتاب "انس یا نسیان پھر انسان" سے لیا گیا ایک خط جسے پڑھ کر ہر پڑھنے والے کی آنکھ سے آنسو بہہ نکلا۔

ایک لڑکی کا پہلا لو لیٹر اس دن جب گلی میں میں کھڑا تھا تو ایک لڑکا ایک گھر کے باہر بار بار چکر لگا رہا تھا۔ میں نے اس سے جا کے پوچھا بھائی کس کی تلاش ہے تو اس نے کہا کسی کی نہیں بس ایک دوست نے ادھر آنے کا وقت دیا وہ ابھی تک آیا نہین خیر میں اس کی بات سن کے گھر چلا گیا اور کچھ لمحوں بعد اچانک سے نکلا تو میں نے دیکھا اسی گھر سے ایک لڑکی سر جھکائے تیزی سے باہر آئی اور جلدی سے اس لڑکے کو ایک لفافہ دے کر گھر بھاگ گئی۔۔ لڑکا وہ لفافہ لے کر بہت ہی مسکرایا اور اسے دل سے لگاتا ہوا وہاں سے چل دیا میں اپنی بری عادت کے مطابق تحقیق کرنے کے لیے اس کے پیچھے چل دیا وہ لڑکا ایک درخت کے نیچے جا کر رکا اور اس نے اس لفافہ کو کھولا جس کے اندر سے ایک صفحہ نکلا اس نے اس صفحہ کو کوئی تین سے چار بار چوما اور اپنی آنکھوں سے لگایا اور پڑھنے لگا میں دور سے اس کے چہرے کو اور حرکات کو دیکھ رہا تھا اور اپنی قیاس آرائیوں میں مصروف تھا اچانک سے دیکھا لڑکے نے آسمان کی طرف سر اٹھایا اور بے ہوش ہو کے گر پڑا۔ میں بھاگتے ہوئے اس کے قریب گیا اور اس کے ہاتھ سے وہ ورق لے کر تجسس سے پڑھنے لگا۔۔ یہ ایک خط تھا جو اس لڑکی نے اپنے اس عاشق کو لکھا۔۔

خط

Marfat.com

اسلام علیکم !اے وہ نوجوان جس نے ابھی اپنی ماں کی گود سے باہر قدم رکھا ہے اور اس کی تربیت کرنے پر تھوک ڈالا ہے میں مانتی ہوں تیری سوچ کے مطابق جس محبت کا تو دعویدار ہے وہ سچی اور پکی ہے اور تو اس کو پایا تکمیل تک پہنچانے کے لیے وفا بھی کرے گا کیونکہ اس محبت کا آغاز نظر کے ملنے سے ہوا تھا اور انجام جسم کے ملنے پر ہو گا کیونکہ میری ماں نے اپنے بیٹے عبدالرسول کو ایک دن کہا تھا بیٹا یہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک ہے اور جب یہ تیر چلتا ہے نا اس کی طاقت کبھی کبھی پورے پورے خاندان برباد کر دیتی ہے اور پھر جب اس کا بدلا مڑتا ہے تو لفظ عزت بھی سر جھکا کر انسانوں کی بستی سے نکل جاتا ہے لہذا اس آنکھ کو صرف اپنے سوہنے نبی کے چہرے کو دیکھنے کے لیے منتظر رکھنا ورنہ قیامت کے دن اپنے ماں کو نانا حضور ﷺ کی بارگاہ میں شرمندہ نہ کرنا کہ میں اس بات پر شرم کے مارے ڈوب مروں کے میں نے تیری تربیت میں کمی چھوڑ دی تھی۔۔تو سن اے خود کو خوبصورت شہزادہ اور مجھے دنیا کی حور سمجھنے والے میں ایک سید زادی ہوں اور میرا تعلق اماں فاطمہؓ کے قبیلہ سے ہے جو قیامت کو تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی میں نے اپنے لیے دعا مانگی ہے کہ اے اللہ مجھے جنت میں ان کی خادم بنانا تو تو خود فیصلہ کر اگر میں تیری محبت میں مبتلا ہو جاؤں تو خادمیت تو کیا مجھے جنت کے قریب بھی نہیں آنے دیا جائے گا۔۔رہا سوال تو نے جو مجھے کل شام باغ کے اس پیڑ کے نیچے ملنے کو بلایا ہے میں وہاں بھی آجاتی لیکن میں تم سے ایک وعدہ لوں کہ تو اپنی بہن گڈی کو بھی ساتھ لے کر آنا اور میں اپنے

Marfat.com

بھائی کو۔۔ کیونکہ تیری نظر میں دنیا کی سب سے شریف عورت تیری گڈی بہن ہے اور میرے بھائی کی نظر میں دنیا کی سب سے شریف عورت میں ہوں اسطرح دونوں مردوں کی غلط فہمی دور ہو جائے گی اور اس کے بعد جب گاؤں میں یہ خبر پھیلے گی تو کوئی بھائی اپنی بہن کو شریف نہیں سمجھے گا اس طرح آئندہ محبت کرنے والوں پر ہمارا احسان رہے گا کہ یا تو وہ اس گناہ سے ہماری وجہ سے دور رہیں گے یا انہیں ہر طرح کی آسانیاں ہو جائیں گی رات کے تیسرے پہر کوئی بھائی اپنی بہن کو کسی باغ کے پیڑ کے نیچے ملنے سے نہیں روکے گا پھر جب یہ گناہ اتنا عام ہو جائے گا تو لفظ غیرت کی تعریف بھی سب کو سمجھ آجائے گی کہ اپنی بہن کی طرف کسی کی نگاہ نہ اٹھنے دینا غیرت نہیں بلکہ اپنی نظروں کو کسی کی بہن کی طرف بڑھنے سے روکنے کا نام غیرت ہے۔۔ اور اگر تو اس فلم یا ڈارامے کی بات کرتا ہے جس کو دیکھ کر تو نے مجھے خط لکھا تو ٹھیک ہے میں اسی طرح اسی لباس میں تجھے ملنے چلی آتی ہوں مگر تیری آنکھوں اور دل کی ہوس نے جب میرا بدن نوچا تو تو ناراض نہ ہونا کہ اس طرح کا ظاہری حسن و لطف سے لبریز موقع دنیا کا ہر مرد چاہتا ہے تو میری بات کو سمجھ تو رہا ہے نا کہ میرا بھائی خدا گواہ ہے وہ کردار کا بہت پکا ہے اس کا بھی تو حق بنتا ہے کہ وہ عیش کے کچھ لمحے گزارے وہ بھی تو جانے عشق کا لطف کیا ہے کسی کو ایک انگلش جملہ بول کر اس سے ایسی امیدیں وابستہ کرنا جس سے عورت بھی خود پر شرما جائے اور مرد کو جنم دینے والی عورت اپنی کوکھ پر لعنت بھیجے کہ عورت نے انبیاء کو جنم دیا اور ان کی تربیت کر کے زمانے کی دکھی انسانیت

Marfat.com

کو ظلم و ستم سے نکالا اور میں نے ایک ایسے آدمی کو جنم دیا جو انسانیت ہی سے خالی ہے۔۔۔اے میرے خوبرو عاشق تو جو محبت کر رہا ہے اس میں ہوس کی بو کے سوا کچھ نہیں کیا تیری ماں نے تجھے وہ قرآن نہیں پڑھایا جس میں مومن کی حیا کا ذکر ہے کیا تو مرد مومن اور حضور ﷺ کا وہ امتی نہیں جس نے ایمان کے درجوں میں سے ایک درجہ حیا کا پایا ہو۔۔۔میری باتیں پڑھ کر تجھے غصہ آیا ہو گا کہ میں نے تیری بہن کا ذکر کیوں کیا لیکن ایمان کی بات ہے ہر باحیا بھائی کی یہ کیفیت ہی ہوتی ہے مگر ایسا ہونا کہ اپنی بہن کے علاوہ کسی بھی عورت کو شریف نہ سمجھنا یہ گندی سوچ اور تربیت کا نتیجہ ہے۔۔تو حضرت علیؓ کا بہت ہی ماننے والا ہے جیسا کے تیرا تذکرہ اس معاشرے میں کیا جاتا ہے مگر کیا تو نے مولائے کائنات کا یہ فرمان نہیں پڑھا" اپنی سوچ کو پانی کے قطروں کی طرح صاف رکھو کیونکہ جس طرح پانی کے قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچ سے ایمان بنتا ہے"۔۔۔کیا تیرے پاس جو ایمان ہے وہ دکھلاوے کا ہے حضرت علیؓ کا سچا پیار تیرے دل میں نہیں۔۔۔اور جیسا کرو گے ویسا بھرو گے والا قول بھی تو کسی عاقل کا ہے اس کا مطلب ہے تو اس کام کے انجام کے لیے تیار ہے اپنی ماں بہن کی ایسی عزت کا ہونا تیرے لیے عجیب نہیں ہو گا۔۔۔میں تجھے تبلیغ نہیں کر رہی بس اتنا بتا رہی ہوں کہ تیری بہن گڈی جو کہ میری دوست ہے اس کو بھی ایک تجھ جیسے بے ایمان اور راہ بھٹکے نوجوان نے خط لکھا اور اسی پیڑ کے نیچے بلایا لیکن عین اسی وقت جب کے میں تجھے خط دے رہی ہوں تیری بہن نے بھی اسے خط دیا

Marfat.com

اور اسے اس کی محبت کا جواب دیا کہ وہ اس سے محبت کرے گی انہی باتوں اور شرائط کے ساتھ جو میں تجھے لکھ رہی ہوں اگر تجھے یہ سب میری باتیں منظور ہیں تو جا اور جا کہ گڈی کو بھی ایسا کرنے کی اجازت دے دے جو تو مجھ سے چاہتا ہے کیوں کہ اس لڑکے کو بھی میں نے یہ ہی الفاظ گڈی سے لکھوا کے دیئے اور اگر میں ایسا نہ کرتی تو وہ لڑکا بھی راہ راست پر نہ آتا اور تیری بہن بھی گمراہ ہو چکی ہوتی۔۔اب آخری دو باتیں جن کا تو اپنے اللہ سے وعدہ کرنا۔۔۔تو نے مجھ پر بری نظر ڈالی تو تیرے لیے اللہ نے یہ مکافات عمل والا سبق پیدا کیا۔۔اور میں نے تیری بہن کو بری راہ سے بچایا اس لیے میں بھی اللہ کی عطا کردہ ہمت سے تیرے گمراہی اور اللہ کی ناراضگی والے جال سے بچ گئی ہوں۔۔اب اگر میرا تیری بہن پر احسان ہے تو پھر اس کو بھول کر اپنی گناہ کی ضد پر قائم رہنا چاہتا ہے تو اس دفعہ یاد رکھنا اللہ نے تجھے چار بہنیں اور ایک ماں دی ہے۔۔۔۔میں بھی اللہ سے دعا کروں گی کہ اللہ تجھے اور تیرے گھر والوں کو گمراہی اور ایسے گناہ سے بچائے اور تو بھی اللہ سے توبہ کر کہ حضرت علیؓ جن سے تیری محبت مشہور ہے ان سے سچی اور دکھلاوے سے پاک محبت کرنے لگ جا اور ان جیسی عظیم اور پاک ہستی کی محبت میں کسی عورت کو نہ لا ایسا نہ ہو جس حوا نے آدم کو جنت سے نکلوایا ہے وہ تجھے اس دنیا میں کہیں کا نہ چھوڑے اور تیری وہ پگڑی جس پر تجھے مان ہے وہ خاک کا حصہ بن جائے اور تیرے گھر میں عورت کا جنم لینا گناہ سمجھا جانے لگے۔۔میں چاہتی تو اپنے حقیقی غیرت مند بھائی کو بتا دیتی مگر میں نے تجھے تیری بہن کی خاطر معاف

Marfat.com

کیا کیونکہ تیرے لیے جیسا کروگے ویسا بھروگے سمجھنا مشکل نہیں رہا۔۔۔ اپنی بہن کو اس لڑکے کا مت پوچھنا ایسا نہ ہو کہ میرا بھائی بھی مجھ سے ایسی ضد کرے اس وقت سب سے اچھا حل اللہ کی باگاہ میں سچی معافی ہے میں تجھے اللہ کے نام پر معاف کرتی ہوں اللہ سے بھی اس کی ایک سید زادی بندی کے متعلق غلط سوچ رکھنے کی معافی مانگ لینا۔۔۔ یہ میرا پہلا پیار کا خط ہے جس میں میں اعتراف کرتی ہوں کہ میں اللہ سے اس کے حبیب ﷺ سے محبت کرتی ہوں اگر جس چیز کی تو دعوت دیتا ہے یہ میرے نبی پاک ﷺ کی سیرت میں ہوتی تو میں اس پر عمل کرتی اور اگر ایسا عمل اور اس کی مثال اماں فاطمہ کی زندگی میں ملتی تو میں اس پر عمل کرتی اور اگر ان کی زندگی میں نہیں اور میری اور تیری والدہ کی زندگی میں ایسی ایک نہیں ہزار مثالیں بھی ہوتی تو بھی تو مجھے ہرگز اس دعوت کا قبول کرنے والا نہ پاتا۔۔ اللہ تیری بہنوں اور میری عزت کی حفاظت فرمائے۔۔ میں اللہ سے محبت کرتی ہوں۔۔ میں اللہ سے محبت کرتی ہوں۔۔ میں اللہ سے محبت کرتی ہوں، والسلام۔۔۔ اللہ کی بندی حضور کی امتی امت محمدی کی بیٹی۔۔

☆

عبرتناک واقعہ

بصرہ کے قبرستان کے گورکن نے اپنے بوڑھے باپ کو ایک عجیب واقعہ بتایا کہ ابا جان میں جب بھی ایک قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو مجھے گدھے کے چلانے کی آواز آتی ہے۔

Marfat.com

کیا آپ مجھے اس قبر کے وارث کے گھر کا پتہ دے سکتے ہیں تا کہ میں ان کو مطلع کر دوں۔

باپ نے پتہ دے دیا

وہ شخص بتائے گئے گھر پہنچا اور دروازے پر دستک دی تو دیکھا کہ ایک بہت ضعیف خاتون آئیں۔ اس شخص نے بتایا کہ میں جب بھی آپ کے رشتہ دار کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو مجھے اس میں سے گدھے کی آواز آتی ہے آخر کیا ماجرہ ہے۔

یہ سن کر وہ خاتون زار و قطار رونے لگیں کچھ دیر کے بعد آنسو صاف کرتے ہوئے بولیں کہ بیٹا وہ میرے بیٹے کی قبر ہے۔

جب بھی میں اسے ڈانٹتی تھی تو وہ چھوٹتے ہی کہتا تھا کہ کیا گدھے کی طرح چلاتی رہتی ہے۔

یہ کہہ کر وہ خاتون بھی زار و قطار رونے لگیں

☆

اصلی کاروبار"

باباجی کونے میں خاموش بیٹھے، آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک سیلاب لئے ہوئے تھے۔ میری دوستی کو کئی سال ہو گئے ہیں ان سے۔ میں نے کبھی اس طرح پریشانی میں انہیں نہیں دیکھا۔

"کیا ہوا باباجی"

Marfat.com

میں نے ازراہ ہمدردی پوچھا -

"نقصان ہو گیا بیٹا "

باباجی کی بات سن کر میری ہنسی چھوٹنے والی تھی -ایک کڑاہی، ایک چولہا، تھوڑا سا تیل اور تھوڑا سا پکوڑوں کا سامان - کیا نقصان ہوا ہو گا - مگر میں نے ضبط کرنا ہی مناسب جانا ۔

"پوری زندگی کی محنت بے سود ہو گئی بیٹا -نہ جیب بھری نہ جھولی -کام دھندے کا گر ہی سمجھ نہیں آیا -

محنت محنت محنت، سب بے سود -کاروبار سمجھ بھی آیا تو اس عمر میں، جب زندگی کی ناؤ نے ہچکولے کھانے شروع کر دیے ہیں "

باباجی کی باتیں اکثر میرے سر سے گزر جاتی ہیں - آج بھی ایسا ہی تھا -

"اتنا اچھا کاروبار تھا، ایک لگاؤ ستر کماؤ - یہاں بھی وہاں بھی ۔ نقصان کا فکر نہ غم ۔ یار کسی نے بتایا ہی نہیں - پکوڑے بنانے میں ہی عمر گزار دی میں نے "

"آج کون مسیحا آ گیا آپ کے پاس "

میں نے ازراہ مذاق پوچھا -

"وہ سامنے دیکھ رہے ہو "

باباجی نے سامنے بیٹھے خستہ حال فقیر کی طرف اشارہ کیا -

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے پاس آیا - بھوکا تھا، میں نے اپنی روٹی دے دی - کہنے لگا - یار بانٹ کے کھانے میں برکت بھی ہے مزہ بھی - تھوڑی خود کھائی،

Marfat.com

تھوڑی مجھے دی، تھوڑی پرندوں کو ڈال دی- جاتے ہوئے کہنے لگا- کاروبار کرو تو اللہ سے، اسکے نام پہ دو اور بے فکر ہو جاؤ- ستر گنا کا وعدہ ہے، بے شمار دینا اس کی شان ہے- دنیا چاہو دنیا لے لو، آخرت چاہو آخرت کا سودا کر لو"

جب سے میری سمجھ میں نہیں آرہا، گیا وقت کیسے واپس لاؤں- میں نے تو منافع والا سودا ہی نہیں کیا"

"میں تو یہی سمجھتا رہا، یہی میرا نصیب ہے- اور اسی پہ زندگی بھر قناعت کیے رہا- ارے بیٹا! آج پتہ چلا نصیب کیسے بدلا جاتا ہے- خود بھی اللہ کے ہو جاؤ اور جو کچھ پاس ہے وہ بھی اللہ کی رضا پہ دے ڈالو- بس نصیب آپ کے ہاتھ میں- مانگتے جاؤ وہ دیتا جائیگا"

"پریشان ہوں اتنی دیر کیوں ہو گئی"

یہ کہتے ہی باباجی نے زار و قطار رونا شروع کر دیا-

☆

فرقہ پرست کون؟

پچھلے کچھ سالوں سے فرقہ واریت کے موضوع پر معتبر چینلوں پر جو بحثیں ہوئیں انہوں نے مجبور کر دیا کہ آج ہمیں ان حساس اور انتہای اہم معاملات پر بحثیں کرنے سے قبل کچھ بنیادی باتوں پر اتفاق کرنا ضروری ہے۔

جیسے سیاست میں بنیادی اصول یہ ہے کہ آپ پارلیمان کی بالادستی کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں ایسے ہی مذاہب کے بارے میں بات کرتے ہوئے بنیادی

Marfat.com

اصول یہی ہے کہ آپ رواداری، بردباری اور اعتدال پسندی کو عملا تسلیم کرتے ہیں یا نہیں۔

اگر آپ اس اصول کو مد نظر نہیں رکھتے تو پھر آپ فرقہ واریت کی مخالفت کرتے ہوے فرقہ وارانہ استعارے ہی استعمال کرتے ہیں۔ یوں فرقہ وارانہ ماحول بدستور برقرار رہتا ہے۔

اس تحریر کے ذریعہ یہ کوشش کی گئی ہے کہ 21ویں صدی میں ہم فرقہ پرستی کے جنجال سے کیسے نکل سکتے ہیں۔ حیرت تو ان میڈیا دانشوروں پر ہے جو اکثر فرقہ واریت کی مخالفت بھی فرقہ وارانہ استعاروں سے کرتے ہیں۔

دنیا میں کوئی ایک بھی ایسا نظریہ یا مذہب نہیں جس کے ماننے والوں میں سو فی صد ہم آہنگی ہو کہ ہر مذہب یا نظریے میں چھوٹے بڑے اختلافات موجود ہوتے ہیں۔

تنوع، رنگارنگی یعنی diversity تو انسانی زندگی کا سب سے خوبصورت پہلو ہے جبکہ یکسانیت یعنی uniformity کسی بھی لحاظ سے مثبت نہیں۔ اختلافات کی موجودگی بذات خود منفی نہیں اور اختلاف رکھنے والے اپنا اپنا الگ مکتبہ فکر یعنی School of Thought بنا لیتے ہیں۔

یہودیت، مسیحیت، اسلام، بدھ مت، ہندو مت، سکھ مت ہی نہیں بلکہ سوشلسٹوں، قوم پرستوں اور لبرلوں میں بھی لاتعداد مکتبہ فکر ہیں۔ اختلافات کے عمل کو "چھری" سے تشبیہ دی جا سکتی ہے کہ آپ اختلافی نقطہ نظر کی

Marfat.com

بدولت نئی راہیں بھی ڈھونڈھ سکتے ہیں اور انہی اختلافات کو منفی رنگ دے کر دنگے فساد کو بھی بڑھاوا دے سکتے ہیں۔

ہر مکتبہ فکر خود کو "حق" اور دوسروں کو "باطل" قرار دیتا ہے۔ اسی طرح ہر مکتبہ فکر میں اعتدال پسند اور انتہا پسند پیروکار ہوتے ہیں۔

اعتدال پسند وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہر دم رواداری اور بردباری کو اولیت دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ وہ اختلافات کو گلدستے میں لگے مختلف پھولوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ ان کا استدلال یہ ہوتا ہے کہ جیسے گلدستہ میں مختلف پھول باہم مل کر اک ملی جلی خوشبو سے فضا معطر کرتے ہیں، ویسے ہی کسی بھی فکر، لہر یا مذہب میں موجود مختلف خیالات اس فکر ہی کو جلا بخشتے ہیں۔ اسی لیے اعتدال پسند تو معاشرے کو گلدستہ کی خوشبو ہی سے معطر کرنے پر یقین کامل رکھتے ہیں۔ وہ اختلافی امور پر عام بحث نہیں کرتے کہ یہی صوفیا کا راستہ تھا۔

اس کے برعکس انتہا پسند ہر وقت اختلاف کو سامنے رکھتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہر کوئی انہی کے مکتبہ فکر کو معتبر سمجھے۔ یہی نہیں بلکہ انتہا پسند اپنے نقطہ نظر کو دوسروں پر مسلط کرنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ وہ اگر اقلیت میں ہوں یا ان کے پاس نسبتاً کم طاقت ہو تو وہ اپنی مظلومیت کی رام کہانی سناتے ہیں اور اگر وہ اکثریت میں ہوں یا ان کے پاس اقتدار کی طاقت آجائے تو وہ ہر مرد و عورت پر اپنی فقہہ تھوپنے کو ضروری گردانتے ہیں۔

Marfat.com

یہ انتہا پسند ہی ہوتے ہیں جو کسی بھی مکتبہ فکر کو "فرقہ" میں ڈھال دیتے ہیں۔ یوں جس نقطہ نظر پر پہرہ دینے کے لیے وہ مکتبہ فکر بنایا گیا ہوتا ہے اس کا اصل مقصد تو کہیں کھو جاتا ہے اور فرقہ پرستی ہی کو عروج حاصل ہوتا ہے۔

انتہا پسند در حقیقت، مخالف یا متحارب نقطہ نظر کو برداشت نہیں کر سکتے، اسی لیے وہ اسے نیست و نابود کرنا اپنا فرض گردانتے ہیں۔ یوں یاد رکھیں، ہر انتہا پسند فرقہ پرست ہوتا ہے اور ہر فرقہ پرست انتہا پسند۔ یہ لوگ رنگا رنگی یعنی diversity کے خلاف ہوتے ہیں اور اختلافات کو برداشت کرنے کی بجائے طاقت سے مٹانا چاہتے ہیں۔

اب ذرا ان باتوں کی روشنی میں اپنے خطے، اپنے مکتبہ فکر اور اپنے پنڈ، محلہ، خاندان، تعلیمی ادارے یا دفتر کے ماحول کا جائزہ لیں تو حقیقت حال آپ پر خود بخود واضح ہو جائے گی۔ آپ کو خود بخود معلوم ہوتا جائے گا کہ کہاں کہاں اعتدال پسند ہیں اور وہ کون ہیں جو انتہا پسندیوں اور فرقہ پرستیوں کے پرستار ہیں۔

1970 کی دہائی سے ہمارے ہاں ہر مکتبہ فکر میں انتہا پسندوں اور فرقہ پرستوں کا زور بڑھ چکا ہے جبکہ اعتدال پسند پیچھے کی صفوں میں دھکیل دیے گئے ہیں۔

ان انتہا پسندوں اور فرقہ پرستوں کو استعمال کرنے والے گروہ و طاقتیں بھی بہت سی ہیں۔ کیونکہ ان میں غصہ اور تعصب حد سے زیادہ ہوتا ہے اس لیے

Marfat.com

انہیں استعمال کرنا بھی قدرے آسان ہوتا ہے۔19ویں صدی سے استوار کیے گئے جدید ریاستی بندوبست یعنی وطنی ریاستوں کی دنیا میں تو انہیں استعمال کرنا اور بھی آسان ہو چکا ہے کہ اقتدار یا طاقت کی لڑائی میں اولیت نہ ہی فقہا کو حاصل ہوتی ہے نہ ہی نظریے کو بلکہ اصل مدعا یا مقصد اقتدار پر قبضے یا طاقت کا حصول ہی ہوتا ہے۔

جہاں فرقہ پرست وانتہا پسند خیالات ہوں گے وہیں ان کو اپنے مقاصد کے تحت استعمال کرنے والوں کو بھی کامیابی ملے گی۔ جہاں نصاب اور میڈیا میں فرقہ وارانہ استعارے استعمال کرنے کی آزادی ہو وہاں باہر والوں کی تو موجیں ہو جاتی ہیں۔

یاد رکھیں کہ جب سے دنیا بنی ہے اس میں اختلافات بدرجہ اتم موجود رہے ہیں۔ کون سا گھر یا خاندان ہے جس میں اختلاف نہ ہو؟ اصل مسئلہ اختلاف نہیں بلکہ "اختلافات کے ساتھ جینا" ہے۔

جنھیں اختلافات کے ساتھ جینے کا ہنر آتا ہے وہی اعتدال، رواداری اور بردباری کا رستہ اپناتے ہیں۔ کسی بھی معاشرے میں اختلافات کو یکسر ختم کرنا نہ تو ممکن ہے اور نہ ہی کوئی مثبت عمل البتہ یہ ممکن ہے کہ ہم سب اختلافات کے ساتھ جینا سیکھ جائیں۔ جو اختلافات کے ساتھ جینا نہیں جانتا وہی فرقہ پرست بھی ہے اور انتہا پسندیوں کا مبلغ بھی۔

Marfat.com

جب 1920 میں عدم تعاون کی تحریک کو بڑھاوا دینے کے لیے تحریک خلافت کے رہنماؤں نے نومولود علیگڑھ یونیورسٹی میں چند طلباء کو ساتھ لے کر "جامعہ ملیہ" بنائی تھی تو مہاتما گاندھی نے اس مجوزہ یونیورسٹی کے لیے علامہ اقبال کو خط لکھ کر پہلا وائس چانسلر بننے کی دعوت دی تھی۔ زیرک اقبال نے مہاتما گاندھی کو جو جواب میں لکھا تھا اسے کراچی کے خرم علی شفیق نے علامہ پر لکھی جارہی 6 جلدوں پر مشتمل ضخیم سوانح کی تیسری جلد میں نقل کیا ہے۔ یہ کتابیں لاہور کی اقبال اکیڈیمی مسلسل چھاپ رہی ہے۔

جامعہ ملیہ بظاہر تو مسلمانوں کی قومی تعلیم کے لیے بنائی جارہی تھی مگر اقبال کا استدلال تھا کہ مسلمانوں کی تعلیم سے قبل تمام مسلم مکاتب فکر کے درمیان ہم آہنگی ہونا لازم ہے وگرنہ ایسی تعلیم سے فرقہ واریت پھوٹے گی۔

اقبال نے جس اندیشے کا اظہار کیا تھا وہ آج حقیقت بن چکا ہے۔ یہی استدلال انہوں نے خطبہ الہٰ آباد میں بھی دہرایا اور 11۔ اگست 1947 کی تقریر میں بھی قائداعظم نے اسی سوچ کو اولیت دی تھی کہ اس میں رنگارنگی کو تسلیم کرنے اور رواداری کو اپنانے کا درس بدرجہ اتم موجود تھا۔

اب آپ سوچیں کہ ہم نے آج اس ملک میں فرقہ واریت اور انتہا پسندیوں کا خاتمہ کرنا ہے تو ہمیں اعتدال، رواداری اور معقولاتی (Rational) سلسلوں کو ہی آگے بڑھانا ہوگا۔

☆

Marfat.com

فرقہ پرستی کی حشر سامانیاں اور صوفیا کا کردار

موجودہ دور میں مسلمانوں کے زوال اور اسلام سے دوری کے اسباب میں سب سے بڑا سبب مسلمانوں کا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کے حکم ربانی کو فراموش کر کے اور فرقوں میں بٹ کر افتراق وانتشار کو ہوا دینا اور اپنے علاوہ سب کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھنا اور قابل گردن زدنی قرار دینا ہے۔ دینی حلقوں کی اس تنگ نظری، کوتاہ فہمی، شدت پسندی وانتہا پسندی اور بے بصیرتی نے ہمیشہ امت مسلمہ کو آزمائشوں سے دوچار رکھا ہے۔

برصغیر پاک وہند کی تاریخ میں مسلکی مخالفت اور منافرت کی بناء پر رونما ہونے والے متعدد واقعات میں سینکڑوں افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اس منافرت کا عالم یہ تھا کہ ان واقعات میں مارنے والوں کا یقین تھا کہ ہم نے جہاد کیا اور مقتولین کے ہمنواؤں نے سمجھا کہ ہمارے ساتھیوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔

صوفیاء کرام نہ صرف مختلف فرقوں کے مذہبی اختلافات اور جھگڑوں سے کنارہ کش رہے بلکہ تمام فرقوں سے صلح وآشتی کے تعلقات بھی برقرار رہے اور سب کے ساتھ مہر ومحبت سے پیش آتے رہے۔

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک شخص نے قینچی کا تحفہ پیش کیا کہ اس کے شہر کی یہی سوغات مشہور تھی۔ حضرت گنج شکر

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کاش تم قینچی کی بجائے مجھے سوئی دھاگے کا تحفہ دیتے کیونکہ قینچی کاٹنے اور سوئی جوڑنے کے کام آتی ہے۔

صوفیاء نے کبھی اپنے دروازے کسی مذہب اور مسلک کے ماننے والوں پر بند نہیں کیے۔ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خانقاہ کے خدام کو تلقین کر رکھی تھی کہ

ہر کہ دریں سرا آید نانش بدہید از ایمانش مپرسید

جو اس مہمان خانہ میں آئے اسے کھانا پیش کرو، اس سے اس کا مذہب مت پوچھو۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فرمان کے پیچھے دراصل صوفیا کے نظام فکر و عمل کا پورا فلسفہ کار فرما تھا۔ صوفیا نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین آسمان، سورج، چاند ستارے، ہوا اور پانی بلکہ سارے عناصر فطرت کسی خاص قوم قبیلے یا کسی خاص نسل انسانی کے لیے پیدا نہیں کیے بلکہ ان پر سب انسانوں کا حق ہے۔ سب ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ وہ رب العالمین ہے اس کی ربوبیت عامہ سب کو شامل ہے۔ اسی طرح اس کے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین ہیں۔ ان کی رحمت کے دائرے میں سب جہان شامل ہیں چنانچہ ان کی رحمت میں سب کا حصہ ہے۔

صوفیا کرام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس رحمت کے حصے کو مذہب و مسلک اور رنگ و نسل کی تمیز کے بغیر ہر ایک تک پہنچانے میں مصروف

Marfat.com

ہو گئے۔ اس مقصد کے لیے انہوں نے اپنے دروازے ہر ایک کے لیے کھلے رکھے۔

سلطان ہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول ہے کہ درویش وہ ہے جو خلق خدا کے لیے سورج کی طرح شفیق، دریا کی طرح سخی اور زمین کی طرح متواضع ہو جائے۔

اس فرمان مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ جس طرح سورج کی روشنی اور حرارت کسی ایک قوم، مذہب اور خطے کے لیے محدود نہیں ہوتی مسلمان، عیسائی، یہودی، ہندو اور سکھ غرضیکہ ہر مذہب و ملت کے لوگ اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ اسی طرح صوفی اور درویش وہ ہے جو ساری مخلوق کے لیے نفع رساں ہو۔ جو اپنے علم و فضل، نور ہدایت، شفقت و مہربانی اور خدا کی عنایات میں دوسروں کو بھی شریک کرے۔

درویش کے دریا کی طرح سخی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح دریا اپنا پانی کسی قوم اور مذہب و ملت کے لیے مخصوص نہیں کرتا ہر کوئی اپنا برتن اس سے بھر سکتا ہے۔ اسی طرح درویش کی خدمت میں جو بھی آئے وہ فیض رسانی میں بخل سے کام نہیں لیتا اور ہر کوئی اپنے ظرف کے مطابق اپنا حصہ لے سکتا ہے۔ زمین ہر ایک کے آگے بچھی رہتی ہے اس سے جس طرح کا کوئی فائدہ اٹھانا چاہے انکار نہیں کرتی۔ اس پر خواہ کوئی سبک خرام ہو یا ایڑی مار کر چلے۔ ہر دھرتی اس کے لیے فرش راہ ہوتی ہے۔

Marfat.com

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

فریدا خاک نہ نندیے، خاکو جیڈ نہ کوءِ

جیوندیاں پیراں تلے، مویاں اوپر ہوءِ

اے فرید خاک کو حقیر نہ سمجھو۔ زندگی میں تمہارے آگے بچھی رہتی ہے۔ یعنی تم اس سے اپنی مرضی سے بے شمار کام لے سکتے ہو اور جب تم مر جاتے ہو اور تمہیں کوئی بھی رکھنے اور سنبھالنے کے لئے تیار نہیں ہوتا تو یہ خاک ہی ہے جو تمہیں اپنی آغوش میں لے کر تمہاری پردہ پوشی کرتی ہے۔

حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے فرمودات کا ماحصل یہ ہے کہ درویش زمین کی طرح متواضع ہوتا ہے اور جس طرح زمین ایڑی مار کر چلنے والوں کو کچھ نہیں کہتی اسی طرح درویش لوگوں کی تلخ و ترش باتوں کی پرواہ نہیں کرتا۔

الغرض صوفیا نے اپنی دعوت کو آفاقی بنایا، اپنے دروازے ہر ایک کے لئے کھلے رکھے اور خود کسی کے پاس جانے اور ملنے سے پرہیز نہ کیا۔ حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں روایت ہے کہ وہ بعض دفعہ اچانک کسی مندر میں تشریف لے جاتے، جہاں آپ کے دو میٹھے بول اور چہرہ پر جمال محمدی کی جھلک سے ہندوؤں کے دل شکار ہو جاتے اور کلمہ ان کی زبان پر جاری ہو جاتا۔

☆

Marfat.com

اپنے بھائیوں کے نام.:

امید ہے آپ بات کو سمجھیں گے.

اختلافی مسائل، کی جگہ عام نہیں ہوتی بلکہ یہ علمی مباحث ہیں، یہ علم کا حصول اور دینی سمجھ ہوتی ہے جو محض قران مجید اور حدیث پاک کا ترجمہ پڑھ کر نہیں ہو جاتا، اس کے لیے تو پوری زندگی پنگھوڑے سے لیکر قبر تک کا وقت بھی، علم کا احاطہ کرنے کے لیے ناکافی ہے۔

آپ، اگر زندگی میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں محض اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو فبھا ورنہ، آپ اس کے علاوہ کوئی اور دینی خدمت انجام دینا چاہتے ہیں تو اس، ڈپارٹمنٹ میں پہنچیں، جہاں آپ کی ڈیوٹی لگی ہے۔

اختلافی باتوں کی جگہ اپنے استادوں کے پاس ہوتی ہے نہ کہ شاگردوں سے ہی علم لینا اور دینا ہوتا ہے۔

امید ہے اس کے بعد آپ اپنی کلاس جو بتائیں گے اس تک پہنچانے میں آپ سے ضرور تعاون کیا جائے گا.

والسلام

☆

اگر کوئی اَن پڑھ یا کم پڑھی لکھی لڑکی شادی کے بعد اپنے سسرال میں خوش رہتی ہے۔..

اگر وہ اپنی بوڑھی ساس کو تھوڑی دیر بعد کچھ کھانے کو دیتی ہے

Marfat.com

اگر وہ سسر کے سونے پر اپنے بچوں کو شور کرنے سے روکتی ہے

اگر وہ اپنی نندوں کی شادی پر اپنے جہیز کا سامان دیتی ہے۔

اگر وہ خاوند کے گھر آنے پر مسکراہٹ کے ساتھ استقبال کرتی ہے اور اس کی تواضع ٹھنڈے مشروب سے کرتی ہے

تو میرے خیال میں وہ ان پڑھ نہیں بلکہ ماسٹرز ان سائیکلوجی ہے۔

کیونکہ وہ جانتی ہے کہ شوگر اور بلڈ پریشر کی مریضہ ایک بار پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتی اور اسے بار بار بھوک لگتی ہے۔

کیونکہ وہ جانتی ہے کہ بڑھاپے میں غصہ جلدی آتا ہے اور نیند ٹوٹنے پر تو بے حد آتا ہے۔

کیونکہ وہ جانتی ہے کہ اس کا سسرال بہت سی چیزیں خریدنا افورڈ نہیں کر سکتا.

کیونکہ وہ جانتی ہے کہ میرا شوہر باہر کے سرد و گرم سے نبرد آزما ہو کے آرہا ہے۔

اگر ہر لڑکی اسی طرح اپنے سسرال میں موجود افراد کی نفسیات سمجھ لے اور مشکلات کو تدبر سے حل کرنے لگے تو بہت سے مسائل جنم لینے سے پہلے ہی وفات پا جائیں اور خوشیوں کی پھوار ہر سمت سے برسنے لگے.

کیا ہم اپنے گھروں کا ماحول ایسا بنا سکتے ہیں۔۔۔۔۔کیا ہم اپنی بیٹی کی تربیت اس نہج پہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔اگر جواب ہاں میں ہے تو یاد رکھیے۔ایک دن آپ کی بہو بھی ایسی ہی آجائے گی۔

☆

Marfat.com

ایک پروفیسر نے اپنی کلاس کا آغاز کرتے ہوئے ایک گلاس اٹھایا جس کے اندر کچھ پانی موجود تھا۔

اس نے وہ گلاس بلند کر دیا تا کہ تمام طلبہ اسے دیکھ لیں پھر اس نے طالب علموں سے سوال کیا" تمھارے خیال میں اس گلاس کا وزن کیا ہو گا؟"

"پچاس گرام

"سو گرام

"ایک سو پچیس گرام"

لڑکے اپنے اپنے اندازے سے جواب دینے لگے۔

"میں خود صحیح وزن نہیں بتا سکتا جب تک کہ میں اس کا وزن نہ کر لوں

پروفیسر نے کہا! " مگر میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہو گا اگر میں اس گلاس کو چند منٹوں کے لئے اسی طرح اٹھائے رہوں؟"

کچھ نہیں ہو گا! تمام طالب علموں نے جواب دیا

ٹھیک ہے اب یہ بتاؤ کہ اگر میں اس گلاس کو ایک گھنٹے تک یونہی اٹھائے رہوں تو پھر کیا ہو گا؟

آپ کے بازو میں درد شروع ہو جائے گا

تم نے بلکل ٹھیک کہا۔ پروفیسر نے تائیدی لہجے میں کہا

اب یہ بتاؤ کہ اس گلاس کو میں دن بھر اسی طرح تھامے رہوں تو کیا ہو گا؟

آپ کا بازو سن ہو سکتا ہے ایک طالب علم نے کہا

Marfat.com

آپ کا پٹھا اکڑ سکتا ہے دوسرے نے کہا

آپ پر فالج کا حملہ ہو سکتا ہے

لیکن آپ کو اسپتال تو لازمی جانا پڑیگا ایک طالب علم نے جملہ کسا اور پوری کلاس قہقہے لگانے لگی

بہت اچھا! پروفیسر نے برا نہ مناتے ہوئے کہا

لیکن اس تمام دوران میں کیا گلاس کا وزن تبدیل ہوا؟

نہیں-طالب علموں نے جواب دیا

تو پھر بازو میں درد اور پٹھا اکڑنے کا سبب کیا تھا؟

طالب علم چکرا گئے

گلاس نیچے رکھ دیں-ایک طالب علم نے کہا

بالکل صحیح.....! پروفیسر نے کہا" ہماری زندگی کے مسائل بھی کچھ اسی قسم کے ہوتے ہیں آپ انھیں اپنے ذہن پر چند منٹ سوار رکھیں تو وہ ٹھیک ٹھاک لگتے ہیں-انھیں زیادہ دیر تک سوچتے رہیں تو وہ سر کا درد بن جائیں گے انھیں اور زیادہ دیر تک تھامے رہیں تو وہ آپ کو فالج زدہ کر دیں گے آپ کچھ کرنے کے قابل نہیں رہیں گے

اپنی زندگی کے چیلنجز کے بارے میں سوچنا یقیناً اہمیت رکھتا ہے لیکن

"اس سے کہیں زیادہ اہم ہر دن کے اختتام پر سونے سے پہلے انھیں ذہن پر سے اتار دینا ہے-

Marfat.com

اس طریقے سے آپ کسی قسم کے ذہنی تناؤ میں مبتلا نہیں رہیں گے۔
ہر روز صبح آپ تر و تازہ اور اپنی پوری توانائی کے ساتھ بیدار ہونگے اور اپنی راہ میں آنے والے کسی بھی ایشو کسی بھی چیلنج کو آسانی سے ہینڈل کر سکیں گے
لہٰذا اگلا سس کو نیچے رکھنا یاد رکھیں۔

☆

جابر بن حیان (فادر آف کیمسٹری) نے
امام جعفر صادقؑ سے پوچھا
"اے استادِ مکرم، اے فرزندِ رسولؐ، یہ تو بتایئے کے موت کیا ہے؟
امامؑ نے فرمایا: جابر سمجھ سکتا ہے؟
جابر نے کہا جی مولا اگر آپ اہل سمجھیں تو سمجھائیں،
امامؑ نے فرمایا:
" جابر غور سے سُن اور سمجھ جب تو شکمِ مادر میں تھا تو تاریک پردوں میں رہتا تھا وہ بہت چھوٹا سا جہاں تھا تب جابر تو نے اِس جہاں کی وسعت اور روشنی دیکھی نہیں تھی

لیکن تو اُس تاریک جہاں میں بہت خوش تھا تب تو اُس جہاں سے کسی اور جگہ جانا نہیں چاہتا تھا کیوں کے تو نے اُس سے بڑا جہاں دیکھا نہیں تھا یہی سبب ہے کے تو نے اِس جہاں میں آتے ہی رونا شروع کر دیا تھا

Marfat.com

کیوں کے تو سمجھ رہا تھا کہ میں مر رہا ہوں لیکن یہاں والے خوش تھے کہ تو اُس جہاں میں پیدا ہو رہا ہے یہی ہو گا جب تو یہ جہاں چھوڑ کر اگلے جہاں جائے گا وہاں والے خوش ہوں گے کے جابر پیدا ہو رہا ہے یہاں والے رو رہے ہوں گے کے جابر مر رہا ہے،

امامؑ نے فرمایا جابر جسے دنیا پیدائش کہتی ہے وہ اصل میں موت ہے اور جسے دنیا موت کہتی ہے وہ اصل میں پیدائش ہے،

جابر جتنا فرق شکمِ مادر اور اِس جہاں میں ہے اِتنا ہی فرق اِس جہاں اور اُس سے اگلے جہاں میں ہے،

جابر جیسے تو اِس جہاں میں آ کر واپس پلٹنا نہیں چاہتا ایسے ہی تو اگلے جہاں کی وسعت کو دیکھ کے پچھلے جہاں میں پلٹنا نہیں چاہے گا،

جابر یاد رکھنا جتنا فرق شکمِ مادر اور اِس جہاں میں فرق ہے اُتنا ہی فرق اِس جہاں میں اور اِس سے اگلے جہاں میں ہے اور اُتنا ہی فرق اُس جہاں اور جنت میں ہے۔

☆

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آئے اور چار سوال کیئے"

سائل نے سوال کیا

"یا امیر المؤمنین!! سب سے قریب کیا چیز ہے؟ اور اس سے زیادہ قریب کیا چیز ہے؟"

Marfat.com

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

"سب سے قریب قیامت ہے اور اس سے زیادہ قریب موت"

سائل نے پھر سوال کیا

"یاامیر المؤمنین!! سب سے واجب کیا چیز ہے؟ اور اس سے زیادہ واجب کیا چیز ہے"؟

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

"سب سے زیادہ واجب توبہ کرنا ہے اور اس سے زیادہ واجب گناہ کو چھوڑنا ہے"

سائل نے پھر سوال کیا

"یاامیر المؤمنین!! سب سے عجیب کیا چیز ہے؟ اور اس سے زیادہ عجیب کیا چیز ہے"

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

"سب سے زیادہ عجیب دنیا ہے اور اس سے زیادہ عجیب دنیا کا طلبگار"

سائل نے پھر سوال کیا

"یاامیر المؤمنین!! سب سے مشکل کیا کام ہے؟ اور اس سے زیادہ مشکل کیا کام ہے"؟

آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا

"سب سے مشکل کام انسان کا قبر میں جانا اور اس سے زیادہ مشکل قبر کے لئے توشہ لے جانا. یعنی نیک اعمال۔

Marfat.com

اللہ تعالی ہمیں سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ اے اللہ ہمیں بھی ان لوگوں میں شامل فرمالے جنہیں تو ہدایت فرماتا ہے۔

بِرَحْمَتِکَ یآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِینَ آمِینْ یارب العالمین۔

☆

اپنے تمام مسائل کی ذمہ داری خود قبول نہیں کرتے، اور انہیں حل کرنے کے بجائے "یہودی سازش" قرار دے کر بری الذمہ ہو جاتے ہیں۔ کہیں یہ بھی کوئی یہودی سازش تو نہیں؟

کل محلے میں ایک نوجوان سے ملاقات ہوئی جو بہ آوازِ بلند "پرزما" کے مثلث ہونے کو "یہودی سازش" قرار دے رہا تھا۔ اس بات نے میرے دل پر گہرا اثر کیا کیونکہ میں ایک مسلمان ہوں، وہ بھی پکا سچا مسلمان اور مجھے پورے دل سے یقین ہے کہ آج مسلمان اور عالم اسلام، دونوں ہی اپنی اپنی حیثیت میں جس تنزلی، ذلت اور رسوائی کا شکار ہیں، وہ سب کچھ یہودی سازش ہی کا نتیجہ ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہودی ہمارے سب سے بڑے دشمن ہیں اور ان کا وطیرہ ہی ہم مسلمانوں کے خلاف سازش کرنا اور سازش کرتے رہنا ہے۔

اگر یہ کہوں تو غلط نہ ہو گا کہ آج دنیا میں جگہ جگہ ہم مسلمانوں کیلئے یہودی سازشوں کے جال بچھے ہوئے ہیں۔ پرزما تو جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بات ہے ورنہ مسلمانوں کے خلاف یہودی سازشوں کا تسلسل چودہ سو سال سے جاری ہے۔ یقین نہ آئے تو مثال در مثال ملاحظہ کیجئے،

Marfat.com

آج دنیا میں مسلمانوں کی آبادی سوا ارب سے زیادہ ہے لیکن اِن کی جانوں کی وقعت، غیر مسلموں کے پالتو جانوروں جتنی بھی نہیں، سچ پوچھیں تو یہ ایک یہودی سازش ہی ہے۔

مسلمانوں کے قتل عام پر اقوام متحدہ اور عالمی عدالتِ انصاف جیسے ادارے، قاتلوں کے خلاف ثبوت در ثبوت پر بھی مان کر نہیں دیتے لیکن کسی مسلم ملک کے خلاف ایک افواہ بھی انہیں لشکر کشی کیلئے تیار کر دیتی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

مغربی میڈیا اپنی برائیوں پر پردہ ڈالتا ہے لیکن جہاں کہیں اسے مسلمانوں میں کوئی چھوٹی سی بھی خرابی دکھائی دیتی ہے، وہ اسے بڑھا چڑھا کر پیش کرنے میں ذرا بھی گریز نہیں کرتا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

آزادئ اظہار اور آزادئ صحافت جیسے پرکشش نعروں کی آڑ میں ہمارا اپنا میڈیا بھی غیروں کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ہر سال دنیا بھر میں اربوں ڈالر صرف اِس لیے خرچ کیے جا رہے ہیں کہ لوگوں میں اسلام کا خوف پیدا کیا جائے اور انہیں اسلام سے دور رکھا جائے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

الیکٹرونک میڈیا میں جگہ بنانے کیلئے اسلام سے اکتاہٹ اور بیزاری کو ایک اہم "خوبی" سمجھا جانے لگا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

اسی الیکٹرونک میڈیا کے طفیل، اظہارِ جہالت کو اجتہاد کا نام مل چکا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

مذہبی پروگرام کے پروڈیوسر کو بھی علماء کے بجائے "مذہبی اداکار" زیادہ پسند آتے ہیں تاکہ وہ اپنے پروگرام کی "رونق" بڑھا سکے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ایک عام پاکستانی مسلمان بھی آج مستند علماء کے فتووں کو نظر انداز کرتے ہوئے مذہبی پروگراموں کے "مشہور میزبانوں" کی رائے کو زیادہ قابلِ قبول سمجھنے لگا ہے؛ یہ تو بہت ہی گھناؤنی یہودی سازش ہے۔

مذہب پسندی کا دعویٰ رکھنے والے طبقے نے جدید علوم سے لاتعلقی اور مذمت ہی کو "دفاعِ اسلام" کا ہم معنی سمجھ لیا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

لیکن دوسری طرف جب اسی طبقے کو قرآنِ پاک کی کوئی آیت، جدید سائنسی تحقیق کو "ثابت" کرتی ہوئی نظر آتی ہے تو وہ سوچے سمجھے بغیر اس تحقیق پر "اسلامی" کا لیبل لگا دیتے ہیں؛ یہ فکروں کو بانجھ کر دینے والی یہودی سازش ہے۔

اور تو اور، جب جدید سائنسی ایجادات سے بطور صارف استفادے کا وقت آتا ہے تو مذہبی طبقہ انہیں استعمال کرنے میں دوسرے مسلمانوں سے کہیں زیادہ حرص میں مبتلا رہتا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

پیسہ کمانا ہی سب کچھ بن چکا ہے اور صحیح غلط، حرام حلال کی تمیز بالکل ختم ہو چکی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

اسلام کو ہم نے محض نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ تک ہی محدود کر لیا ہے اور روزمرہ معاملات و معاملت میں اس دین سے رہنمائی لیتے ہوئے ہمیں شرم آتی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

لیکن یہ تو صرف ایک پہلو تھا ورنہ ہماری سیاست، سیادت اور قیادت بھی یہودی سازشوں کے اثرات سے آزاد نہیں۔

مثلاً پاکستان میں کوئی بھی سربراہِ مملکت، امریکہ اور برطانیہ کی مشترکہ مرضی کے بغیر بن ہی نہیں سکتا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

پاکستان کی فیصلہ کن سیاسی قیادت کا مفاد ہمیشہ اُن ہی ممالک اور گروہوں کے ساتھ رہا ہے جنہیں پاکستان کو صرف اور صرف "استعمال کرنے" سے غرض ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

پاکستانی جمہوریت، اس کائنات کا بدترین نظامِ حکومت ثابت ہو چکی ہے لیکن پھر بھی ہم نے اسے آسمانی صحیفے کی طرح سینے سے چمٹا رکھا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

مذہب کی بات چھوڑیئے، اب تو سیکولر نقطۂ نگاہ سے بھی جمہوریت کی خرابیاں کھل کر سامنے آچکی ہیں لیکن اہلِ سیاست اور اہلِ دانش، دونوں میں سے کوئی بھی انہیں دور کرنے کی سنجیدہ کوشش کرنے کیلئے تیار نہیں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

پاکستان ہم نے اسلام کے نام پر حاصل کیا تھا لیکن آج یہاں لسانیت، صوبائیت، علاقائیت، فرقہ پرستی اور نسل پرستی جیسے رجحانات سب پر فوقیت حاصل کر چکے ہیں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

"پاکستانی قوم" کا وجود کمزور سے کمزور تر، اور تعصبات اور نفرتوں سے آلودہ شناختیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہیں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

اپنے بچوں کو آکسفورڈ اور کیمبرج وغیرہ میں پڑھوانے والے سیاسی رہنما اپنے حلقہ انتخاب میں بنیادی سطح کی معیاری تعلیم تک دینے کے خلاف ہیں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

کہنے کو تو ایوانوں میں عوامی نمائندے موجود ہیں مگر انہیں عوام کے حقیقی مسائل کی کوئی خبر ہے اور نہ انہیں حل کرنے سے کوئی دلچسپی؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

اور بتاؤں؟

پاکستان میں زلزلہ آیا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

اس کے بعد سیلاب در سیلاب آئے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

مہنگائی بھرا بجٹ آیا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ڈرون حملے شروع ہوئے اور بڑھتے ہی چلے گئے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

پاکستان پر گویا دہشت گردوں کی یلغار ہو گئی جو قابو سے باہر ہوئی جا رہی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

امیر کی امارت اور غریب کی غربت بڑھتی ہی جارہی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ملک میں تھری جی اور فور جی کا مقصد صرف تفریح بنا ہوا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

اشتہاروں کے ذریعے ہماری نوجوان نسل کو بے مقصدیت اور آوارگی کی دلدل میں دھکیلا جارہا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ریاست نے بڑی خاموشی سے صحت اور تعلیم جیسی کلیدی ذمہ داریاں غیر سرکاری شعبے کے رحم وکرم پر چھوڑ دی ہیں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ہمارا نظام تعلیم بد سے بدتر ہونے کے بعد اب تیزی سے بدترین کی منزل چھونے کے قریب ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ملک کی تعلیمی پالیسیاں بنانے والے نام نہاد "اعلیٰ تعلیم یافتہ ماہرین" جن میں سے ہر ایک کم از کم ایک ایک ہزار مرتبہ پھانسی پانے کا مستحق ہے، لیکن وہ اس ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے ضامن بنے بیٹھے ہیں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ہمارے لئے علم کی حیثیت اب محض "روزی روزگار" کے ایک وسیلے کی رہ گئی ہے اور اس کا اصل مقصد (یعنی فکر کو تازگی عطا کرنا) ہماری سمجھ میں نہیں آتا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ہمارا معاشرہ عملاً انسانوں کا جنگل بن چکا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

خود غرضی ہمارے رگ وپے میں اتنی زیادہ سرایت کر چکی ہے کہ ہم نے دوسرے انسانوں اور انسانیت کے بارے میں سوچنا ہی چھوڑ دیا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ہمارا پیٹ بھرا ہے، ہمارا پڑوسی بھوکا ہے لیکن ہمیں نہ اس کی کوئی خبر ہے نہ پروا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

مجھے اپنا گھر صاف رکھنا ہے، چاہے اس کیلئے میں اپنے گھر کی ساری غلاظت باہر سڑک ہی پر کیوں نہ بکھیر دوں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

میں سب پر تنقید کروں لیکن کوئی مجھے کچھ نہ کہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

میں ڈنکے کی چوٹ پر بجلی چوری کرتا ہوں اور اپنے اس عمل کو غلط بھی نہیں سمجھتا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

اگر مجھے کوئی پریشانی ہو، میرا کوئی مسئلہ حل نہ ہو تو مجھے یہ ملک فوراً ہی دنیا کی بدترین جگہ معلوم ہونے لگتا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

اور میرے محلے کا گٹر پچھلے کئی دن سے بند پڑا ہے اور سڑک پر بدبودار، غلیظ پانی پھیلا ہوا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

صفائی کرنے والا صرف تنخواہ لے رہا ہے لیکن اپنا فرض نہیں نباہ رہا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

پرچون کی دکان والا مہنگا سامان بیچ رہا ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

گلی میں دو بچوں سے شروع ہونے والی لڑائی دیکھتے ہی دیکھتے ایک چھوٹی سی خانہ جنگی میں بدل گئی؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

کل سے میرے گھر کی ٹیوب لائٹ خراب پڑی ہے لیکن میں قریبی دکان سے نئی ٹیوب لائٹ لا کر لگانے میں تاخیر کئے جا رہا ہوں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

ممتحن نے میرے بچے کو امتحان کے دوران نقل کرتے ہوئے پکڑ لیا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

صفائی نہ ہونے کی وجہ سے میرے گھر کی دیواروں پر مٹی جم گئی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

میں جب کھانے پر آتا ہوں تو کھاتا ہی چلا جاتا ہوں، اور اپنا پیٹ خود ہی خراب کر لیتا ہوں؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

کل رات میں دفتر کے لئے اپنے کپڑے استری کرنا بھول گیا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

چلتے چلتے میرا جوتا پھٹ گیا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

باس نے کام میں دلچسپی نہ لینے پر مجھے وارننگ دی ہے؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

میں اپنا بٹوہ کہیں رکھ کر بھول گیا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔ نلکے میں پانی نہیں آرہا؛ یہ بھی یہودی سازش ہے۔

Marfat.com

ہم اپنے تمام اجتماعی اور انفرادی مسائل کی ذمہ داری خود قبول نہیں کرتے، اور نہ انہیں اپنے طور پر حل کرنے کی کوئی سنجیدہ کوشش ہی کرتے ہیں۔ البتہ، جان چھڑانے کیلئے انہیں بڑی فراخدلی سے "یہودی سازش" قرار دے کر خود کو ہر طرح سے بری الذمہ کر لیتے ہیں۔ کہیں یہ بھی کوئی یہودی سازش تو نہیں؟ ہاں! شاید یہی سب سے بڑی یہودی سازش ہے !

☆

اللہ سے محبت کا واقعہ

بغداد میں ایک بدمعاش نے ایک عورت کو پکڑ لیا اور خنجر نکال کر اسکے گلے پر رکھ دیا لوگ دور سے ڈر سہم کر تماشہ دیکھ رہے تھے مگر کسی کی جرات نہیں تھی کہ وہ اس عورت کو اس بدمعاش کی چنگل سے آزاد کراتے۔

اتنے میں ایک بزرگ کا وہاں سے گزر ہوا وہ اس بدمعاش کے قریب ہوئے اسکے کان میں کچھ کہا اور آگے بڑھ گیے۔ اس بدمعاش پر لرزہ طاری ہو گیا اور ایک دم بے ہوش ہو کر گر پڑا خنجر ہاتھ سے گر گیا اور وہ عورت وہاں سے بھاگ گی لوگ بھی سارے حیران تھے کہ یہ کیا ماجرہ ہوا جب یہ بدمعاش ہوش میں آیا تو لوگوں سے اس بدمعاش نے پوچھا کہ

"یہ بزرگ کون تھے"

حاضرین میں کسی نے پکار کر کہا" زمانے کے ولی اللہ سیدنا بشر حافی"

وہ بدمعاش بولا انہوں نے میرے کان میں کہا

Marfat.com

"تیرے اس فعل کو اللہ پاک دیکھ رہا ہے"

میں خوف سے کانپ اٹھا اور مجھ پر لرزہ ہو گیا مجھے احساس ہوا کہ میں کتنا بے شرم اور بے غیرت ہوں کہ مجھے میرا رب دیکھ رہا ہے اور میں پھر بھی بے حیائی کا کام کر رہا ہوں۔ بس مجھے اس احساس نے تڑپا کر گرایا اور میں بے ہوش ہو گیا، کہتے ہے کہ وہ بد معاش نہایت چیخیں مار مار کر روتا تھا کہ خوف کی وجہ سے اسکو بخار ہوا اور ایک ہفتے کے اندر اندر اسکی وفات ہو گی۔

عزیزن من۔! عورت سے محبت کرنے والا محبوبہ کی موجودگی میں غیر عورت پر ہر گز نظریں نہیں ڈالتا ہم کیسے عاشق ہیں کہ اللہ اور رسول سے محبت کے دعویں بھی کرتے ہیں اور گناہوں پر قائم بھی رہتے ہیں

جو کرتا ہے تو چھپ چھپ کر اہل جہاں سے...
کوئی دیکھ رہا ہے تجھے آسمان سے !!...

☆

دلچسپ بہترین واقعہ

یہ آج سے چھ سو سال پہلے کا ذکر ہے عراق کے شہر بغداد میں ایک تاجر مصطفی بغدادی رہا کرتا تھا۔ دنیا جہاں کی ہر نعمت اسے میسر تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسے چار بیٹوں سے نوازا تھا۔

وہ ایک نہایت عقلمند انسان تھا۔ وہ اپنے بیٹوں کو ایسی تعلیم و تربیت دینا چاہتا تھا جو دنیا و آخرت دونوں میں ممد و معاون ثابت ہو

Marfat.com

بغدادی پوری دنیا علم وادب کا مرکز تھا اور پوری دنیا سے لوگ بغداد میں تعلیم حاصل کرنے آتے تھے۔

مصطفیٰ نے بغداد کے مشہور و معروف عقل مند لوگوں سے اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں مشورہ کیا اور پھر ایک انوکھا فیصلہ کیا۔

چاروں بیٹوں کو اس نے عالم بنانے کا فیصلہ کیا اور بغداد کے سب سے بڑے مدرسے میں داخل کروادیا۔ سال گزرتے گئے اور آخر وہ دن بھی آگیا جب چاروں بیٹے مکمل عالم کے روپ میں اس کے سامنے کھڑے تھے۔ ان کے اساتذہ سے مشورے کے بعد بغدادی نے ان کے مستقبل کے کچھ نئے فیصلے کئے تھے۔ بیٹے بھی نہایت فرمانبردار تھے۔

سب سے بڑے بیٹے عبدالودود کو اسی مدرسے میں مزید دینی تخصص اور مہارت کا راستہ دکھایا۔

دوسرے بیٹے عبدالحی کو اس کے جوہر دیکھتے ہوئے تعلیم کا سلسلہ موقوف کرنے کا فیصلہ کیا اور اسے خاطر خواہ خرچہ دے کر اردگرد کے ممالک میں دعوت و تبلیغ کے لیے بھجوادیا۔

تیسرے بیٹے عبدالغافر کو تربیت و تزکیہ کے لیے بغداد کے شہرہ آفاق شیخ سپرد کردیا۔

Marfat.com

چوتھا بیٹا عبد الباقی جو بچپن سے پھرتی میں اپنی مثال آپ تھا کو ایک مشہور فنون سپاہ گری کے ماہر کے حوالے کر دیا۔ جہاں سے مہارت حاصل کرنے کے بعد وہ ایک مشہور مسلمان سپہ سالار کے لشکر میں شامل ہو گیا۔

پانچ سال کا عرصہ گزر گیا تو مصطفٰے بغدادی نے چاروں بیٹوں کو بلایا اور ان کو جانچنے کے لیے کچھ سوالات کیے۔

بڑا بیٹا جو ایک نامور عالم بن چکا تھا اپنے علم پر کچھ نازاں دکھائی دیا۔ اور یہی صورتحال اس نے اپنے مبلغ، صوتی اور مجاہد بیٹے میں محسوس کی۔

اسے محسوس ہوا کہ ہر کوئی اپنے شعبے کو برتر اور دوسرے کے شعبے کو کمتر تصور کر رہا ہے۔ گویا وہ دین کے جزو کو دین کا کل تصور کر رہے تھے۔

مصطفٰی بغدادی نے چاروں بیٹوں کے اساتذہ سے مشاورت کے بعد ان کی موجودگی میں بیٹوں کو سمجھانے کا فیصلہ کیا۔

میرے پیارے بیٹو! دین کے چار شعبے ہیں تبلیغ، جہاد، تعلیم و تعلیم اور تزکیہ۔ مسلمان اس وقت کامیاب ہوں گے۔ جب ان چاروں شعبوں میں جوڑ ہو گا، مرکزیت، اجتماعیت ہو گی ورنہ یہ شعبے ٹکڑے ٹکڑے رہیں گے اور مسلمان کامیاب نہیں ہوں گے۔

مصطفٰے نے ایک گہرا سانس لیا اور اپنی بات جاری رکھی

Marfat.com

تم لوگوں کی اس طرز کی تربیت میں میری بہت گہری منصوبہ بندی تھی تمہار اصل کام اب شروع ہو گا اور وہ ہے کہ مسلمانوں کو کس طرح امت میں جوڑا جائے اور ان کو اس سے بچایا جائے کہ میں مجاہد ہوں، میں تبلیغی ہوں، میں صوفی ہوں، میں عالم ہوں اور دوسرے سے میرا کوئی تعلق نہیں۔ بجائے اس کے وہ کہے کہ بجائے اس کے وہ کہے کہ سارے ہمارے اپنے ہیں۔ اگر ہم اس طرح کریں گے تو ہمیں سب جماعتوں کا ثواب ملے گا۔

عبدالباقی کی طرح اس مجاہد کا ثواب ملے گا جو کفر کے ساتھ حقیقی معنوں میں برسرپیکار ہے۔

عبدالحی کی طرح اس مبلغ کا ثواب ملے گا جو دور دراز تبلیغ کے لیے جاتا ہے۔

"عبدالودود کی طرح اس مدرس کا ثواب ملے گا جو تدریس کر رہا ہے۔ اور عبدالغافر کی طرح اس صوفی کا ثواب ملے گا جو نفس کا تزکیہ کر رہا ہے۔

بغدادی یہ کہہ کر چپ ہو گیا، اساتذہ کے چہرے پر ایک پر سکون مسکراہٹ پھیل چکی تھی اور سارے بیٹے ہر شعبے کی افادیت جان چکے تھے اور اب وہ ایک دوسرے کے ہاتھ میں مضبوطی سے ہاتھ دیے کھڑے تھے۔ سبحان اللہ۔

☆

Marfat.com

ایک بھائی کے نام:

بس میرا یہی مطلب، مومنین کاملین مراد ہے، یہ کوئی دیوبندی علماء سے رجوع سے نہیں ہے، یہ ہر اس سے ہے جو سنت کی تعلیم میں مجاز اور وارث ونائب ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف علم الٰہی کی تعلیم تزکیہ حکمت ودانائی میں دعوت دینے پر مامور ہے۔

دعوت کا فریضہ جو کہ ایک اعمال حسنہ فرائض وغیرہ کی دعوت ہے جبکہ دوسری طرف علم الٰہی کی عطا میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی حقیقت کی دعوت ہوتی ہے جو کہ یہ دونوں، علماء ربانیین کی دعوت ہوا کرتا ہے۔

جو کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو اپنے اور دوسروں کے لئے بہترین نمونہ جانتے مانتے اور بناتے ہیں، یعنی، جو کام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر کیا ہے، وہ کرو اور جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عمر نہیں کیا، وہ نہ کرو. جیسا کہ آپ نے حرام عمل سجدہ تعظیمی اور جاندار کی تصویر نہیں بنائی جبکہ تعلیم یہ دی ہے کہ جان جاتی اور مال جاتے پر، وقتی حرام، اتنا جائز ہوتا ہے جس سے جان اور مال بچ جاتا ہو اور اگر نظر آتا ہو کہ حرام کے ارتکاب وقتی پر بھی جان مال نہیں بچے گا تو پھر یہ ظاہری حرام اور کلمہ کفر نہ کہا اور نہ کیا جائے، اس کا حکم ہے۔

بات جماعت اسلامی کی نہیں، بات تو دعوت دینے والے علماء، حق کی ہے کہ وہ بہترین نمونہ اپنے کسی مکتبہ فکر کے ناموں اور بڑوں کو استعمال کر کے نہ

Marfat.com

بنائیں وہ خود بھی ان بزرگوں کی طرح سنت پر عمل کی تعلیم دیں اور پھر پہلے اس پر خود اور پھر دوسروں کو اس پر عمل کی دعوت عام دیں۔

والسلام

☆

ایک بھائی کے نام:

اہل اللہ کے پاس اس لیے علم ہوتا ہے کہ وہ سنت کی تعلیم دینے کے قابل ہوتے ہیں اور ان کا نصاب قیامت تک سنت پر عمل اور سنت میں ہی تعلیم دینا ہوتا ہے۔ یہ ہرگز نہیں ہوتا کہ دوسروں کو سنت کی تعلیم دیتے ہوں اور خود سنت پر عمل کے خلاف عمل کرتے یا خلاف میں دین پھیلاتے ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں کی آواز پہنچاتا اور بتاتا ہو اور کوئی اپنی جاندار تصویر کو پہنچاتا اور دکھاتا ہو اور اس کے پاس ڈیجیٹل کیمرہ یا کسی اور ذریعہ سے عکس کو جمانے اور تصویر بنانے کی کوئی قطعی نص بھی نہ ہو کیونکہ حرام کے جواز میں قطعی حکم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

یہ درحقیقت بنی اسرائیل کے علماء تھے جو حکم پر عمل نہ کرتے اور گدھے کی طرح وزن اٹھائے پھرتے تھے۔

یہ سب اہل اللہ ہی تھے اور ہیں جن کی وجہ سے آج ہم میں مسلمانی ہے کہ ان کی زندگیوں پر ذرا نظر ڈالو کہ وہ آج کل کی خرافات اور اعمال حرام کے

Marfat.com

مرتکب ہونا تو دور کی بات وہ تو دین کی حمیت و غیرت میں کسی بادشاہ کی یہ جرات برداشت نہ کرتے تھے.

درحقیقت، اس لیے، علم ہوتا ہی اھل اللہ کے پاس ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی سے بھی علم الٰہی کا حصول ہو جائے تو یقیناً یہ بڑی سعادت ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے جس کی اقتدا کروگے ھدایت پا جاؤ گے اور ان کے بعد ان کے خلفاء، جو قیامت تک ہونگے. جن کا دور آج قحط الرجال تو ضرور ہے لیکن، عدم الرجال نہیں کہ فرمایا، وکونوا مع الصادقین.

والسلام

☆

جب عاجز اہل اللہ مومنین کاملین کی بات کرتا ہے تو آپ عام مومنین کی بات کرتے ہیں جو موضوع سے ہٹنا ہو جاتا ہے۔

اہل اللہ ہی تو محفوظ ہوتے ہیں جبکہ نبی رسول علیہم السلام معصوم.

آپ نے یہ جتنی باتیں کی ہیں یہ اسلام کی ہی دعوت اور آواز پہنچائی ہے، آپ یہ کیوں کہتے ہیں کہ ہم فیس بک پر دین، حق سچ کی بات نہیں کرتے جبکہ آپ اتنے بڑے فتنے مودودیت کو دین جانتے اور مانتے ہوئے برملا اس سچے دین میں اس فتنے کا ذکر فرمایا ہے۔

Marfat.com

مومن بت خانے میں بھی حق کا ہی بول بالا کرتا ہے جو کہ آج کل کا ایک فیس بک بھی ہے۔

بات اور موضوع تو عاجز کا اہل اللہ، علماء ربانیین ہی ہے کہ ان کی مبارک کوششیں تھیں کہ لوگوں کی اعتقادی عقائد اور عملی احکام کی اصلاح ہوتی رہی جبکہ ہم نے گناہ کو گناہ تو جانا ہے جو عملی تو ہے لیکن، اسے اپنی زندگی سے اس طرح نہیں نکالا جس طرح پوری زندگی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم معصوم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین عمل حرام سے محفوظ رہے اور اپنے متوصلین اور متعلقین کو بچاتے اور بچنے کی تعلیم فرماتے رہے۔

آپ بھائی! یقیناً عاجز کا مطلب اور اسلامی دینی بات اور آج کی ضرورت جان گئے ہوں گے کہ دین کی تعلیم اور اس پر عمل عام ہو جائے جو مومن کی سعادت دارین ہے۔

والسلام

☆

اسلامی زندگی

مسلمان ہمیشہ غیر مذہب سے خطرے میں ہی رہا ہے، اور اس کے خلاف برسرپیکار رہنا ہی اسلام اور مسلمان کی زندگی ہے۔ کون ہے یہ جو اسلام نہیں جانتا اور بڑا مسلمان اور پاکستانی بن کر ان کے وزیروں سفیروں کے راز ہم تک پہنچا رہا

Marfat.com

یہ خود ڈرے ہمیں ڈرا رہے ہیں. یہ نہیں جانتے کہ جس دن کوئی مسلمان نہ رہا اس دن ان پر قیامت ہی آٹوٹے گی۔

والسلام

☆

نامکمل کہانی

میں سائکاٹرسٹ کے پاس بیٹھا تھا، بیگم کے کہنے پہ کئی دن سے ٹائم لیا ہوا تھا، اس لئے انہیں ملنے چلے آیا،

کیا مسلہ ہے آپ کو.. ؟

تفصیل سے زرا بتائیں ..

میں آنکھیں بند کئے چت لیٹا ماضی کی طرف سفر کرنے لگا اور میری زبان سے الفاظ پھوٹنے لگے

سب ٹھیک تھا

میں اپنے آفس میں مصروف رہتا اور نوشین یونیورسٹی میں لیکچرار تھی ، بچے سکول کالج سے آکر اکیڈمی چلے جاتے اور پیچھے گھر میں صرف اماں اور نوکرانی ہوتی تھی ،

اماں کافی بیمار رہنے لگیں تھیں، اکثر ایسا ہوتا کہ اماں کی رات کو طبیعت خراب ہو جاتی اور ہم انہیں لیکر ہسپتال چلے جاتے جہاں چار پانچ گھنٹے کے ٹریٹمنٹ کے بعد ہمیں فارغ کر دیا جاتا، جب یہ اکثر ہونے لگا تو میری اور نوشی کی ورک

Marfat.com

روٹین خراب ہونے لگی، راتوں کو دیر سے جاگنے کی وجہ سے ہم دونوں متاثر ہو رہے تھے، ان ہی دنوں ایک دن نوشی نے مجھے کہا ...

سنئے اماں کی وجہ سے ہم دونوں کو خاصی ڈسٹربنس ہو رہی ہے، کیوں نا ہم انہیں اولڈ ایج ہوم چھوڑ آئیں

یہ سننا تھا کہ میرے تن بدن میں آگ لگ گئی اور غراتے ہوئے میں نے پوچھا کہ تم نے یہ سوچا بھی کیسے، جانتی بھی ہو ابو کی ڈیتھ کے بعد اماں نے مجھے کیسے پال پوس کر بڑا کیا

آپ بھی ناجزباتی ہو جاتے ہیں، میں تو صرف یہ کہہ رہی ہوں کہ شہر میں بیسیوں اولڈ ایج ہوم ہیں، ہم کسی اچھے سے پرائیویٹ اولڈ ہوم کا انتخاب کریں گے جہاں میڈیکل کی بھی سہولیات ہوں تاکہ خدانخواستہ رات کو تو ہم یہاں ہوتے ہیں اگر دن میں اماں کی طبیعت بگڑ گئی تو کیا کرے گی کام والی نجمہ، آپ ایک دفعہ مسز عباسی نے جو اولڈ ہوم پروجیکٹ شروع کیا ہے وہ دیکھ آئیں ،،،

اچھا فی الحال اپنی بکواس بند کرو اور مجھے پڑھنے دو، میں نے عینک سیدھی کی اور پھر کتاب پڑھنے میں مصروف ہو گیا لیکن میرا دماغ بار بار مسز عباسی کے بنائے اولڈ ایج ہوم کی طرح جا رہا تھا

اگلے دن اتوار تھی اور صبح ہی صبح میں گاڑی لیکر شہر کے اس پوش علاقے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ اولڈ ایج ہوم تھا، گاڑی پارک کر کے میں اس شاندار اور پر شکوہ بنگلے کی طرز پہ بنی اس عمارت میں داخل ہو گیا، جہاں میرا

Marfat.com

استقبال پودوں کو پانی دیتی مسز عباسی نے خود کیا، اس دن میں نے وہ ساری عمارت گھوم پھر کر دیکھی جہاں میرے ذہن کے مطابق واقعی ہی بوڑھے لوگوں کے لئے جنت تعمیر کی گئی تھی، صاف ستھرا ماحول، بڑا سا سرسبز لان، پر شکوہ ڈسپنسری جہاں ہر وقت ایک ڈاکٹر طعینات رہتا تھا، اور اولڈ ایج ہوم کی اپنی دو ایمبولینسز کے علاوہ وہاں زندگی کی ہر سہولت فراہم کی گئی تھی،

مسز عباسی سے فیس وغیرہ پوچھی تو چودہ طبق روشن ہو گئے، لیکن اماں کے آرام کے لئے مجھے وہ مناسب لگے، اب صرف اماں سے پوچھنا باقی رہ گیا تھا، رات کو اماں کے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا وہ بیٹھیں بڑے بڑے لفظوں والا قرآن پڑھ رہیں تھیں، میں کمرے میں داخل ہوا تو انہوں نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا اور مسکرائیں ،

میں چپ چاپ پہلو میں آکر بیٹھ گیا، اماں کا حال احوال پوچھا اور پھر چپ.. سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ بات کو کیسے شروع کروں

یہ مشکل اماں نے خود ہی آسان کر دی،، کی ہو یا پتر، پریشان لگ رہے ہو

جی بس آپ کی وجہ سے ہی پریشانی تھی، کیسی طبیعت ہے اب۔

میں ٹھیک ٹھاک تو ہوں، مجھے کیا ہونا، بس یہ کمبخت مارا بلڈ پریشر اوپر نیچے ہوتا رہتا ہے ،

اماں ایک مشوری کرنا تھا آپ سے

Marfat.com

بول پتر

اماں میں ایک جگہ دیکھ کر آیا ہوں میں نے ہکلاتے ہوے بولنا شروع کیا، وہ آپ کی رہائش کے لئے بہت مناسب ہے، وہاں مجھے یہ پریشانی نہیں ہو گی کہ آپ گھر میں اکیلی ہیں، یا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ٹھاک ہے، وہاں ڈاکٹر چوبیس گھنٹے موجود رہتا ہے، ماحول بھی صاف ستھرا ہے ،

اماں کے چہرے پہ رقصاں مسکراہٹ تھم گئی تھی، ایک دفعہ ماتھے پہ بل پڑے اور پھر مسکرا دیں، پتر مجھے بھی کافی دن سے محسوس ہو رہا تھا کہ تم لوگوں کو کافی ڈسٹرب کر رہی ہوں، ٹھیک ہے کوئی مسلہ نہیں، جیسے میرا لعل خوش ویسے میں خوش، اماں نے مسکراتے ہوے میرا ماتھا چوما اور میں کمرے سے نکل آیا

میرا ضمیر اس بے غیرتی پہ آمادہ نہیں تھا مگر میرے حالات کچھ اور کہتے تھے، یا شاید میں حالات کا سہی مقابلہ نا کر سکا اور اماں کو میں اولڈ ایج ہوم چھوڑ آیا شروع شروع میں دو تین دن بعد میں چکر لگا لیتا تھا، کبھی کبھی اماں کو گھر بھی لے آتا تھا اور اگلے دن پھر چھوڑ آتا، پھر میرا چکر کم ہوتے گئے بس اتوار کی اتوار جانے لگا، اور پھر کچھ عرصہ پہلے تو حد ہو گئی، کاروبار کے چند مسائل کی وجہ سے میں قریبا ایک مہینہ نا جا سکا، اسی دوران وہ منحوس دن آ گیا۔

Marfat.com

اتوار کا دن تھا، مجھے آج ایک آدمی کے ساتھ ضروری کاروباری ملاقات کرنی تھی، ناشتہ کیا اور گاڑی میں آ بیٹھا ابھی سیلف لگایا ہی تھا کہ اٹھارہ سالہ ایان بھی دروازہ کھول کر ساتھ بیٹھ گیا،

ڈیڈ آپ کو پتہ ہے میں گاڑی چلانا مکمل سیکھ گیا ہوں،

اچھا.... ؟واہ شاباش میرا بیٹا بڑا ہو گیا

ڈیڈ آپ ہمیشہ ہمیں سکول چھوڑ کر آتے ہیں آج میں آپ کو چھوڑ کر آؤں گا

میں نے ہنستے ہوے ایان سے پوچھا

اچھا کہاں چھوڑنے کا ارادہ ہے اپنے پاپا کو

اولڈ ایج ہوم....

اس نے کہا

اور میں ساکت ہو گیا، میرے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی اور ہاتھ سٹیرنگ پہ مضبوطی سے جم گئے

وہ اپنی دھن میں بولتا جا رہا تھا، آج سنڈے ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ گرینی سے ملنے جا رہے ہیں، میں بھی چلتا ہوں ساتھ میں آپ کو ڈرائیونگ بھی دکھاتا ہوں اپنی.....

مگر میں بس ایان کے پہلے جملے پہ ہی ساکت ہو چکا تھا، اسکے معصوم جملے میں میرا مستقبل چھپا تھا، میری وہ فصل جو مجھے کاٹنی ہی تھی، بچپن میں پڑھی کہانیاں اور واقعات کی طرح مجھے بھی اسی سلوک کا شکار ہونا تھا... ..... میری آنکھوں

Marfat.com

سے آنسو ابل ابل کر آرہے تھے اور میں اپنی اماں سے اپنے اس گھٹیا سلوک سے سخت شرمندہ تھا،

ایان کو بلاوجہ ڈانٹ کر میں نے گاڑی سے نکالا اور تیزی سے گاڑی چلاتا ہوا، اماں کو لینے اولڈ ایج ہوم جانے لگا،

اولڈ ایج ہوم پہنچا تو دوسری بجلی گری کہ کچھ دیر قبل ہی اماں ہارٹ اٹیک سے فوت ہو چکی تھیں اور میری معافی و توبہ کے سارے دروازے بند ہو گئے ..

ڈاکٹر صاحب تب سے میں انتہائی چڑچڑا ہو چکا ہوں، کاروبار میں دل نہیں لگتا، بلاوجہ بچوں اور ملازموں کو ڈانٹتا رہتا ہوں، اکثر چھٹی والے دن سارا سارا دن قبرستان میں اماں کے سرہانے بیٹھ کر ان سے معافی مانگتا رہتا ہوں، ناگھر میں دلچسپی رہی ناکاروبار میں اب بتائیں کیا اس بے سکونی، بے آرامی اور اس ضمیر کا کوئی علاج ہے جو جاگا بھی تو بے فیض... مجھے خوف رہتا ہے کہ میرے ساتھ بھی وہی کچھ نا ہو. جو میں نے اماں کے ساتھ کیا

کافی دیر تک میں چپ رہا لیکن ڈاکٹر کی آواز نا آئی

آنکھیں کھولیں، اٹھ کر ڈاکٹر کو دیکھا تو وہ سر نیچے کئے بیٹھا رو رہا تھا،

ڈاکٹر صاحب... میں دوبارہ بولا تو اس نے سر اٹھایا اور آنکھیں صاف کر کے بولا

Marfat.com

اسکے علاوہ اس بے سکونی کا کوئی علاج نہیں کہ اللہ سے توبہ استغفار کرتے رہا کرو، نیک کام کرو تا کہ وہ تمہارے ماں باپ کے کام آئیں اور شاید تمہیں سکون مل جائے

یہ کہتے ہوئی اسکی ہچکیاں بندھ گئیں، اور گلوگیر آواز میں پھر بولا

میں نے ایک ضروری کام سے جانا ہے آپ چلے جائیں، یہ کہتے ہوے اس نے اپنا موبائل اٹھایا اور ملازم کو بلا کر کلینک بند کرنے کا کہنے لگا

ارے ڈاکٹر صاحب اتنی ایمرجنسی میں آپ جا کہاں رہے ہیں، میں نے پریشانی سے ہڑبڑا کر پوچھا تو وہ رکا اور نم آنکھوں سے بولا

اولڈ ایج ہوم..... بابا کو لینے

یہ کہہ کر وہ راہداری میں غائب ہو گیا

☆

کوئی کسی سے ناانصافی اور ظلم روا رکھتا ہے تو یہ ناکامی ہوتی ہے، نہ کہ بڑا کمال.

کوئی یہ سمجھتا ہے کہ وہ کسی کا ٹوکرا اٹھا کر اپنے گھر لے آیا ہے اور وہ خوشحال ہو گیا ہے تو یہ اپنی جان پر ظلم اور مالک کا اس پر قلم چلنا ہوتا ہے جو کہ اس کے خلاف فیصلہ زوال ہوتا ہے۔

کسی نے کسی پر ظلم کیا ہوتا ہے تو اس نے اپنے لیے خود گڑھا گہرا کھودا اور اس میں پڑا ہوتا ہے۔

Marfat.com

ناکامی میں مبتلا انسان اور پریشانی میں گرادہ ہے جو کسی کے ساتھ ناانصافی کرتا اور اپنے حق میں، اپنی بربادی کا فیصلہ سنتا ہے، کیونکہ

وہ اپنا مالک اور مظلوم کے مالک کو نہیں جانتا:

چاہیے تو یہ ہے کہ وہ اپنا مالک جانے اور اس کا حکم مانے کہ وہ نہ کبھی ظالم رہے اور نہ کبھی کوئی اس کے ہاتھوں مظلوم.

فیصلہ مالک کا علم بے، علم اور قلم مومن کے حق میں چلتا ہے جو کہ ناکامی سے بھلائی اور اچھائی ہوتی ہے۔

لیکن! شیطان ایسا ہوتا ہے کہ وہ مالک کی مانتا اور نہ اس کا قلم جانتا ہے جو کہ لعنت کا بیمار اور جہنمی زندگی کا وہ خود ہی یار، تیار ہوتا ہے۔

حیف! اس کمائی ناروا پر.

چھوٹی سی مثال سے یہ بڑی بات سمجھ میں آجاتی ہے۔

دو بھائی تھے جن کے باپ کا انتقال ہو گیا۔ جس نے وراثت میں تین چیزیں چھوڑیں، جو کہ ایک کمبل، ایک گائے اور ایک درخت تھا جو پھل بھی دیتا تھا۔ بڑا بھائی کہنے لگا کہ اباجی کی ہر چیز آدھی آدھی بانٹیں گے کیونکہ یہی طریقہ اسلامی اور یہی انصاف پر مبنی سنائی ہے۔

کہنے لگا کہ دن کو کمبل تیرا اور رات کو میرا، گائے کا اگلا حصہ تیرا اور پچھلا میرا ہو گا جبکہ درخت کا نیچے والا حصہ تیرا اور اوپر والا میرا ہو گا۔

Marfat.com

اب وہ بے چارہ درخت کو پانی دیا کرتا کہ ورثہ میں ملا تھا لیکن، جب درخت پر پھل لگتا تو بڑا جو بزرگ اور منصف تھا وہ پھل اتار لیتا کہ اوپر والا حصہ اس کا جو تھا۔ انصاف جو اس نے کیا تھا، وہ اسے بڑا کمال بھی نظر آتا تھا۔

دن والا، دن کو کمبل سنبھالتا اور سردی میں رات کو بھائی انجوائے کرتا اور نفع اٹھاتا کہ آدھا آدھا جو بانٹا گیا تھا۔

گائے کو کھلاتا اور پلاتا کہ گائے کا اگلا حصہ جو ترکہ میں اس بھائی کو ملا تھا.

جب دودھ دھونے کا وقت آتا تو بڑا بزرگ دودھ دھوتا کہ اسے انصاف کرنے پر جو یہ بزرگی حاصل ہوئی تھی۔

ماں باپ در حقیقت، بزرگ ہوتے ہیں۔ کماتے خود مشقت خود کرتے ہیں جبکہ کھاتی، آرام کرتی اولاد ہے۔ انہیں اللہ بزرگ کہتا ہے۔ یہ کوئی ووئی بزرگ نہیں ہوتا کہ کماؤ تم، اور کھائیں ہم۔

ہم نے تو جو بزرگ و برتر دیکھے ہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں کو دیکھا ہے۔

کسی اللہ تعالیٰ کے بندے نے دیکھا کہ یہ موضوع، ناخواندہ بزرگ ناانصافی اور بھائی سے زیادتی کر رہا ہے جو کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

کہا بیٹا، میری بات سنو، اس طرح تم دونوں ناکام ہو کہ ایک اپنا حق لینا جبکہ دوسرا دوسرے کا حق دینا نہیں جانتا.

Marfat.com

بزرگ وہ ہوتا ہے جو ایک دوسرے کو حق شناس کرتا ہو۔

کہا، بیٹا سنو! نفع آدھا آدھا ہوتا ہے، جو چیز کی کمائی میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہوتا ہے۔ یہ کمبل گائے اور درخت کا نفع آدھا آدھا جبکہ سنبھال چیزوں کی ہر دو کریں گے.

چیز دنیا میں ہی پڑی ہوتی ہے، یہ چیزوں میں نفع ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ مخلوق کو بانٹ کر دیتا ہے۔

چیزوں میں نفع بانٹ کر جبکہ سنبھالنا دونوں نے ہے، ماں باپ سے نفع خدمت میں اولاد کو بانٹ کر جبکہ سنبھالنا ہر ایک نے ہے، اللہ تعالیٰ، نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پیروکاروں سے نفع ہر ایک کو جبکہ ان کا کہنا ہر ایک کو اپنی اپنی جگہ پر ماننا ہوتا ہے۔

یہ پیٹ لالو کھیت کبھی نہیں بھرتا اور خواہش کی پیروی میں کبھی انصاف نہیں ہوتا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے اونچی نیکی، علم کا حاصل کرنا ہے، کیونکہ ایک تو یہ عمل کی حقیقت، نیکی ہوتا ہے اور دوسرا کوئی حکم ادا کرنے کے قابل ہی تب ہوتا ہے۔

کوئی نام کا بزرگ یا عمر زیادہ کا ہوتا ہے تو کام چھوٹوں کے کرتا ہے۔

حق شناس ہونا یہ شاگرد کا کام ہے، جبکہ حق شناس کرنا یہ بزرگ کا کام ہوتا ہے۔

فرمان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ حق شناس ہو جاؤ، جو کہ پنگھوڑے سے لیکر آخری لحہ تک علم حاصل کرتے رہنا ہے۔

Marfat.com

☆

جو دنیا آخرت میں مردہ ہے وہ حاجت روا کیسے ہو سکتا، جبکہ مومن ایمان کی بدولت دنیا آخرت میں زندہ ہوتا ہے۔

منفی سوچ اور اپنے عمل کی تبلیغ کے بجائے اللہ تعالیٰ کے علم کی تبلیغ کرو کہ عمل مخلوق کا جبکہ دین، علم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

والسلام

☆

ایک مبلغ کے نام:

جو دنیا آخرت میں مردہ ہے وہ حاجت روا کیسے ہو سکتا، جبکہ مومن ایمان کی بدولت دنیا آخرت میں زندہ ہوتا ہے۔

منفی سوچ اور اپنے عمل کی تبلیغ کے بجائے اللہ تعالیٰ کے علم کی تبلیغ کرو کہ عمل مخلوق کا جبکہ دین، علم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

کیا حرام تصاویر مردوں عورتوں وغیرہ کا نام یہ بے پردگی نہیں؟ جبکہ آلات موسیقی تو علیحدہ حرام اور ممنوع ہے۔

دوسری بات کہ جس طرح آج کے علماء تصویر کو عکس کہتے ہیں لیکن، عکس میں مرد جو اجنبیہ حور اور عورت اجنبی مرد کو دیکھتی ہے وہ کیا دین ہے اور حلال ہے۔ وجود چہرہ بھی تو بت ہی ہیں جس پر بھی تو نظر ڈالنا پالنا حرام ہی ہے۔

اتقوا یا اولی الابصار!

والسلام

Marfat.com

عجیب بات ہے جس کا ذکر کرو گے اس سے محبت ہو جاتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر جتنا کوئی زیادہ کرتا ہے اس کی محبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ کل قیامت کو جس کے ساتھ محبت کرتا ہو گا، اسی کے ساتھ ہو گا اللہ تعالیٰ کے ولی اللہ اور تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر کرنا میں بلاریب اللہ تعالیٰ کا ہی ذکر ہوتا ہے کیونکہ وہی تو اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں۔

بھائی اچھا تیرا دین ایمان ہے جو تجھے نیک بندوں کے ذکر اور محبت سے تو کوئی فائدہ نہیں دیتا اور بغیر ان کے ذکر کے اقرار کے کیسے اور محبت کے، مومن کامل ہوتا ہے۔

والسلام

☆

آج بھی مدینہ کے شہری

کسی اجنبی کو دیکھتے ہیں تو اسے محمد کہہ کر پکارتے ہیں

اور ساتھ کو یا صدیق

لہذا یہ دنیا کا واحد شہر ہے

جس میں ہر مہمان ہر اجنبی کا نام محمد اور ہر ساتھی صدیق ہے۔

انصار نے حضور کی تواضح کی

اور

ان کی نسلیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمانوں کی خدمت کر رہی ہیں۔

Marfat.com

رمضان میں پورا مدینہ اشیاء خوردونوش لے کر
مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر ہو جاتا ہے،
دستر خوان بچھا دیے جاتے ہیں،
میزبانوں کے بچے مسجد نبوی کے دلانوں، ستونوں اور دروازوں میں کھڑے ہو جاتے ہیں،
حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو بھی مہمان نظر آتا ہے۔
وہ اس کی ٹانگوں سے لپٹ کر افطار کی دعوت دیتے ہیں۔
مہمان دعوت قبول کر لے تو میزبان کے چہرے پر روشنی پھیل جاتی ہے
،نامنظور کر دے تو میزبان کی پلکیں گیلی ہو جاتی ہیں،

میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوا
تو ایک سات آٹھ برس کا بچہ میری ٹانگ سے لپٹ گیا
اور
بڑی محبت سے کہنے لگا، چچا چچا آپ میرے ساتھ بیٹھیں گے،
میرے منجمد وجود میں ایک نیلگوں شعلہ لرز اٹھا،
میں نے جھک کر اس کے ماتھے، پر بوسا دیا
اور سوچا یہ لوگ واقعی مستحق تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اللہ کے گھر سے اٹھ کر

Marfat.com

ان کے گھر آ ٹھہرتے اور پھر واپس نہ جاتے۔

وہاں روضہ اطہر کے قریب ایک دروازہ ہے۔

باب جبرائیل

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ام المومنین حضرت عائشہ کے حجرہ مبارک میں قیام فرماتے تھے

افطار کا وقت ہوتا، دستر خوان بچھتا، گھر میں موجود چند، کھجوریں اور دودھ کا ایک

آدھ پیالہ اس دستر خوان پر چن دیا جاتا،

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذان کے لیے کھڑے ہوتے

،تو آپ فرماتے"

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باہر دیکھو

باب جبرائیل کے پاس کوئی مسافر تو نہیں

آپ رضی اللہ عنہا اٹھ کر دیکھتیں

واپس آکر عرض کرتیں

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہاں ایک مسافر بیٹھا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوریں اور دودھ کا وہ پیالہ باہر بھجوا دیتے،

میں جونہی باب جبرائیل کے قریب پہنچا

Marfat.com

میرے پیروں کے ناخنوں سے رانوں کی ہڈیوں تک ہر چیز پتھر ہو گئی

میں وہیں بیٹھ گیا،

باب جبرائیل کے اندر ذرا سا ہٹ کر

حضرت عائشہ کے حجرے میں میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرما رہے ہیں

میں نے دل پر ہاتھ رکھ کر سوچا،

آج بھی رمضان ہے۔

ابھی چند لمحوں بعد اذان ہو گی،

ہو سکتا ہے آج بھی میرے حضور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پوچھیں ذرا دیکھئے باہر کوئی مسافر تو نہیں

اور ام المومنین عرض کریں گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم

باہر ایک مسافر بیٹھا ہے

شکل سے مسکین نظر آتا ہے

،نام ہے شرمسار

ہے تھکا ہارا

سوال کرنے کا حوصلہ نہیں بھکاری ہے

لیکن مانگنے کی جرات نہیں،

Marfat.com

لوگ یہاں کشکول لے کر آتے ہیں یہ خود کشکول بن کر آگیا ہے

اس پر رحم فرمائیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے چارہ سوالی ہے،

بے چارہ بھکاری ہے اور پھر میرا پورا وجود آنکھیں بن گیا اور سارے اعضا آنسو۔

☆

قرانی دعوت یا اپنی نام نہاد حجامت

اور جنہوں نے قران مجید کو استہزا اور مزاق بنایا ہے اور قران مجید کو اپنے معانی پہناتے اور آدھے حکم قران مجید کو توحید وغیرہ بتاتے جانتے ہیں ان کا حال انہیں لوگوں کی سمجھ کی طرح ہے جو لا تقربوا الصلواۃ کو دینی تعلیم کے طور لیتے ہیں، یعنی، نماز کے قریب نہ جاؤ!

یہ حکم تو، وانتم سکاریٰ، میں ہے جس سے وہ جاھل ہوتے ہیں:

والسلام

☆

عبادت کی روح.:

دعا، واقعی عبادت کی روح اور عبادت ہی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کو ہی پکارنا یعنی، مانگنا عبادت ہے، اس کے علاوہ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور اولیاء عظام وغیرہ رحم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے دعا مانگنا، عبادت میں ان کو پکارنا، عبادت دعا اور پکار اللہ تعالیٰ وغیرہ میں ان کو ذرہ بھر بھی شامل کرنا، یہ ایک اللہ تعالیٰ سے دعا، پکار اور عبادت نہیں بلکہ کھلا کفر

Marfat.com

شرک ہوتا ہے۔ جبکہ، کوئی عبادت پکار اور دعا و غیرہ اللہ تعالیٰ سے کرتا مانگتا اور پکارتا ہے اور کوئی اسے کفر شرک کہتا، مانتا جانتا ہے تو یہ بڑا کھلا کافر مشرک ظالم خود ہوتا ہے۔

کوئی اللہ تعالیٰ کو پکارتا، دعا کرتا ہے جو کہ عبادت کی روح ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے دنیاوی یا اخروی امور میں مدد چاہتا ہے تو یہ عین توحید، مومن کی عید اور سچی عبادت ہوتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ اس کی دعا پکار سنتا اور اسے اس کے دنیاوی اور اخروی امور کا کوئی مددگار بھیج دیتا ہے اور کوئی اس دعا کی قبولیت میں اللہ تعالیٰ کی بھیجی مدد کا انکاری ہوتا اور الٰہی مدد کو کفر شرک کہتا ہے تو یہ نہیں جانتا کہ یہ خود بڑے کفر شرک کا مرتکب ظالم مجرم ہوتا ہے، جبکہ مومن اللہ تعالیٰ سے مانگتا، اسے پکارتا اور عابد بھی معبود حقیقی کا ہی ہوتا ہے اور قبولیت میں مدد بھی اسی سے پاتا اور یہ اللہ تعالیٰ سے ہی آتی ہے، جو کہ یہی تو توحید ہوتی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ان میں عظیم رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بھیج جو انکی پاکی صفائی اور علم الٰہی میں مددگار ہو!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کی قبولیت میں جب اللہ تعالیٰ کی مدد مبارک پہنچی تو اس الٰہی مددگار سے مدد لینا بھی توحید اور یہ دعا مبارک بھی ابد الاباد توحید ہی ٹھہری رہی، جو اس بات رات کی قرانی توحید کے انکاری ہوئے تو، قران مجید انہیں کافر مشرک جانتا اور بتاتا ہے۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ سے دعا کی قبولیت کے بعد یہ فرشتوں کا اترنا اور مدد کرنا، مومنین کا ایمان لانا اور مومنین کا مددگار ہونا، نیک بیوی، یار دوست استاد اللہ تعالیٰ کے بندے وغیرہ کا ملنا اور پھر ان الٰہی مددوں سے مدد کا طلب گار ہونا، انہیں مدد کے لیے کہنا وغیرہ یہ توحید اور اللہ کی مدد آئی، پہنچی اور ہوتی ہے۔ یہی وہ توحید ہے جو کہ نظام فطرت ھدایت رحمت محبت معیت باللہ والعباد میں کار فرماں اور جاری ہے۔

دین میں تمیز پیدا کریں! جو چیز اللہ تعالیٰ نے بیوی میں رکھی ہوتی ہے وہ وہاں ہی سے ملتی ہے۔ اول فول، دین میں، بے ادبی بداخلاقی فسق وفجور کفر و شرک اور دو جہان کی بدنامی اور ایسے ظالم انسان کی بے اطمینانی ہوتی ہے۔

مومن کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو پکارے، دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے دین کی راہ میں اپنا بندہ معلم استاد مددگار دے فرمایا کہ سفر کرنے لگو تو کوئی سفر کا ساتھی بنالو۔

نام نہاد توحید کی پھول جھڑیاں فیس بک وغیرہ پر چھوڑ کر نفس کو مطمئن کرنے سے بہتر ہے کہ کسی اللہ تعالیٰ کے بندے سے علم الٰہی کا حصول وصول کیا جائے۔

والسلام

☆

Marfat.com

زندگی کا مشاہدہ اور علم الٰہی، اس مردہ کو ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ قلبی زندگی اور قلبی زندگی کا مشاہدہ دیتا ہے.:

یہ قلبی علمی زندگی پا جانے والوں کی بات ہے لیکن، جو قلبی مردہ ہوتا ہے اور علم الٰہی نہیں رکھتا، وہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مشاہدہ زندگی نہیں سمجھ سکتا کہ اللہ تعالیٰ کیسے دعا کی قبولیت پر مردے کو زندہ کرتا اور اسے زندہ کا مددگار بنا دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے پرندے کو زندہ فرمایا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو علم الٰہی میں مشاہدہ زندگی دکھا کر پرندے کو مددگار بنا دیا.

والسلام

☆

ایک بھائی کے نام

یہ دین علم الٰہی ہے یہ معلم، استاد جو کہ علم الٰہی کا ہوتا ہے اس کے بغیر یہ حاصل نہیں ہوتا. آپ فضول مغزماری میں پڑے ہوئے ہیں. جس سے آپ کا قیمتی وقت گزرتا جا رہا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ بیوی تب اولاد دیکھنے کے قابل ہوتی ہے جب میاں اسے نقطہ دیتا ہے اور کوئی اللہ تعالیٰ کا مشاہدہ زندگی کے قابل تب ہوتا ہے جب کوئی علم الٰہی کا معلم اسے علمی مشاہدہ ملاقات اور کسی کو اپنے ساتھ کے قابل کرتا ہے۔

اس لیے یہ تیری میری باتیں نہیں، یہ تو اس کی بات ہے جو نقطہ علمی دینے کے قابل ہے۔

Marfat.com

والسلام

☆

تنہائی میں انٹرنیٹ کا غلط استعمال کرنے والوں کے نام

رونگھٹے کھڑے کر دینے والی حدیث:

ثوبان رضی اللہ عنہُ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا

میں اپنی اُمت میں سے یقینی طور پر ایسے لوگوں کو جانتا ہوں جو قیامت والے دِن اِس حال میں آئیں گے کہ اُن کے ساتھ تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں ہوں گی، تو اللہ عزّوجلّ ان نیکیوں کو (ہوا میں منتشر ہو جانے والا) غُبار بنا (کر غارت) کر دے گا..

تو ثوبان رضی اللہ عنہُ نے عرض کیا-:

اے اللہ کے رسول، ہمیں اُن لوگوں کی نشانیاں بتایئے، ہمارے لیے اُن لوگوں کا حال بیان فرمایے، تاکہ ایسا نہ ہو کہ ہمیں انہیں جان نہ سکیں اور ان کے ساتھ ہوں جائیں

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا:

وہ لوگ تُم لوگوں کے (دینی) بھائی ہوں گے اور تُم لوگوں کی جِلد (ظاہری پہچان اِسلام) میں سے ہوں گے، اور رات کی عبادات میں سے اُسی طرح (حصہ) لیں

Marfat.com

گے جس طرح تم لوگ لیتے ہو (یعنی تُم لوگوں کی ہی طرح قیام اللیل کیا کریں گے) لیکن اُن کا معاملہ یہ ہو گا کہ جب وہ لوگ اللہ جَلَّ جَلَالَہٗ کی حرام کردہ چیزوں اور کاموں کو تنہائی میں پائیں گے تو اُنہیں اِستعمال کریں گے

یارب ہمیں پلک جھپکنے کی مقدار کے مطابق بھی ہمارے نفس کے حوالے نہ کر

آمین یارب العالمین

☆

سمندری مچھلی کا گوشت"

اِمام بخاری اور اِمام مسلم رحمتہ اللہ علیہم حضرت جابر رضی اللہ عنہٗ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"ہم اس غزوہ میں شریک ہوئے جس کو پتّے جھاڑنے والا غزوہ کہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اشیاء خوردنی جب نایاب ہو گئیں تو ہم درختوں کے پتّے جھاڑ کر اور انہیں اُبال کر کھایا کرتے تھے۔"

اس لشکر کے امیر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہٗ بن جراح تھے۔ جب فاقہ کی شِدّت اِنتہا کو پہنچی تو اللہ تعالیٰ نے سمندر سے ایک بہت بڑی مچھلی باہر پھینک دی۔ ہم نے آج تک اتنی بڑی مچھلی نہیں دیکھی تھی، اس کا نام عنبر تھا۔ امیر لشکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہٗ نے فرمایا:

"اسے خوب کھاؤ۔"

Marfat.com

پس ہم نے کھایا اور اس کی چربی سے اپنے خشک بالوں کو تر کیا۔ ہم نصف ماہ تک اس مچھلی کا گوشت کھا کر گزر اوقات کرتے رہے۔ امیر لشکر نے اس کی ٹیڑھی ہڈی زمین پر کھڑی کی، اس کا درمیانی حصّہ اِتنا اونچا تھا کہ:

"شُتر سوار (اُونٹ سوار) آسانی سے اس کے نیچے سے گزر جاتا تھا۔ اس کی آنکھ کا حلقہ اِتنا بڑا تھا کہ پانچ آدمی وہاں بیٹھ سکتے تھے۔"

جب ہم مدینہ طیبہ واپس آئے تو اس چیز کا ذِکر بارگاہِ نبوت میں کیا تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"یہ رِزق جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے سمندر سے نِکالا تھا اسے مزے سے کھاؤ اور اگر تمہارے پاس کچھ باقی ہو تو ہمیں بھی کِھلاؤ۔"

ایک مجاہد کے پاس باقی ماندہ گوشت تھا۔ اس نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تناول فرمایا۔

☆

باپ کی عظمت کا ایک اہم واقعہ

ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنے باپ کی شکایت کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ مجھے پوچھتا نہیں اور میرا سارا مال خرچ کر دیتا ہے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے والد کو بلوایا۔ جب ان کے والد کو پتہ چلا کہ میرے بیٹے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میری شکایت کی ہے تو دل میں رنجیدہ ہوئے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کے لیے چلے۔ چونکہ عرب کی گھٹی میں شاعری تھی تو راستے میں کچھ اشعار ذہن میں کہتے ہوئے پہنچے۔

ادھر بارگاہ رسالت میں پہنچنے سے پہلے حضرت جبرائیل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فرمایا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ان کا معاملہ بعد میں سنیے گا پہلے وہ اشعار سنیں جو وہ سوچتے ہوئے رہے ہیں۔

جب وہ حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آپ کا مسئلہ بعد میں سنا جائے گا پہلے وہ اشعار سنایئے جو آپ سوچتے ہوئے آئے ہیں۔ وہ مخلص صحابی تھے۔ یہ سن کر وہ رونے لگے کہ جو اشعار ابھی میری زبان سے ادا بھی نہیں ہوئے میرے اپنے کانوں نے ابھی نہیں سنے۔۔۔ آپ کے رب نے وہ بھی سن لیے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتا بھی دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کیا اشعار تھے ہمیں سنائیں۔

Marfat.com

ان صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعار پڑھنا شروع کیے آپ کو ان کا آسان بتانے کی کوشش کرتے ہیں، کیونکہ جو اشعار تھے اور جس اعلیٰ پائے کے تھے اور جو جذبات کی کیفیت تھی، ان کی صحیح ترجمانی اردو میں مشکل ہے بہر حال اشعار کچھ اس طرح سے تھے کہ

اے میرے بیٹے جس دن تو پیدا ہوا ہماری محنت کے دن تبھی سے شروع ہو گئے تھے۔

تو روتا تھا ہم سو نہیں سکتے تھے۔

تو نہیں کھاتا تو ہم کھا نہیں سکتے تھے۔

تو بیمار ہو جاتا تو تجھے لیے لیے کبھی کسی طبیب کے پاس علاج معالجے کے لیے مارے مارے پھرتے تھے کہ کہیں تجھے کچھ ہو نہ جائے۔

کہیں مر نہ جائے۔

حالانکہ موت الگ چیز ہے اور بیماری الگ چیز ہے۔

پھر تجھے گرمی سے بچانے کے لیے میں دن رات کام کرتا رہا

کہ میرے بیٹے کو ٹھنڈی چھاؤں مل جائے۔

ٹھنڈ سے بچانے کے لیے میں نے پتھر توڑے تغاریاں اٹھائیں کہ میرے بچے کو گرمی مل جائے

جو کمایا تیرے لیے

Marfat.com

جو بچایا تیرے لیے

تیری جوانی کے خواب دیکھنے کے لیے میں نے دن رات اتنی محنت کی کہ اب
میری ہڈیاں تک کمزور ہو گئی ہیں لیکن تو کڑیل جوان ہو گیا ہے۔ پھر
مجھ پر خزاں نے ڈیرے ڈال لیے لیکن تجھ پر بہار آگئی
میں جھک گیا
تو سیدھا ہو گیا

اب میری خواہش اور امید پوری ہوئی کہ اب تو ہرا بھرا ہو گیا ہے۔
چل اب زندگی کی آخری سانسیں تیری چھاؤں میں بیٹھ کر گزاروں گا۔
مگر یہ کیا کہ جوانی آتے ہی تیرے تیور بدل گئے۔
تیری آنکھیں، ماتھے پر چڑھ گئیں تو ایسے بات کرتا ہے کہ جیسے میرا سینہ پھاڑ کر
رکھ دیتا ہے۔
تو ایسے بات کرتا کہ کوئی غلام سے بھی ایسے نہیں کرتا۔
پھر میں نے اپنی ساری زندگی کو محنت کو جھٹلا دیا کہ میں تیرا باپ نہیں نوکر ہوں۔
نوکر کو بھی کوئی ایک وقت کی روٹی دے ہی دیتا ہے۔
تو نوکر سمجھ کر ہی مجھے روٹی دے دیا کر۔

یہ اشعار سناتے، سناتے ان کی نظر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ
مبارک پر پڑی تو دیکھا کہ

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنا روے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈاڑھی مبارک تر ہو گئی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلال میں اپنی جگہ سے اٹھے اور بیٹے کا گریبان پکڑ کر فرمایا کہ

انت ومالک لابیک

تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے

تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے

تو اور تیرا سب کچھ تیرے باپ کا ہے

تفسیر قرطبی

اللہ کریم سے دعا ہے

رب ارحمھما کما ربیاني صغیرا

☆

جو لوگ دیہاتوں کے رہنے والے ہیں وہ جانتے ہوں گے دیہاتوں میں ایک کیڑا پایا جاتا ہے جسے گوبر کا کیڑا کہا جاتا ہے۔ اسے گائے، بھینس کے گوبر کی بو بہت پسند ہوتی ہے۔ وہ صبح اٹھ کر گوبر کی تلاش میں نکل پڑتا ہے اور سارا دن جہاں سے گوبر ملے اسکا گولا بناتا رہتا ہے۔ شام تک اچھا خاصا بڑا گولا بنالیتا ہے۔ پھر اس گولے کو دھکا دیتے ہوئے اپنی بل تک لے جاتا ہے۔ لیکن بل پر پہنچ کر اسے

Marfat.com

احساس ہوتا ہے کہ گولا تو بہت بڑا بنالیا اور بل کا سوراخ چھوٹا ہے۔ بہت کوشش کے باوجود وہ گولا بل میں نہیں جاسکتا۔

یہی حال ہم سب کا ہے۔ ساری زندگی حلال حرام طریقے سے دنیا کا مال ومتاع جمع کرنے میں لگے رہتے ہیں اور جب آخری وقت قریب آتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سب تو قبر میں میرے ساتھ نہیں جاسکتا اور ہم اس زندگی بھر کی کمائی کو حسرت سے دیکھتے ہی رہ جاتے ہیں۔

میں چاہے کوئی کامیاب بزنس مین بن جاؤں، اربوں روپے کے بنک بیلنس بنالوں، اپنے لئے ہر آسائش کا انتظام کرلوں، لیکن جب میری سانس نکل جائے گی تو میرا قیمتی لباس اتار کر لٹھے کا کفن پہنا دیا جائے گا۔ میرے محل نما گھر میں میرا وجود برداشت نہیں کیا جائے گا۔ میرے نام کے بجائے مجھے میت کہا جائے گا۔ کل تک جو لوگ میرے بغیر رہ نہیں سکتے تھے، آج وہ خود مجھے اپنے کندھوں پر اٹھا کر قبر کے گڑھے میں چھوڑ آئیں گے۔

ہمیں اس عارضی دنیا کو چھوڑ کر جانا ہے، اس لئے ہمیں جہاں جانا اور مستقل رہنا ہے، وہاں کے لئے تیاری کرنا بہت ضروری ہے۔ ہر نیکی ہمیں وہاں ایک رفیق دوست کے روپ میں ملے گی اور ہر برائی عذاب کی صورت میں! اب یہ ہمارے اپنے اختیار میں ہے کہ ہم اپنی آخرت کے لئے اچھا ٹھکانہ بناتے ہیں یا برا۔ اپنے لئے وہ چیزیں جمع کرتے ہیں جو آخرت میں کام آئیں گی، یا گوبر کے کیڑے کی طرح حرص ولالچ میں پڑ کر صرف اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔

Marfat.com

دین اور پیکیج میں فرق

عمرہ کا پیکیج ہر کوئی کافر مشرک کمپنی والا دے سکتا ہے کہ وہ کسی کو کتنے پیسوں میں وہاں پہنچاو غیرہ سکتا ہے، اس سے زیادہ کوئی بات نہیں ہوتی. اس کے بعد حج اور حج کے ارکان ہوتے ہیں جو ادا کیے اور کروائے جاتے ہیں، جن میں ایک رکن واجب مسنون قربانی بھی ہوتا ہے جو کہ کسی ایرے غیرے، نتھو خیرے کا دیا پیکیج نہیں بلکہ دین ہوتا ہے۔ یہ قربانی کرنا ہمارا دین ہے نہ کہ پیکیج .

فاعتبروا یا اولی الابصار !

دین کی سمجھ حاصل کریں، دین پر دنیا کو ترجیح ہر گز نہ دیں کہ کل کوئی جواب نہ بن پڑے گا۔

والسلام

☆

بقرہ عید کی آمد آمد تھی. ہم سب دوست قربانی کی ادائیگی کے فرض کی، سوچ ہوش میں لگے ہوئے تھے. اس دوران کچھ پیکیج گیورز کو ہمارے دوستوں کی اجتماعی قربانیوں کا پتہ چلا، تو وہ جانوروں کی سپلائی کی آفرز، پیکیج کے ساتھ آگئے اور کہنے لگے کہ ہمیں قربانی کے جانور لانے کی نیکی سونپی جائے تاکہ یہ دین ہے اور یہ ہم نیکی کے طور کر رہے ہیں۔

دوستوں نے عرض کیا کہ ہم تو جانور، قربانی واجب کی ادائیگی کے لیے لائیں گے جبکہ تم اپنے نفع کے لیے ہم کو جانور لا کر دو گے. یہ تو نفع کی نیکی ہے

Marfat.com

جبکہ ہم قربانی، واجب کی ادائیگی کے لیے جانور لا رہے ہیں، جو کہ محض عبادت نیکی دین ہے۔

عبادت میں عمل نماز روزہ حج عمرہ قربانی وغیرہ ہوتا ہے جو کسی پر فرض واجب نفل ہوتا ہے اور اس کی ادائیگی کے اعمال جان مال کا خرچ بھی عبادت اور دین ہوتا ہے اور یہ عمل کرنے والے کا تو عمل عبادت ہوتا ہے جبکہ اسے سہولت پہنچانے والے پر حج عمرہ قربانی وغیرہ جو کہ یہ نفل فرض واجب وغیرہ نہیں ہوتا، وہ تو سہولت پہنچانے کا نفع لے رہا ہوتا ہے۔ جو کہ یہ کام منڈی دکان کمپنی گورنمنٹ اور بازار اتوار وغیرہ کا ہوتا ہے۔

جسے، اس لیے، دینی جگہوں پر کرنا بے دینی کہا اور منع کیا گیا ہے۔

والسلام

☆

تعلیمی تزکیہ، قران مجید سے عقیدہ مضبوط ہوتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے تعلیم لیں اور اس پر عمل کریں اور اسی کو آگے پہنچائیں. جو کہ علم الٰہی ہوتا اور مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے جوڑ دیتا ہے اور یہی کام مومن کو سونپا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے مخلوق کو جوڑنا، جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تعلیم سے علم الٰہی کا حصول کرنا ہوتا ہے جس سے مخلوق کے عیب ختم ہوتے ہیں، اپنے عقیدے وغیرہ کو بتا اور دوسروں کو شیشہ دکھا، برائی دکھا اور کہہ کر عیب اپنے اور دوسروں سے ختم نہیں کیے جاسکتے کہ یہ مخلوقی کام نہیں، یہ الٰہی فعل میں علم الٰہی کی عطا ہوتی

Marfat.com

ہے۔ جس کے بغیر یہ الٰہی کام پایہ تکمیل نہیں پہنچتا، کیونکہ یہ ہماری کسی قسم کی بھی بڑھائی نہیں ہوتی، یہ محض اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تزکیہ میں علم الٰہی سے ہی ممکن ہوتا ہے جس میں کسی کو کچھ دکھا کر نیک، ایک اور اچھے عقیدے کا نہیں بنایا جا سکتا، یہ تو خود بھی اور دوسروں کو بھی علم الٰہی کی عطا ہی پاک کرتی اور وصال الٰہی میں مشاہدہ محبوب دیتی اور کوئی مومن کامل اور ایمان کامل ہوتا ہے۔

والسلام

☆

آپس کی ناچاقی کی بابت

یہ ساری باتیں آپ کی دوسروں کے عمل اور اپنے عمل کی ہیں جس میں کسی کی کوئی بات اللہ تعالیٰ کے حکم کو ماننے والی نہیں ہے ایسے لوگوں کا حال دونوں طرف یہی ہوتا ہے جبکہ کوئی ان میں سے ایک ہی کسی کے عمل کو اگر نہ دیکھے کہ وہ کیا کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا حکم مانتا جائے تو وہ ہی دین و دنیا میں کامیاب ہوتا اور جیتتا ہے۔ پھر کسی کو سمجھنے سمجھانی کی ضرورت نہیں رہ جاتی اگر کسی کو ایک اللہ تعالیٰ کا حکم کہنا ماننا آجائے اور وہ کسی دوسرے کو نہ دیکھے کہ وہ کیا کرتا مرتا ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

حکم دیا گیا ہے کہ
جب کسی کے گھر جاؤ تو ایسے جیسے اندھے
اور
واپس آؤ تو جیسے گونگے
کہ میزبان کے گھر کی ہر بات امانت ہے۔

☆

ایک مضمون کے جواب میں جو لکھنے والا، بے نام اور گمنام اور کہتا ہے کہ نام میں کیا رکھا ہے جو کہ یقیناً اس کی اصلیت بے نام میں کیا رکھا ہے!
جبکہ نام ہی تو اللہ تعالیٰ مسلمان کو دیتا اور رکھتا ہے۔
اور یہ بے نام ہی ہوتا ہے جو نام والے کو کافر مشرک یعنی، بے نام کرتا ہے۔
نام میں اسی لیے، اس کے لیے کچھ نہیں رکھا کہ کام بڑا اونچا شیطانی انجام دے رہا ہوتا ہے اور ویسے ہی ناسمجھ مسلمان کہ پوری آمنت باللہ پڑھنے والوں کا باپ مجوسی کو محض شیعہ نام پر جوڑ رہا ہوتا ہے حالانکہ، ایک اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے کو سارا کچھ کہا جا سکتا ہے لیکن، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے پر اس کا تعلق مشرک، کافر ابو جہل وغیرہ سے نہیں لگایا بتایا جا سکتا، کوئی خود دیکھے وہ کیا کرتا ہے۔

ایسی پوسٹس سے دین کی کوئی خدمت نہیں ہوتی اور اگر کوئی مومن ہوتا ہے تو وہ محض اللہ تعالیٰ کے کلمہ، تعلیم اسلامی کو عام کرتا اور اس پر محض

Marfat.com

ایمان رکھتا ہے نہ کہ اونچا فریضہ یہ جانتا ہے کہ وہ ایک اللہ تعالیٰ کو ماننے والے کو جانتا ہے کہ وہ کافر مشرک اور مجوسی وغیرہ اور یہ بڑے ان کے باپ وغیرہ ہیں جبکہ ہمارا دین تو منافق کو بھی کافر مشرک نہیں کہتا تھا جبکہ آج کے منافق ہم خود، منافقت کی علامتیں، حرام کے ارتکاب میں گناہگاریاں کرتے ہیں لیکن، اس کے باوجود کافر مشرک نہیں ہو جاتے کہ اعتقادی حرام کافر مشرک کرتا ہے جبکہ عملی حرام کلام سے کوئی سزا یا جزا کا مستحق ٹھرتا ہے۔

دین سمجھوناں کہ مخلوق کے عیب کے پیچھے پڑو، مخلوق اللہ تعالیٰ کی ہے اس کے عمل کو دین ہر گز نہ بناؤ. دین کی تعلیم پر عمل کرو اور دین کی تعلیم کے علاوہ اپنی اور کسی دوسرے کی اصلاح کرو اور نہ جانو ورنہ، دوسرے جنتی اور جسے کوئی کافر اور جہنمی کرتا ہے وہ مومن اور جنتی ہو جاتا ہے۔

اتقوا اللہ یا اولی الالباب!

والسلام

☆

ایمان والدین رسول ﷺ

اللہ کے محبوب، نبی پاک، صاحب لولاک ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کا اعتقاد رکھنا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کا رسالہ "شمول الاسلام لاصول الکرام" طالب عرفان کو حقائق سے آشنا کر دیتا ہے۔ جس میں آپ نے

Marfat.com

متعدد دلائل سے نبی کریم ﷺ کے والدین کریمین کے ایمان کو ثابت کیا ہے۔
زیر نظر مضمون اس کے ضروری حصے کی تلخیص ہے۔

پہلی دلیل

(1) قرآن مجید کی رو سے یہ طے ہے کہ ایک مسلمان، کافر و مشرک سے بہر حال بہتر ہے اگرچہ غلام ہی کیوں نہ ہو۔

(2) صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ ہر قرن و طبقے میں روئے زمیں پر کم از کم سات مسلمان ضرور رہے ہیں۔

(3) صحیح بخاری اور دیگر کتب احادیث کی روایات سے ثابت ہے کہ حضور اقدس ﷺ جن مبارک ہستیوں سے پیدا ہوئے، وہ لوگ ہر زمانے میں خیار قرن یعنی بہترین طبقے سے تعلق رکھتے تھے تو واجب ہوا کہ مصطفی کریم ﷺ کے آباء و امہات ہر قرن و ہر طبقے میں انہی بندگان صالح و مقبول میں سے ہوں ورنہ، معاذ اللہ، قرآن عظیم میں ارشاد حق جل وعلا اور صحیح بخاری میں ارشاد مصطفی ﷺ، کے مخالف ہو گا۔

یہ دلیل امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ وقدس سرہ سے افادہ فرمائی ہے۔

دوسری دلیل

(1) قرآن مجید میں طے کر دیا گیا ہے کہ کافر تو ناپاک ہی ہیں۔

(2) احادیث کریمہ میں بیہقی، زرقانی اور کتاب الشفاء وغیرہ میں حضور نبی اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ پاک مردوں (کرم والی

Marfat.com

پشتوں) سے پاک بیبیوں کے طہارت والے شکموں میں منتقل فرماتا یہاں تک کہ مجھے میرے ماں باپ سے پیدا کیا۔ تو ضروری ہے کہ حضور ﷺ کے آبائے کرام طاہرین اور امہات کرام طاہرات سب اہل ایمان وتوحید ہوں کہ بنص قرآن عظیم کسی کافر وکافرہ کا کرم وطہارت سے حصہ نہیں۔ یہ دلیل امام فخر الدین رازی نے افادہ فرمائی اور امام جلال الدین سیوطی ودیگر اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی۔

تیسری دلیل

امام فخر الدین آیہ کریمہ "وتقلبک فی الساجدین" کے تحت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس کا نور پاک ساجدوں سے ساجدوں کی طرف منتقل ہوتا رہا تو یہ آیت اس پر دلیل ہے کہ سب آبائے کرام مسلمین تھے۔ امام سیوطی، امام ابن حجر اور علامہ زرقانی ودیگر اکابر نے اس کی تائید وتصویب کی نیز ابو نعیم اس کی تائید کرتے ہوئے ایک روایت حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کرتے ہیں۔ یہ امر پیش نظر رہے کہ قرآن مجید تمام وجوہ (طرق وجہات) سے قابل استدلال ہے اور اس حوالے سے کوئی تاویل دوسری تاویل کی نفی نہیں کرتی۔ اس پر علماء کا عمل گواہ ہے۔

چوتھی دلیل

(1) قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حبیب کریم ﷺ سے فرمایا کہ عنقریب تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔

Marfat.com

(2) صحیح مسلم میں، حدیث قدسی میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ہم تجھے تیری امت کے بارے میں راضی کر دیں گے اور تیرا دل برا نہ کریں گے۔

(3) صحیح مسلم کی بیشتر احادیث کریمہ میں ابو طالب پر عذاب جہنم کی کیفیت اور ان پر حضور ﷺ کا ترحم فطری مذکور ہے۔ مثلاً فرمایا کہ اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔ اسی طرح فرمایا کہ میں نے اس سے آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کر دیا۔ نیز فرمایا کہ دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب پر ہے۔

غور و فکر کا مقام ہے کہ حضور ﷺ کے جذبہ ترحم کی وجہ قرابت داری ہے یا احسان مندی؟ احسان مندی اس لئے باطل ہے کہ قرآن مجید کی رو سے کافر کا ہر عمل بعد موت باطل ہے۔ اب رہی قرابت داری تو کیا والدین کریمین سے زیادہ قرب ابو طالب کو حاصل ہے؟ یقیناً نہیں۔ اگر معاذ اللہ والدین کریمین کافر ہوتے تو یہ سارا جذبہ ترحم بلکہ اس سے بھی زیادہ والدین کے حق میں منقول ہوتا اور سب سے ہلکے عذاب کی روایت ان کے بارے میں ہوتی۔ از روئے قربت بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ ان تک دعوت اسلام پہنچی ہی نہیں تھی، حالانکہ ایسا نہیں تو مان لیجئے کہ سرکار عالی مرتبت ﷺ کے والدین کریمین مومن و صالح تھے۔

پانچویں دلیل

Marfat.com

سنن نسائی میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عبد المطلب کی صاحبزادی کو آتے دیکھ کر باز پرس کی اور ارشاد فرمایا کہ اگر تم ان کے ساتھ قبرستان جاتیں تو اس وقت تک جنت نہ دیکھتیں جب تک عبد المطلب نہ دیکھتے۔

اس حدیث پاک سے حضرت عبد المطلب کا جنتی ہونا ثابت ہے۔ اس سلسلے میں پہلے چار اصول مذکور ہیں جن سے استدلال کر کے نتیجہ مرتب کیا جا سکتا ہے۔

اصول ملاحظہ ہوں۔

1۔ کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم نہیں کر سکتی، مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے۔

2۔ کافر کا جنت میں جانا محال شرعی ہے کہ ابد الآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

3۔ نصوص کو ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز ہے۔

4۔ عصمت، نوع بشر میں خاصہ انبیاء علیہم السلام ہے باقی سب سے گناہ ممکن ہے۔

زیر نظر حدیث میں مذکور خاتون اگر قبرستان جاتیں تو جزاء جہنم قرار پاتی تو یہ حدیث حضرت عبد المطلب کے ایمان یا کفر پر مشروط ہے۔ یعنی اگر حضرت عبد المطلب کافر ہوتے تو وہ دائما جہنمی قرار پاتیں جبکہ مومن یا مومنہ پر دخول جنت واجب شرعی ہے۔ لہذا حضرت عبد المطلب کو مومن ماننا واجب ہے۔

چھٹی دلیل

Marfat.com

(1) قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ عزت تو اللہ ورسول اور مسلمان ہی کے لئے ہے، مگر منافقوں کو علم نہیں۔ اسی طرح فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار (متقی) ہے۔ ان دو آیات کریمہ کی رو سے عزت و کرامت مسلمان ہونے پر منحصر ہے۔

(2) کسی عزت دار شخص کے لئے کسی لئیم وذلیل کی اولاد سے ہونا باعث عزت و تعریف نہیں لہذا کافر آباء واجداد پر فخر کرنا حرام ہے۔ مسند امام احمد میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک کی رو سے کفار آباء واجداد کی طرف فخر ومباہات کے طور پر اپنی نسبت کرنے والا جہنمی ہے۔

(3) حضور نبی اکرم نور مجسم ﷺ سے روز حنین اور دیگر غزوات کے موقع پر ایسے رجز منقول ہیں جن میں اپنے آباء وامہات پر فخر کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مثلا

انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب

انا النبی العواتک من بنی سلیم

حضور ﷺ کی جدات میں کم از کم نو خواتین کا نام عاتکہ تھا، جن میں سے تین یا چار بنی سلیم سے تھیں۔ ان رجزیہ کلمات سے آپ کے اجداد وامہات کا ایمان بالبداھت ثابت ہوتا ہے۔ نیز آپ نے اپنے فضائل ومداح کے بیان میں اکیس پشت تک اپنا شجرہ نسب مبارکہ بیان کر کے فرمایا کہ میں نسب میں سب سے افضل ہوں۔

ساتویں دلیل

Marfat.com

(1)سورہ نوح کی آیت کریمہ انہ لیس من اھلک یہ تمہارے اہل (گھر والوں) سے نہیں، نے مسلم وکافر کا نسب منقطع فرمادیا۔ لہذا کافر و مسلم شرعا ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے یعنی ایک دوسرے کے ترکے سے حصہ نہیں پاتے۔

(2)رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نحن بنو نضر بن کنانۃ لا نقتفی من ابینا (ہم نضر بن کنانہ کے بیٹے ہیں، ہم اپنے باپ سے اپنا نسب جدا نہیں کرتے) آپ کا ارشاد گرامی ان کے ایمان کی دلیل ہے۔

آٹھویں دلیل

نبی اکرم ﷺ نے اکیسویں پشت میں حضرت عدنان تک اپنا شجرہ نسب بیان کرکے فرمایا کہ جب بھی لوگوں میں دو گروہ ہوئے، اللہ نے مجھے بہتر گروہ میں کیا، میں اپنے والدین سے ایسا پیدا ہوا کہ زمانہ جاہلیت کی کوئی بات مجھ تک نہ پہنچی۔ میں آدم سے لے کر اپنے والدین تک خالص نکاح صحیح سے پیدا ہوا۔ میرا نفس کریم تم سب سے بہتر ہے اور میں نسب اور والد کے لحاظ سے تم سب سے زیادہ بہتر ہوں۔

ملحوظ ہو کہ اس حدیث کے مخاطبین میں وہ صحابہ بھی شامل ہوں گے جن کے والدین نے بھی اسلام قبول کیا۔

نویں دلیل

Marfat.com

صحابی رسول ﷺ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے والد زید بن عمرو (جو قبل اسلام وفات پاچکے تھے) کے بارے میں نبی مکرم رسول محتشم ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے زید بن عمرو کو بخش دیا اور ان پر رحم فرمایا کہ وہ دین ابراہیم پر فوت ہوئے۔ نیز ان ہی کے بارے میں ایک اور حدیث میں ہے کہ سرکار ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اسے جنت میں ناز کے ساتھ دامن کشاں دیکھا۔

سطور سابقہ میں مذکور (بحوالہ دلیل ثامن) حدیث پاک کا اطلاق حضرت سعید بن زید پر بھی ہوتا ہے جس کے ضمن میں حضور اکرم ﷺ کے والد گرامی کا حضرت سعید بن زید کے والد گرامی سے بہتر ہونا لازم ہے جبکہ حضرت زید بن عمرو کا جنتی ہونا خود حدیث سے ثابت ہے۔

دسویں دلیل

حضرات ابوین کریمین کا انتقال عہد اسلام سے پہلے تھا تو اس وقت تک وہ صرف اہل توحید تھے بعدہ رب العزت نے اپنے نبی کریم ﷺ کے صدقے ان پر اتمام نعمت کے لئے اصحاب کہف کی طرح انہیں زندہ کیا کہ انہوں نے حضور اقدس ﷺ پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا۔

اگرچہ حدیث احیاء کی غایت ضعیف ہے مگر حدیث ضعیف دربار فضائل میں مقبول ہے بلکہ امام ابن حجر مکی نے فرمایا کہ متعدد حفاظ حدیث نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں طعن کرنے والے کی بات کو قابل التفات نہیں جانا ہے۔

Marfat.com

گیارہویں دلیل

امام ابن حجر مکی فرماتے ہیں کہ اس مسئلہ میں توقف کرنے والے علماء نے کیا خوب فرمایا کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین کو کسی نقص کے ساتھ ذکر کرنے سے بچو کہ اس سے رسول اکرم سید عالم ﷺ کو تکلیف پہنچتی ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کو برا کہہ کر زندوں کو ایذاء نہ دو تو عاقل کو چاہئے کہ ایسی جگہ سخت احتیاط سے کام لے اور نبی کریم ﷺ کے لئے قابل ایذاء بات نہ کہے۔

☆

: آج کل ایک اور فیشن عام ہو رہا ہے وہ ہے مردوں اور عورتوں کا نامحرم سے ہاتھ ملانا یا پیار دینے کے لیے سر پر ہاتھ پھیرنا۔ اور تقریبات میں مرد عورتوں کا ایک جگہ جمع ہونا۔ کچھ لوگ اسے برا بھی نہیں سمجھتے حالانکہ یہ بھی ایک فتنہ ہے جس سے بچنا بہت ضروری ہے

کسی غیر محرم عورت کو چھونا، حرام اور ممنوع ہے۔ خواہ یہ پیار دینے کی نیت سے چھوا جائے یا کسی اور نیت سے چھوا جائے۔

شرعی ہدایات کی روشنی میں جن جن رشتہ داروں سے پردہ کرنا ضروری اور ان سے اختلاط منع ہے، ان کی تفصیل، علماء کی وضاحت کی روشنی میں، حسب ذیل

-۴

Marfat.com

☆چچازاد، ماموں زاد، پھوپھی زاد بھائی کا اپنی چچازاد، ماموں زاد، خالہ زاد اور پھوپھی زاد بہن سے اختلاط

☆عورت کا اپنے دیور، جیٹھ، بہنوئی سے اختلاط

☆عورت کے رضاعی بھائی کا اپنی رضاعی بہن کی بہنوں سے اختلاط

☆مذکورہ تمام اختلاط ممنوع ہیں۔اختلاط کا مطلب، ان سے بے پردہ ہو کر بلا تکلف گفتگو اور ہنسی مذاق کرنا اور خلوت میں بھی ان سے ملاقات کرنا ہے

☆منگیتر کا اپنی منگیتر سے اختلاط بھی ممنوع ہے، البتہ نکاح سے قبل ولی کی موجودگی میں اسے ایک نظر دیکھ لینا مستحب ہے

☆شادی بیاہ اور دیگر تقریبات میں بیروں یا نوجوان لڑکوں کا عورتوں کی خدمت پر مامور ہونا

☆نکاح کے بعد دولہا دلہن کا اپنے رشتے داروں کے ساتھ لوگوں کے سامنے گروپ کی صورت میں بیٹھنا اور تصویریں اتروانا وغیرہ

☆اسی طرح دولہا دلہن کے رشتہ داروں کا عورتوں کے سامنے گروپ بنا کر بیٹھنا وغیرہ

☆عمر رسیدہ خواتین کا اجنبی مردوں کے ساتھ تنہائی میں خلوت اختیار کرنا

☆عورت کا اجنبی مردوں کے ساتھ اختلاط، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ تو ہمارے ہی قبیلے یا برادری کے افراد ہیں۔

Marfat.com

☆یااس نقطہ نظر سے مردوں سے اختلاط، کہ اصل پردہ تو دل کا پردہ ہے، یعنی دل پاکیزہ ہوں، آنکھ میں حیاہو، تو یہی پردہ ہے۔جسمانی پردہ ضروری نہیں

☆ان بچیوں کے ساتھ اختلاط میں تساہل جو قریب البلوغت ہوں، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ تو ابھی بچیاں ہیں۔

☆ ٹیکسی، رکشے میں اکیلی عورت کا سفر کرنا، جب کہ ڈرائیور اجنبی ہو

☆بغیر محرم کے عورت کا حج کے سفر پر جانا

☆کالجوں اور یونیورسٹیوں میں لڑکیوں کا لڑکوں کے ساتھ مل کر پڑھنا اور اسی طرح جامعات کی دیگر سرگرمیوں میں ان کا باہم اختلاط

☆کالجوں، یونیورسٹیوں اور دیگر مدراس میں عورتوں کا مردوں کا پڑھانا یا مردوں کا عورتوں کا پڑھانا

☆حتی کہ پرائمری کلاسوں میں بھی عورتوں کا بچوں کو پڑھانا، بتدریج اختلاط کی راہ ہموار کرنا ہے

☆لڑکیوں کو اعلی تعلیم کے حصول کے نام پر مغرب کی یونیورسٹیوں میں بھیجنا، ان کو مغربی افکار اور اس کی حیاباختا تہذیب کا شکار بنانا ہے

☆اعلی تعلیم کے اداروں میں عملی تربیت کے نام پر لڑکے لڑکیوں کا اختلاط

Marfat.com

☆یونیورسٹیوں میں ایم اے اور پی ایچ ڈی وغیرہ کے مقالات کی تیاری میں بطور رہنما اور نگراں کے مردوں کا عورتوں کے ساتھ خلوت (تنہائی) میں میل ملاقات۔

☆علمی اجتماعات، کانفرنسوں، مشاعروں اور دیگر اس قسم کی تقریبات میں مرد و عورت کا پہلو بہ پہلو بیٹھنا۔

☆نرسوں اور خاتون ڈاکٹر کا اجنبی مردوں، حتی کہ ڈاکٹروں اور ہسپتالوں کے دیگر مرد ملازمین کے ساتھ اختلاط۔

☆ڈاکٹر کی نرس یا لیڈی ڈاکٹر کے ساتھ خلوت

☆ڈاکٹر کی غیر محرم مریضہ کے ساتھ خلوت

☆بغیر حاجت یا ضرورت کے، یا لیڈی ڈاکٹر کی موجودگی میں، عورت کا مرد ڈاکٹر کے سامنے چہرہ وغیرہ ننگا کرنا

☆استقبالیہ یا الوداعی وغیرہ مجلسوں میں عورتوں کا مردوں کے ساتھ اختلاط

☆کھیل کود کے میدانوں اور مواقع پر عورتوں کا مردوں سے اختلاط

☆ہوٹلوں یا کھانے پینے کی دیگر تقریبات میں عورتوں اور مردوں سے اختلاط

☆طبی تجربہ گاہوں سے عملی تربیت کے عنوان پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط

☆کھیل کود کے میدانوں اور مواقع پر عورتوں عورتوں کا مردوں سے اختلاط

☆ہوٹلوں یا کھانے پینے کی دیگر تقریبات میں عورتوں اور مردوں کا اختلاط

Marfat.com

☆دکان یاشوروم وغیرہ میں عورتوں کا مردوں سے اختلاط یاخلوت

☆مارکیٹوں میں عورتوں کا مردوں سے اختلاط

☆بغیر محرم کے عورت کا بس، ریل یاہوائی جہاد میں سفر کرنا

☆عورتوں کا فوٹو گرافروں سے تصویریں کھنچوانا

☆اجتماعات، محافل اور جلسوں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط

☆عورتوں کا مردوں کی محفل میں نعتیں سنانا

☆مرد ٹیوٹر کا کسی بھی عمر کی بچیوں کو پڑھانا یاعورت ٹیوٹر کا لڑکوں کو پڑھانا

اختلاط کی مذکورہ تمام صورتوں اور اس قسم کی دوسری صورتیں جن کی شرعا اجازت نہیں، سب ممنوع اور حرام ہیں- مغربی تہذیب کی نقالی میں بے پردگی وبائے عام کی شکل اختیار کر گئی ہے، جس کی وجہ سے اب مرد وعورت کے اختلاط میں لوگ کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے-اس لیے بے پردگی کے ساتھ ساتھ اختلاط کا فتنہ بھی بڑھتا جارہا ہے-

حالانکہ جب بے پردگی ہی جائز نہیں، تو پھر اختلاط کا جواز کیوں کر ممکن ہے؟ یہ تو بنائے فاسد علی الفاسد کی واضح صورت ہے-

بنابریں مسلمان عورتوں کو اختلاط کی مذکورہ صورتوں سے اپنے کو بچانے کی کوشش کرنی چاہیے- مردوں کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بیویوں، ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کو پردے کی اہمیت وضرورت سے بھی آگاہ کریں اور بے پردگی اور

Marfat.com

مردوں سے اختلاط کے مفاسد و خطرات سے بھی انہیں خبر دار کریں، تا کہ وہ ان سے بچنے کا اہتمام کریں۔

ملحوظہ: عورت کا جن مردوں سے اختلاط ممنوع اور ان سے پردہ ضروری ہے، ان سے مراد اجنبی مرد ہیں اور اجنبی مرد کون ہیں؟ تو یاد رکھیے خاوند اور محرم کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں وہ سب شریعت کی رو سے اجنبی ہیں اور محرم کون کون ہیں جن سے پردہ ضروری نہیں، حسب ذیل ہیں۔

نسبی محارم: باپ، داد، بیٹا، پوتا، پرپوتا، چچا، ماموں، بھانجا اور بھتیجا

سسرالی محارم: سسر، داماد، خاوند کا بیٹا

رضائی محارم: رضاعت سے ثابت ہونے والے مذکورہ رشتے، کیونکہ حدیث میں ہے:

"رضاعت سے بھی وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہین جو نسب سے ہوتے ہیں۔"
(صحیح مسلم، الرضا، باب یحرم من الرضاعۃ یا یحرم من الولادت، حدیث:1444)

ان مذکورہ رشتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا، اس لیے یہ سب عورت کے محرم ہیں، ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں۔ ان کے علاوہ جتنے بھی لوگ ہیں، سب غیر محرم ہیں، ان سے پردہ کرنا ضروری ہے.....۔

اللہ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

Marfat.com

ایک مبلغ کے نام:

جو دنیا آخرت میں مردہ ہے وہ حاجت روا کیسے ہو سکتا، جبکہ مومن ایمان کی بدولت دنیا آخرت میں زندہ ہوتا ہے۔

منفی سوچ اور اپنے عمل کی تبلیغ کے بجائے اللہ تعالیٰ کے علم کی تبلیغ کرو کہ عمل مخلوق کا جبکہ دین، علم اللہ تعالیٰ کا ہے۔

والسلام

☆

دلوں کی وہ اقسام جن کا قرآن مجید میں ذکر ہے اور غور فرمائیے کے میرے پاس ان میں سے کون سا دل ہے۔

1۔القلب السلیم:۔یہ وہ خالص دل ہے جو کفر، نفاق اور گندگی سے پاک ہوتا ہے۔

*{إِلَّا مَنْ أَتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍسورة الشعراء،الآية 89

2۔القلب المنیب:۔یہ وہ دل ہے جو اللہ سے توبہ کرنے اور اس کی اطاعت میں لگا رہتا ہے۔ *{مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ}*سورة ق،الآية 33

3۔القلب المخبت:۔یہ وہ دل ہے جو جھکا ہوا مطمئن اور سکون والا ہوتا ہے۔* {فَتُخْبِتَ لَهُ قُلُوبُهُمْ}* سورة الحج،الآية 54

Marfat.com

4۔ القلب الوجل:۔ یہ وہ دل ہے جو نیکی کے بعد بھی ڈرتا رہتا ہے کہ پتہ نہیں اللہ قبول کرے گا یا نہیں اور اپنے رب کے عذاب سے ہر وقت ڈرتا رہتا ہے۔ *{ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوا وَّقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَى رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ }*سورة المؤمنون،الآية 60

5۔ القلب التقی:۔ یہ وہ دل ہے جو اللہ کے شعائر کی تعظیم کرتا ہے۔

{ذَٰلِكَ وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ} سورة الحج،الآية 32

6۔ القلب المھدی:۔ یہ وہ دل ہے جو اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر بھی راضی رہتا ہے اور اپنے رب کے احکامات کو بھی بخوشی قبول کرلیتا ہے۔

{وَمَن يُؤْمِن بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ} سورة التغابن،الآية 11

7۔ القلب المطمئن:۔ یہ وہ دل ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے ذکر سے ہی سکون آتا ہے *{وتطْمَئِنّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللّه}* سورة الرعد،الآية 28

القلب الحی:۔ یہ وہ دل ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی قوموں کا انجام سن کر ان سے عبرت اور نصیحت حاصل کرتا ہے۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ}* سورة ق،الآية 38

☆

Marfat.com

تصویر اور عکس میں فرق.:

عکس انسانی اور کیمرہ کی آنکھ، پانی شیشے وغیرہ میں پڑتا ، آتا، ہوتا ہے.
کسی چیز کا عکس آنکھ وغیرہ میں ہوتا ہے، نہ کہ چیز کا وجود آنکھ میں جا پڑتا اور آجاتا ہے .
انسانی یا کیمرہ کی آنکھ وغیرہ، جب اپنے موجود عکس کو محفوظ کرتی ہے، تو یہ تصویر ہوتی ہے جو کہ وہ کسی دوسرے کی نظروں میں عکس کے طور آجاتی ہے۔
مکلف، مسلمان کی انسانی آنکھ میں جب کسی جاندار کا عکس پڑتا، آتا اور ہوتا ہے تو یہ دونوں، حلال اور حرام ہوسکتے ہیں۔ حرام سے آنکھ نہ پھیرنے پر، یہ عکس آنکھ میں گناہ ہوتا ہے جبکہ ماں باپ وغیرہ کا عکس، آنکھ میں نیکی ہوتا ہے۔
کیمرہ بے جان وغیرہ میں عکس، گناہ نہ ثواب جب تک کہ وہ، محفوظ یعنی، تصویر ہو کر دوسروں کی نظر میں نہ آجائے۔

ایسا عکس جو کسی جاندار کا بے جان، چیز میں ہوتا ہے، تو وہ چیز مکلف نہیں، جبکہ پھر عکس کو تصویر بنانے اور بنوانے والا، گنہگار ہوتا ہے۔

تصویر کی بنیاد عکس ہے جس سے کوئی تصویر بنتی اور ہوتی ہے جو کہ عکس کا محفوظ کرنا ہے جو کہ پھر دوسرے کی نظروں میں بھی عکس کے طور، وہ آجاتی ہے.

Marfat.com

پہلا عکس جو کسی کی آنکھ میں ہوتا ہے، وہ وہاں کسی کا انفرادی عمل نیکی یا گناہ ہوتا ہے جب وہی عکس جب تصویر، حرام کی صورت میں وہ کسی کی آنکھ کا عکس بنتا ہے تو اب وہ حکم کے خلاف کسی کی بنائی اور بنوائی حرام کے حکم میں تصویر ہوتی ہے .

والسلام

☆

دوست اُس وقت تک دوست نہیں سمجھا جاسکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کی تین موقعوں پر نگہداشت نہ کرے، مصیبت کے موقع پر، اُس کے پس پشت اور اُس کے مرنے کے بعد۔

☆

مومن کی صفات.:

دو باتیں جو کہ، ایک ایمان ہے جبکہ دوسرا عمل ہے۔ ایمان کا تعلق علم الٰہی سے جبکہ عمل مخلوق سے ہوتا ہے۔ ایمان اور علم الٰہی دین جبکہ عمل کسی مخلوق کا یہ، علم الٰہی اور نہ ہی دین ہوتا ہے۔

نجات دین، حکم ماننا اور علم الٰہی کے حصول میں ہے نہ کہ کسی کے عمل میں .

سنت کو چھوڑ کر عمل کمل میں پڑنا، مرنا ہی ہوتا ہے۔

عمل میں نفع نقصان پر ایمان منافق وغیرہ کا جبکہ حکم دین کو ماننے پر نفع اور نقصان سے بچنا، یہ من جانب اللہ، ایمان ہوتا ہے۔

Marfat.com

کوئی کسی کے عمل کی محتاجگی میں نفع اور نقصان دیکھتا ہے تو یہ کسی کے عمل پر جاتا ہے جو دین ہوتا ہے اور نہ ایمان ہوتا ہے۔

کسی کا پھر اچھا یا برا عمل کسی کو نفع اور نقصان دیتا اور کسی کا وہ خدا بنتا ہے۔

کسی کا عمل، دین نہ ہونے کی وجہ سے اسے نفع یا نقصان نہ جاننا ہوتا ہے، جبکہ دین ایمان اور اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہوتا ہے جو نفع حقیقی دیتا اور ہر نقصان سے بچاتا ہے. عمل پر، اس لیے، کبھی نہ جانا اور ہمیشہ نبی رسول ﷺ کی پیروی کرنا ضروری امر ثمر ہوتا ہے.

دین، حکم جو کہ ایک وحی متلو اور ایک غیر متلو، سنت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے، جس کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے۔ متلو وحی تو قرآن مجید ہے اور غیر متلو جو تلاوت نہیں کی گئی، وہ نبی رسول ﷺ کی سنت، عملی نمونہ، حیاتِ مبارکہ ہے۔

عمل پر کبھی نہ جانا، عمل، اپنا یا کسی کا دین، حکم اور علم الٰہی نہیں ہوتا۔ یہ دونوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے نائبین کی تعلیم تزکیہ کا ثمر امر اور نتیجہ ہیں.

کوئی اس بات کو نہیں جانتا تو وہ دو وجودی اور نفس، خواہشی جھوٹے خداؤں کا دم بھرتا اور ان کا کام کرتا ہے۔

Marfat.com

کوئی نبی رسول ﷺ کی سنت کو مانتا ہے. تو پہلے یہ نبی رسول ﷺ کو، جبکہ کوئی قرآن کو مانتا ہے تو پہلے قرآن مجید کے مالک اللہ پروردگار کو مانتا ہے۔ یہ ماننا دراصل، تعلیم، تزکیہ اور حکمت و دانائی سے علم الٰہی کا ماننا اور حصول ہوتا ہے۔ جس میں دو چیزیں ہوتیں ہیں۔ ایک جزا جو کہ حکم ماننے پر جو تعلیم اور ایک سزا جو حکم عدولی پر تزکیہ ہوتا، سہتا ہے۔ جس دو مین علم الٰہی اور علم میں اضافہ ہوتا ہے. جو دین میں حکم ماننا نہیں جانتا وہ علم الٰہی کا حصول وصول نہیں جانتا.

وہ پھر کیا جانتا ہو گا؟

وہ یقیناً، اپنا عمل جانتا ہو گا۔

بس!

لا الہ الا اللہ پڑھنا ضروری ہے۔

لا، کا معنی یہی ہے کہ ہر غیر کی نفی کرنی ہے۔ غیر کی نفی سے دو جھوٹے خداؤں سے بریت ہے، ایک وجودی خدا کے حکم پر عمل سے جبکہ دوسرا، جو اپنی خواہش کی تعلیم میں اپنے عمل کی تعلیم کرتا ہے، اس کی تعلیمی خواہش، عمل سے بیزاری کرنا فرض ہوتا ہے.

یہ ہیں وہ دو جھوٹے خدا جو ایک اپنے وجود کی عبادت کرواتا ہے جو کسی کا ظاہری باہری عمل ہوتا ہے جبکہ دوسرا، جس کا سنت کے خلاف، خواہش کی پیروی کا عمل مکمل ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ ہیں دو غیر جن سے مومن کا کوئی تعلق ہوتا ہے اور نہ ان سے صحبت اور بیٹھنا ہوتا ہے۔

اگر کوئی کسی کے عمل پر جاتا ہے کہ وہ کیا کہتا اور کرتا ہے، تو یہ وہ ہے جو اپنے اُستاد، اللہ تعالیٰ کے بندے کی تعلیم کو بے فائدہ اور ضائع کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کا بندہ جانتا ہے کہ منافق کون ہوتا ہے، جبکہ کسی کو کافر اور مشرک کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ خود کو کافر مشرک کہہ اور جان ہی رہے ہوتے ہیں، جس پر وہ بہت خوش ہوتے ہیں۔

کوئی مسلمان کو کافر اور مشرک کہہ کر دیکھتا ہے تو اس کے نتائج اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے نزدیک بڑے بھیانک خطرناک ہوتے ہیں، کیونکہ مسلمان نے اقرار ایمان کیا ہوتا ہے وہ اپنے آپکو جانتا مانتا ہے کہ وہ مسلمان ہے اور کوئی اس کے جاننے ماننے کو بھی نہیں جانتا اور پھر بھی اسے کافر مشرک کہتا ہے تو یہ جاننے ماننے والے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک پکا جھوٹا ہو جاتا ہے۔

یہ در حقیقت، کسی کے عمل کو دیکھ کر اسے کافر ماننا اور کہنا ہوتا ہے، جبکہ اقرار میں وہ مسلمان ہی ہوتا اور مانا جاتا ہے۔

کوئی مسلمان بیچارہ شریف النفس ہو گا تو اپنے آپ ہی مسلمان کے اس رویہ پر رو دھو اور سہہ اور چپ ہو جائے گا ورنہ، یا اسے بھی کافر کہہ کر صبر کرے گا یا ایک ایسی نفرت کا شیطان بیج بو دے گا کہ ایک دوسرے کو مرنے مارنے کے لیے وہ تیار ہو جائیں گے۔

Marfat.com

کسی مسلمان کافر مشرک منافق فاسق فاجر کو اس کے دلی تعلق اور سچ کو جھٹلانا اور جھوٹا کہنا اور اسے اس طرح تکلیف و ایذاء دینا، یہ کسی کے عمل پر جانے کا غیر اسلامی عمل اور حرکت ہوتی ہے جو کہ ایک مسلمان، فاسق، فاجر کے اقرار اور تعلق قلبی، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جھٹلا کر تکلیف و ایذاء دینا ہوتا ہے، جبکہ کافر کے انکار اور مشرک کے کئی خداؤں کے ایمان کو جھٹلا کر ایذاء و تکلیف دینا ہوتا ہے جس سے وہ سچے اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کو بھی جھوٹا کہتا ہے کیوں کہ ان سب کا باطن اپنی اپنی جگہ پر اپنے سچ کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔ جسے اللہ تعالیٰ بھی وہی دیکھتا ہے جو کوئی اپنی خودی میں دیکھ رہے ہوتے ہیں لیکن، کوئی ان کا عمل دیکھتا اور عمل بتا رہا ہوتا ہے جو بتانا، ان کے باطنی سچ کا پتہ نہیں، بلکہ ان کے عمل کا، ہوتا ہے۔

جو یہ قرانی بات جانتا ہے کہ ایسی ایذا رسانی جو کافر اور مشرک کو دینا روا نہیں، وہ اللہ پروردگار کو ماننے اور اقرار کرنے والے کو، پہنچانا، کیسے اور کتنا بڑا ظلم ہوتا ہو گا.

عمل اور چیز ہے، جبکہ اللہ پروردگار اور نبی رسول ﷺ کو ماننا، آمنت باللہ، اقرار اور چیز ہے، جبکہ عمل کی اصلاح بھی معلم ہی کرتا ہے جو تعلیم تزکیہ میں علم الٰہی کی عطا کا دینا ہوتا ہے۔

مومن کے اخلاق اچھے ہوں، کسی مخلوق کی اس کے عملوں کی وجہ سے دلآزاری نہ کرے. کسی پر بہتان طرازی نہ کرے. کسی کی غیبت نہ کرے اور کسی

Marfat.com

کے باطنی تعلق کو اس کے عمل سے نہ جانچے، کہ یہ کسی کا باطن اور تعلق اقرار تصدیق کفر شرک اور ھدایت کی توفیق وغیرہ، یہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے، جس کی وہ مخلوق ہوتی ہے۔

والسلام

☆

اے سوال!

ارے بیٹا یہ کیا؟ شرم نہیں آتی، بغیر پوچھے ایک اجنبی کو اپنے گھر لے آئے۔۔ دروازے کے ساتھ گھنٹی کا بٹن ہے، اسے دبا کر اطلاع کر دیتے، تا کہ تمہاری بہنیں اور ماں سائیڈ پر ہو جاتیں۔

بیٹا:- ارے بابا یہ خیال آپ کو تب نہیں آتا، جب آپ ٹی وی آن کرتے ہیں اور میری بہنوں اور ماں کی موجودگی میں ایک نامحرم شخص سامنے آجاتا ہے، اس وقت تو کبھی آپ نے بے پردگی کا نہیں کہا۔

باپ:- وہ ٹی وی ہوتا ہے، وہ شخص تمہاری ماں بہن کو دیکھ یا سن نہیں رہا ہوتا، اس لیے اپنی بحث اپنے پاس رکھو اور جلدی سے اس شخص کو باہر نکالو۔

بیٹا:- بابا آپ کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ یہ شخص بھی بولنے اور سننے سے قاصر ہے کیونکہ یہ پیدائشی بہرا اور نابینا ہے۔ اس لیے میرے خیال میں اس کا ہونا نہ ہونا تقریبا برابر ہی ہے۔

Marfat.com

باپ:- لیکن تمہاری بہنیں اندھی نہیں ہیں، اس لیے جلدی سے اس اجنبی کو باہر چھوڑ کر آجاؤ۔

بیٹا:- بس میں اسے صرف اسی لیے آج ساتھ لایا تھا تاکہ آپ کو یہ سمجھا سکوں کہ ٹی وی پر آنے والے مرد اور عورتوں کو دیکھنا بھی گناہ ہے، جس طرح آپ کو ابھی غیرت آرہی ہے، اسی طرح اس وقت بھی غیرت آنی چاہیے جب ٹی وی پر کوئی نامحرم آجائے اور میری بہنیں اسے دیکھ رہی ہوں۔

ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی بیٹھی ہوئی تھیں، اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا صحابی) تشریف لائے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ تو نابینا ہیں یہ نہ ہم کو دیکھتے ہیں نہ ہی پہچانتے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا تم بھی نابینا ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھتی؟

اب بابا آپ خود ہی انصاف کریں، وہ ٹی وی والے اگر نہیں دیکھتے تو کیا ہماری بہنوں کو ان نامحرموں کو دیکھنا چاہیے یا نہیں؟

لیکن شیطان ہمیں بہلاتا پھسلاتا ہے اور اس دھوکے میں رکھتا ہے کہ سب ٹھیک ہے، ہر کسی کے گھر میں آج ٹی وی موجود ہیں. تو کیا یہ سب غلط ہیں؟

Marfat.com

باپ:-بس کرو، تم لوگوں کی فرمائش تھی کہ گھر میں ٹی وی ہو، تمہیں پڑوسیوں کے گھر جانے سے روکنے کی غرض سے ہی تو میں ٹی وی گھر لایا تھا۔

بیٹا:-بابا میں اس بات کو نہیں مانتا، جس کسی سے ٹی وی رکھنے کی وجہ پوچھو، تو اس کا یہی جواب ہوتا ہے کہ بچے دوسروں کے گھر جاتے تھے اس لیے ٹی وی لایا، آپ کو معلوم ہے کہ بڑے بھائی باہر سگریٹ پیتے ہیں لیکن، پھر بھی کبھی آپ نے ان کیلئے گھر سگریٹ کی ڈبیا نہیں رکھی کہ بیٹا باہر کیوں پیتے ہو گھر پیا کرو، بلکہ الٹا آپ انہیں منع کرتے ہیں کہ سگریٹ ہی نہ پیا کرو۔

باپ:-ہر کوئی جانتا ہے کہ تمباکو نوشی مضر صحت ہے، اس لیے کوئی باپ نہیں چاہتا کہ اس کا بیٹا سگریٹ پیئے، لیکن، اس سب کا ٹی وی سے کیا تعلق ہے؟

بیٹا:-بابا سگریٹ سے جسمانی صحت خراب ہوتی ہے جبکہ ٹی وی ڈراموں اور فلموں گانوں سے اخلاقی اور روحانی صحت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس نے اپنی دو بیٹیوں کی اچھی پرورش کی کل قیامت کے دن وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہو گا جیسا یہ دو انگلیاں (شہادت والی اور اس کے ساتھ والی انگلی سے اشارہ کر کے دکھایا) ساتھ ساتھ ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہے کہ ہر شخص اپنے کنبے کا والی وارث ہے اور اس سے اس کے کنبے کے متعلق پوچھ گچھ ہو گی، تو ظاہر ہوا کہ کسی اجتماعی گناہ کا وبال والی

Marfat.com

وارث پر ہی ہو گا، جیسے اولاد کی تربیت میں کوتاہی کا وبال یا اولاد کے کسی گناہ میں مبتلا ہونے کی صورت میں کل قیامت کو ماں باپ جواب دہ ہوں گے۔

جیسے نیک اولاد جنت میں جانے کا ذریعہ بنتی ہے، ٹھیک اسی طرح بری اولاد جہنم میں لے جانے کا سبب بھی ہو گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنی امت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے جہنم میں جانے کا حکم دیا گیا اس شخص کی نیک بچیاں اس سے چمٹ گئیں اور رونے لگیں اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کی۔ اے اللہ ہمارے باپ نے دنیا میں ہم پر بڑا احسان کیا اور ہماری تربیت میں بہت محنت اٹھائی، تو اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر رحم فرما کر بخش دیا۔

بابا کہیں یہ نہ ہو کہ کل قیامت کو آپ کو جنت جانے کا حکم ملے اور آپ کی بیٹیاں بھی آپ کے پاؤں سے چمٹ جائیں کہ اے اللہ تو نے ہمیں نیک اور معصوم پیدا کیا تھا، پھر ہمارے باپ نے ہمیں دنیا کے ہر علم اور آسائش سے، آراستہ کیا، اعلیٰ تعلیم دلائی، دنیا کی ہر آسائش کا بندوبست کیا لیکن، ہماری دینی تعلیم و تربیت کبھی نہیں کی، نماز کی تلقین نہیں کی، کبھی قرآن سکھانے کا اچھا بندوبست نہیں کیا، کبھی پردے کا نہ کہا۔۔۔

کہیں ان کی التجاء کی بدولت آپ کو جنت کی بجائے جہنم میں نہ ڈال دیا جائے۔

Marfat.com

باپ:-بس بیٹا بس، میں جان گیا، آج تم نے میری آنکھیں کھول دی ہیں، واقعی اپنی اولاد کی اچھی تربیت میری ہی ذمہ داری ہے جس میں میں نے آج تک کوتاہی برتی، اللہ مجھے معاف کرے۔

بیٹا:-اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ بات آپ کو سمجھ آگئی، اور اولاد کی نیک تربیت کا صلہ صدقہ جاریہ کی صورت میں مل جایا کرتا ہے۔ مطلب جب بھی اولاد کوئی نیکی کرتی ہے اس کا اجر اور صلہ اس کے ماں باپ کو بھی پورے کا پورا ملتا ہے۔

باپ:-ارے ہم تمہارے دوست کو تو بھول ہی گئے، انہیں پردے میں بٹھاؤ اور کوئی چائے وائے پلاؤ۔

☆

مالک، اللہ کی پہچان، زندگی کا مقصود ہے

دنیا کی عارضی زندگی میں ہر کوئی بڑی سے بڑی چیزیں دیکھتا ہے لیکن، ایک اللہ پروردگار بڑا اور اس کے بندے بڑے ہوتے ہیں، کوئی نصیب والا ہوتا ہے جو اُن کو دیکھتا ہے۔

ایک دفعہ کی بات ہے کہ کوئی اللہ والا دن کی روشنی میں چراغ لے کر باہر نکلا۔ لوگ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دن کی روشنی ہے، سورج نکلا ہوا ہے اور یہ پتہ نہیں کیوں چراغ روشن کیے ہوئے ہے۔ لوگ متجسس ہوئے اور پوچھنے لگے کہ بھائی یہ کیا؟ آیا، جو اللہ تعالیٰ نے چراغ جلایا ہے، کیا وہ روشن کم ہے۔

Marfat.com

کہنے لگا، سورج کائنات کو روشن کرتا ہے لیکن، کسی کو ڈھونڈھتا نہیں، جبکہ میں تو انسان، تلاش اور ان کا انتظار کر رہا ہوں۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام خود ہی سوال کرتے اور خود ہی جواب دیتے، یہ در حقیقت، اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تعلیم دینے کا طریقہ ہوتا ہے۔ جب سارے نمرود کے دربار میں گلے امرود کو دیکھنے کے لیے اکٹھے ہو جاتے ہیں کہ وہ دیکھیں کہ، ان کا خدا بادغا کا کوئی کیسے مقابلہ کرتا ہے، جبکہ وہ ایک روشن چراغ، اللہ تعالیٰ کا بندہ تھا جو ایک اللہ تعالیٰ کا جلایا چراغ تھا، جو اپنی زندگی کا عملی نمونہ اور الٰہی راہ کا پتہ لیے ہوئے کھڑا تھا، وہ روشن چراغ خود ہی سوال اور خود ہی جواب ہوتا کہ دنیا کا سورج چاند اور ستارے رکھنے والے، لوگوں کو ان کے خدا بادغا کی اصلیت ظاہر باہر ہو جائے۔

آپ، ابراھیم علیہ السلام کا خالق و مالک، اللہ تعالیٰ بھی خود ہی سوال فرماتا، کہ الست بربکم اور خود ہی جواب بتاتا کہ بلیٰ، وہ ہی رب سب ہے.
اللہ تعالیٰ کا بندہ دن کا سورج نہیں جو کسی انسان کو نہیں ڈھونڈتا اور کسی کو کسی کے گھر جا نہیں پہنچاتا، یہ اللہ تعالیٰ کا بندہ در حقیقت، وہ روشن الٰہی چراغ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو جو اپنا رب اور راہِ الٰہی سب بھول چکی ہوتی ہے، اسے ڈھونڈتا، گھر پہنچاتا اور اس کے بڑوں سے ملاتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نمرود سے استفسار کہ، اے نمرود تُو کیسا خدا ہے کہ ابھی تک تیری خدائی کا بخار

Marfat.com

نہیں ٹوٹا، اگر تُو ایسا ہی ناہنجار، خدا بنتا ہے تو میرا اللہ پروردگار سورج مشرق سے نکالتا ہے تو، ایسے کر کہ تو اسے مغرب سے نکال!۔

اللہ تعالیٰ ہے جو اپنے بندے کی آواز گھر گھر پہنچا دیتا ہے اور کیسے سب کو اپنے بندے کے گرد جمع فرما دیتا ہے کہ بادشاہ سے لیکر ہر گدا حاضر ناظر موجود ہو جاتا ہے ورنہ، کہاں فرد فرد کو اکٹھا کرنا اور پھر بادشاہ تک کو ایک ہی مجمع میں پہنچانا سنانا، یہ تو الٰہی مبلغ کو ہی عطا و سخا ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا وہ روشن چراغ ہوتا ہے جو انسان، مخلوق کو ڈھونڈنے آیا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی زبان پر خود بولتا ہے۔ بندہ اپنے اللہ پروردگار کے نور سے دیکھتا اور سنتا ہے۔

دل اللہ تعالیٰ کے نور، ذکر سے دھڑکتا ہے، جو ابدی خفی ذکر دھیان کا ہوتا ہے۔ جس میں وہ ہر دھڑکن کے ساتھ اپنے خیال کی آواز میں اللہ اللہ، اسم اعظم کا ذکر کرتا ہے جبکہ الٰہی ذکر اللہ کی پکائی اور فیض مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کمائی کے لیے گاہے بگاہے مراقبہ کرتا اور نیکی پر استقامت کے فیض سے انتہائی ترقی سے، مستفید ہوتا ہے۔

جس میں وجود کا ظاہر اور باطن، عارضی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے بندے کے ہاتھ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے۔

جب سارے حقیر فقیر بادشاہ کندے اور بندے اکٹھے ہو جاتے ہیں، تو اُن سب میں نمرود کی مٹی پلید ہوتی ہے، جو یہ ایک راز تھا جو ایک اللہ تعالیٰ کے

Marfat.com

بندے سے کھلتا ہے کہ ہر نظر آنے والا، انسان وہ انسان نہیں ہوتا، انسان وہ ہوتا ہے جو اپنے مالک سے گم ہو کر دوبارہ، مل جائے، گھر سے جدا گھر پہنچ جائے اور مالک، اللہ تعالیٰ کی تلاش، جستجو میں ہر سانس لیتا اور گزارتا رہا ہو۔

اس کے علاوہ تو مخلوق ہوتی ہے جس پر سورج چڑھتا اور غروب ہوتا ہے، جس میں. سورج کسی کو ڈھونڈھتا ہے اور نہ ہی مخلوق کو اس میں کچھ ڈھونڈنے کی ضرورت درپیش ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ یہ میرا بندہ ہے جو میری طرف بلاتا ہے اور یہ میں، اللہ تعالیٰ ہوں جو اپنے بندے کے ساتھ اور ہاتھ پر ناز کرتا ہوں. فرمایا، اے ایمان والو، میرے صادقین بندوں کا ساتھ حاصل کرو۔

اللہ تعالیٰ کا بندہ، آج انسانوں، لوگوں کی تلاش میں ہے، انسانوں کو بھی چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو مانیں اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تلاش کریں۔

جو ایک دوسرے کو اور دوسرا ایک کو دیکھتا، بلاتا، صبح اور شام وغیرہ کی زندگی گزارتا ہے، یہ تو مخلوق ظاہر باہر ہے جس کا اندر غذا سے بھرتا ہے، جبکہ رازق، اللہ تعالیٰ اور بندے کو اس کا انتظار ہے، یہ ان کے بجائے رزق کا متلاشی، سورج کی روشنی، دن بازار کا متقاضی ہوتا ہے۔

انسان تو وہ ہے جو اپنوں کی تلاش میں اپنی معرفت اور مالک، اللہ تعالیٰ کو پا جاتا ہے۔

Marfat.com

ایک چراغ ظاہر، جو کہ دنیا کا ہے جبکہ ایک چراغ ہے جو دنیا، مخلوق نہیں جانتی، وہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہے، جو سراجا منیرا ہے، جو حقیقت رحمت محبت کی تعلیم تزکیہ میں مخلوق کے نفوس کی پاکی کا والی، وارث، معلم ہوتا ہے۔

عارضی زندگی، دن میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور قیامت. تک آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نائبین، روشن چراغ ہوتے ہیں جو انسانوں کی تلاش کرتے اور اپنی تعلیمی علمی نور الٰہی میں مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے ملا اور دکھادیتے ہیں اور پھر کبھی رات کو کوئی چراغ جلتا نہیں چھوڑتے کہ عارضی زندگی، دن میں جو تلاش ماری ہوتی ہے، وہ اپنے گھر سدھاری اور مالک، اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو جاتی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے، جو رات کے چراغ نہیں ہوتے کہ جنہیں جلانے کی ضرورت پڑتی ہو، بلکہ یہ تو اس کے علم الٰہی کے ابدی اور اس کے سورج چاند اور ستارے ہوتے ہیں۔

والسلام

☆

سپر کمپیوٹر سے بڑھکر انسان.:

جب مجھے کوئی نہیں دیکھتا تو مجھے میرا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے اور جب میرا اللہ تعالیٰ مجھے دیکھتا ہے تو وہ مجھے نہیں، کہ میں تو اس کا بنایا سپر کمپیوٹر، مخلوق ہوں، وہ در حقیقت، میری کارکردگی دیکھنا ہے، جو کہ میرا اس کے مطابق کام کرنا ہے جو کہ، لیبلوا کم ایکم احسن عملا، ہے کہ وہ دیکھتا ہے کہ تم میں سے اس کا اچھا عمل کون کرتا ہے۔

Marfat.com

کمپیوٹر، وہ اچھا کام کرتا ہے جسے چلانے والا، کمپیوٹر کا ماہر، تعلیم یافتہ ہو.
سپر کمپیوٹر، مخلوق کو چلانے والا، اللہ تعالیٰ کا بندہ، معلم، مزکی، علم الٰہی کا وارث نائب ہوتا ہے، جس کے حوالے ہو جانے سے اللہ تعالیٰ کا سپر کمپیوٹر، انسان، اپنی کارکردگی عین، اپنے مالک، اللہ تعالیٰ کے مطابق دکھاتا ہے، یہ بالکل اسی طرح ہوتا ہے جس طرح کوئی زندگی کی عطا پاتا ہے تو زندہ، اور موت کے حوالے، تو بے جان. یہی در حقیقت، سپر کمپیوٹر، انسان کی کارگردگی ہوتی ہے کہ معلم مہربان کے حوالے ہو جائے تو علم الٰہی کی عطا میں ابدی زندگی ورنہ، پڑے کا پڑا رہ جائے، نفس یا اپنے ہاتھوں یہ چلتا، بھی پھر خراب اور برباد ہو جاتا ہے .

اللہ تعالیٰ کے بندے کا حوالہ اونچا حوالہ اور دودھ کا پیالہ، معجزہ ہوتا ہے، جو مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی راہ پر چلاتا اور علم الٰہی، کے درس پلاتا ہے لیکن، حوالہ اللہ تعالیٰ جب کہ پیالہ جو کہ معجزہ قدرت الٰہی ہوتا ہے، جس میں کوئی سپر الٰہی کمپیوٹر، اللہ تعالیٰ کے بندے کے حوالے، علمی مجلس میں ساتھ معجزے اور کرامت میں، ہاتھ ہو جاتا ہے۔

مجھے کوئی نہیں دیکھتا تو میں اپنے آپ کو دیکھتا اور یوں ہی پڑا ہوتا ہوں۔ کوئی مجھے دیکھتا ہے تو وہ معلم، پڑھا لکھا، علم الٰہی کا، اللہ تعالیٰ کا بندہ دیکھتا ہے، جو چراغ کا محتاج نہیں بلکہ خود ہی چراغ اور خود ہی سب کچھ آنکھ کان وغیرہ ہوتا ہے۔ یہ سپر کمپیوٹر، انسان بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور معلم بھی، اس کا بندہ، اس کا

Marfat.com

ہی لکھایا پڑھایا، سپر کمپیوٹر، مخلوق کا معلم مزکی، استاد بنایا بتایا، ماہر کمپیوٹر سٹ انسان کو چلانے، خراب اور برباد ہونے سے بچانے کیلئے، آیا اور رکھا ہوتا ہے۔ جب مجھے میرا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے تو وہ میری کارکردگی میرے چلانے والے کی کارکردگی کو، کہتا اور ہوتی ہے کہ دراصل، یہ وہ ہے جو بے جان کو جان دیتا اور اسے چلاتا ہے۔

سپر کمپیوٹر، مخلوق کا چلنا، در حقیقت، اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے بندے کے ہاتھ پر چلنا ہوتا ہے جو کہ ظاہر تو کمپیوٹر کی کارکردگی ہوتی ہے لیکن، وہ جو اپنے چلانے والے کے ہاتھ پر چل رہا ہوتا ہے، یہی در حقیقت، اس کی زندگی، کارکردگی ہوتی ہے جو خراب اور برباد نہیں ہوئی ہوتی۔

مجھے دراصل، حوالے پیالے کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ کے بندے کی ضرورت ہے، آنکھ، کان، زبان، پاؤں اور جان کی ضرورت ہے، چراغ الٰہی کی ضرورت ہے، تباہی بربادی کی جدائی کمائی کے بجائے اللہ تعالیٰ کی بتائی دکھائی سکھائی، ھدایت کی ضرورت ہے جو میری ابدی زندگی کا سامان، فطرت کا سچا ارمان، بندے کی رحمت کا جہان اور اللہ تعالیٰ کی بندگی کے لیے، لامکان، انسان بنایا، جو سپر کمپیوٹر، انسان کا کام، مقصدِ حیات ہے۔

جب میں جاگتا ہوں، تو اپنے، غیروں اور خیروں کو دیکھتا ہوں اور جب سو جاتا ہوں تو جاگتے، لوگ اور میرا مالک، دیکھتا ہے۔

Marfat.com

لوگ اور میں ایک دوسرے کو، جبکہ میرا اور ان کا مالک، اللہ تعالیٰ یہ دیکھتا ہے کہ کون میرا کہنا مانتا اور میرے بندے کے ہاتھ پر چلتا اور چلنے کے قابل ہے اور رہتا ہے۔

کارکردگی جو کہ معلم کے ہاتھ پر چلنا، کہنا ماننا ہوتا ہے کہ فرمایا، فاتبعونی، کہ مومن، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر چلیں تاکہ ان کی اس کارکردگی پر اللہ تعالیٰ، ان سے محبت کرے۔

میری اس کارکردگی اور مقصدِ حیات کی تکمیل کو میرا رب اور میرا استاد دیکھتا ہے، جو کہ یہ ہے کہ میں جاگتا ہوں تو کیسے اور سوتا ہوں تو کیسے، میں دیکھتا، سنتا اور بولتا وغیرہ ہوں تو یہ کیسے.

یہ سب میری مالک کے ہاتھ ساتھ کارکردگی ہے جو ہر لحہ میرے محبوب کی نظر میں ہوتی ہے، جو وہ، جب میں زندہ ہوتا ہوں تو دیکھتا ہے اور جب مر کر اس کے حوالے ہو جاتا ہوں تو پھر وہ مجھے محبت اور محبوب کے طور دیکھتا ہے، کہ مقصدِ حیات پورا ہو چکا ہوتا ہے۔

عارضی زندگی کی ملازمت اور عبادت میں، مومن کا کام، کہنا ماننا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ دیکھتا اور اسے اچھا کہتا ہے۔

کوئی یہ جان جاتا ہے کہ میرے جینے اور مرنے میں کیا جینا اور مرنا ہے تو وہ عارضی زندگی دن میں چراغ جلائے رکھتا ہے جو کہ ایک بندے کے ہاتھ پر چلنا، اتباع کا کرنا مرنا، ہوتا ہے جبکہ دوسرا، بندے کی اتباع میں، علم الٰہی کی عطا کا،

Marfat.com

چراغ روشن، معرفتِ خداوندی کا ہوتا ہے۔ رات، اور پھر تمام اندھیروں میں کسی چراغ کو جلانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ایمان کامل اور مومن کامل ہی پھر معلم، علم الٰہی، کا نور ظہور ہوتا ہے۔

والسلام

☆

ایک روز شیخ شفیق بلخی رحمہ اللہ نے اپنے شاگرد حاتم رحمہ اللہ سے پوچھا.. "حاتم! تم کتنے دنوں سے میرے ساتھ ہو..؟"

انہوں نے کہا.. "بتیس برس سے"..

شیخ نے پوچھا.. "بتاؤ اتنے طویل عرصے میں تم نے مجھ سے کیا سیکھا..؟"

حاتم نے کہا.. "صرف آٹھ مسئلے"..

شیخ نے کہا.. "اناللہ وانا الیہ راجعون.. میرے اوقات تیرے اوپر ضائع چلے گئے.. تُو نے صرف آٹھ مسئلے سیکھے..؟"

حاتم نے کہا.. "استادِ محترم! زیادہ نہیں سیکھ سکا اور جھوٹ بھی نہیں بول سکتا"..

شیخ نے کہا.. "اچھا بتاؤ کیا سیکھا ہے..؟"

حاتم رحمتہ اللہ علیہ نے کہا.. "میں نے مخلوق کو دیکھا تو معلوم ہوا ہر ایک کا محبوب ہوتا ہے قبر میں جانے تک.. جب بندہ قبر میں پہنچ جاتا ہے تو اپنے محبوب سے جدا ہو جاتا ہے.. اس لیے میں نے اپنا محبوب "نیکیوں" کو بنالیا ہے کہ جب میں قبر میں جاؤں گا تو یہ میرا محبوب میرے ساتھ قبر میں رہے گا..

Marfat.com

:2لوگوں کو دیکھا کہ کسی کے پاس قیمتی چیز ہے تو اسے سنبھال کر رکھتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے.. پھر فرمانِ الٰہی پڑھا..

" جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ خرچ ہو جانے والا ہے.. جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے.." (سورۃ النحل آیت 96(

تو جو چیز مجھے قیمتی ہاتھ آئی اسے اللہ کی طرف پھیر دیا تاکہ اس کے پاس محفوظ ہو جائے جو کبھی ضائع نہ ہو..

:3میں نے خدا کے فرمان پر غور کیا..

" اور جس نے اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف کیا اور نفس کو بُری خواہشات سے باز رکھا' جنت اسی کا ٹھکانہ ہو گا.." (سورۃ النازعات آیت 40(

تو اپنے نفس کو بُرائیوں سے لگام دی.. خواہشاتِ نفسانی سے بچنے کی محنت کی۔ یہاں تک کہ میرا نفس اطاعتِ الٰہی پر جم گیا..

:4لوگوں کو دیکھا ہر ایک کا رجحان دنیاوی مال۔ حسب نسب۔ دنیاوی جاہ و منصب میں پایا.. ان امور میں غور کرنے سے یہ چیزیں ہیچ دکھائی دیں.. اُدھر فرمان الٰہی دیکھا..

" درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے.." (سورۃ الحجرات آیت 13

تو میں نے تقویٰ اختیار کیا تاکہ اللہ کے ہاں عزت پاؤں..

Marfat.com

:5لوگوں میں یہ بھی دیکھا کہ آپس میں گمانِ بد رکھتے ہیں۔ایک دوسرے کو بُرا کہتے ہیں.. دوسری طرف اللہ کا فرمان دیکھا..

" دنیا کی زندگی میں ان کی بسر اوقات کی ذرائع تو ہم نے ان کے درمیان تقسیم کیے ہیں.." (سورۃ الزخرف آیت 32(

اس لیے میں حسد کو چھوڑ کر خلق سے کنارہ کر لیا اور یقین ہوا کہ قسمت صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے.. خلق کی عداوت سے باز آگیا..

:6لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے سے سرکشی اور کشت وخون کرتے ہیں.. اللہ کی طرف رجوع کیا تو فرمایا..

" درحقیقت شیطان تمہارا دشمن ہے اس لیے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو.."

(سورۃ فاطر آیت 6(

اس بنا پر میں نے صرف اس اکیلے شیطان کو اپنا دشمن ٹھہرالیا اور اس بات کی کوشش کی کہ اس سے بچتا رہوں..

:7لوگوں کو دیکھا پارہ نان (روٹی کے ٹکڑے) پر اپنے نفس کو ذلیل کر رہے ہیں۔ناجائز امور میں قدم رکھتے ہیں.. میں نے ارشادِ باری تعالیٰ دیکھا..

" زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو.."

(سورۃ ہود آیت 6)

پھر میں ان باتوں میں مشغول ہوا جو اللہ کے حقوق میرے ذمے ہیں.. اس رزق کی طلب ترک کی جو اللہ کے ذمے ہے..

Marfat.com

:8 میں نے خلق کو دیکھا۔ ہر ایک کسی عارضی چیز پر بھروسہ کرتا ہے.. کوئی زمین پر بھروسہ کرتا ہے۔ کوئی اپنی تجارت پر۔ کوئی اپنے پیشے پر۔ کوئی بدن پر۔ کوئی ذہنی اور علمی صلاحیتوں پر بھروسہ کیے ہوئے ہے.. میں نے خدا کی طرف رجوع کیا.. یہ ارشاد دیکھا..

" جو اللہ پر بھروسہ کرے اس کے لیے وہ کافی ہے.." (سورۃ طلاق آیت 3

تو میں نے اپنے خدا پر توکل کیا.. وہی مجھے کافی ہے"..

شیخ بلخی رحمہ اللہ نے فرمایا.. "اے میرے پیارے شاگرد حاتم! خدا تمہیں ان کی توفیق نصیب کرے.. میں نے قران کے علوم پر مطالعہ کیا تو ان سب کی اصل جڑ انہی آٹھ مسائل کو پایا.. ان پر عمل کرنے والا گویا چاروں آسمانی کتابوں کا عامل ہوا"..

بحوالہ الاحیاء العلوم.. امام غزالی رحمہ اللہ

☆

ایک بزرگ تھے.. ملک میں قحط پڑا ہوا تھا' خلقت بھوک سے مر رہی تھی..
ایک روز یہ بزرگ اس خیال سے کچھ خریدنے بازار جا رہے تھے کہ نہ معلوم بعد میں یہ بھی نہ ملے..

بازار میں انہوں نے ایک غلام کو دیکھا جو ہنستا کھیلتا لوگوں سے مذاق کر رہا تھا..
بزرگ ان حالات میں غلام کی حرکات دیکھ کر جلال میں آ گئے.. غلام کو سخت سست کہا کہ لوگ مر رہے ہیں اور تجھے مسخریاں سوجھ رہی ہیں..

Marfat.com

غلام نے بزرگ سے کہا.. " آپ اللہ والے لگتے ھیں.. کیا آپ کو نہیں پتا میں کون ہوں..؟ "بزرگ بولے.. " تو کون ہے"؟

غلام نے جواب دیا.. " میں فلاں رئیس کا غلام ہوں جس کے لنگر سے درجنوں لوگ روزانہ کھانا کھاتے ھیں.. کیا آپ سمجھتے ھیں کہ جو غیروں کا' اس قحط سالی میں پیٹ بھر رھا ہے وہ اپنے غلام کو بھوکا مرنے دے گا..???? جائیں.. آپ اپنا کام کریں.. آپ کو ایسی باتیں زیب نھیں دیتی" ..

بزرگ نے غلام کی بات سنی اور سجدے میں گر گئے.. بولے..

" یااللہ! مجھ سے تو یہ ان پڑھ غلام بازی لے گیا.. اسے اپنے آقا پر اتنا بھروسہ ہے کہ کوئی غم اسے غم نہیں لگتا اور میں جو تیری غلامی کا دم بھرتا ہوں یہ مانتے ہوئے کہ تو مالک الملک اور ذوالجلال ولا اکرام ہے اور تمام کائنات کا خالق اور رازق ہے میں کتنا کم ظرف ہوں کہ حالات کا اثر لے کر نا امید ہو گیا ہوں.. بے شک میں گناہ گار ہوں اور تجھ سے تیری رحمت مانگتا ہوں اور اپنے گناہوں کے معافی مانگتا ہوں

☆

اللہ تعالیٰ کی نیکی

اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کو نیکی، میں تین عطائیں کرتا ہے تو ایمان اور مومن کامل ہوتا ہے۔

1. عمل صالح.. 2. تعلیم، تزکیہ اور حکمت و دانائی میں علم الٰہی

Marfat.com

3. معلم.

عمل صالح کی حقیقت اللہ تعالیٰ اور معلم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کا کہنا ماننا ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کا ساتھ، جو کہ علم الٰہی کی تحصیل میں ان کا ساتھ، ہوتا ہے۔

عمل صالح کی حقیقت، رحمت اور محبت جو کہ علم الٰہی، اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے ساتھ معیت کا ملنا ہوتا ہے، جس میں ایمان کامل، جو کہ عمل صالح سے، جبکہ مومن کامل جو کہ رفاقت محبوب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے ساتھ سے، ہوتا ہے۔

یہ تین الٰہی نیکیاں ہیں جو مومن پر ہوتی ہیں اور وہ الٰہی، وارث نائب ہوتا ہے۔

عمل صالح کی اینٹ۔ اقرار تصدیق پر، علم الٰہی جو کہ کہنا ماننے پر جبکہ ساتھ رفاقت، جو کہ ایمان اور مومن کامل ہونے پر، ہوتا ہے.

حکم ماننے پر مشاہدہ عمل جو کہ تجلی، تعلیم تزکیہ اور حکمت ودانائی لینے پر مشاہدہ صفات الٰہیہ، جو کہ ملاقات، جبکہ محبت، وہ محبوب کی عطا پر، جو مشاہدہ ذات، جو ساتھ، معیتِ باللہ ہوتا ہے.

کوئی مزکورہ حقیقتوں کو پاتا ہے تو یہ ایمان باللہ اور معیتِ باللہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

حکم، علم اور محبت کی معرفت میں عمل صالح سے افعالِ الہیہ کی، تعلیم تزکیہ حکمت ودانائی سے، صفات الہیہ کی جبکہ محبت سے معیتِ باللہ کی معرفت ہوتی ہے. جو کہ تجلی افعالی مشاہدہ صفاتی اور ذاتی کا، وصال الہی ہوتا ہے۔

والسلام

☆

آج کل کیا کافر کیا مشرک کیا منافق کیا فاسق کیا فاجر کیا وھابی کیا کبابی کیا شیعہ کیا بریلوی کیا دیوبندی کیا ثمر کندی کیا غیر مقلد، ہر کوئی اپنے کو چھوڑ پھوڑ رہا ہے، کوئی کیا گلہ، اور نہ ہی کوئی صلہ ہے لیکن، کامیاب وہی ہے جو مخلوق سے معاملہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کر رہا ہے، جو کہ مخلوق کی ہر حال، تعلیم اور بھلائی ہے.:

خیر وشر کی تعلیم پہلے اور پھر جزا وسزا کا قانون نافذ ہوتا ہے، شاگر کی تعلیم پہلے پھر امتحان، کوئی پاس فیل ہوتا ہے۔

کوئی قانون، معاشرہ ریاست ھدایت اپنے پیروکار کو جرم کے ارتکاب کی تعلیم نہیں دیتی بلکہ اس کی انتہاہی کوشش آخری لمحے تک یہی ہوتی ہے کہ ہر بندہ جرم کے ارتکاب سے بچا رہے، یہی ریاست میں حکمران اور ھدایت میں معلم کی کامیابی اور نیک نامی ہوتی ہے۔

نظام فطرت میں پہلا، خیر وشر کی تعلیم دینے والا، باپ ہوتا ہے جیسا وہ خود مسلمان یہودی مجوسی وغیرہ ہوتا ہے ویسا وہ اپنی اولاد کو خیر وشر سکھاتا اور اسے

Marfat.com

تعلیم خیر وشر میں اچھا یا برا بناتا ہے۔ جو کہ کسی کا عمل ھدایت یا جہالت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مخلوق عمل میں خیر وشر دونوں ہی ہوتے ہیں جبکہ ھدایت میں معلم، استاد اللہ تعالیٰ کے بندے کے پاس محض خیر، الٰہی ہی، ہوتا ہے اور بندے کی آواز علمی ہر دل تک اللہ تعالیٰ خود پہنچاتا ہے. یہ ھدایت الٰہیہ ہے جس میں علم الٰہی کی عطا میں وہ خود ہوتا ہے جو اپنی مخلوق کو ہر اندھیرے، کفر شرک بد دیانتی بد عقیدگی وغیرہ سے نکالتا، دور کرتا اور اسے پاک وصاف فرماتا ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کے بندے کا فریضہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نیکی کا حکم دیتا رہے اور برائی سے منع کرے جو کہ یہ عمل اس لیے ہے کہ یہ نیک حکم ماننے سے علم الٰہی کا حصول ہوتا ہے، جو یہ عمل اور اس سے علم الٰہی کا حصول، پنگھوڑے سے لیکر قبر تک جاری ہی رہتا ہے اور ہر ایک مخلوق پر ایک طرف توبہ کا دروازہ کھلا رہتا ہے اور دوسری طرف گندے عقائد اور اعمال کی اصلاح، علم الٰہی کی بدولت اللہ تعالیٰ کے بندوں کے ہاتھوں انجام پاتی رہتی ہے۔

مریض کا گلا گھونٹ کر مرض ختم کر دینا یا مریض کو اس کے مرض سے ڈرا ڈرا کر مار دینا، یہ ڈاکٹر، حکیم حاذق ہوتا ہے اور نہ ہی یہ طریقہ علاج مانا جاتا ہے۔ نبی رسول علیہم السلام اور ان کے نائبین، مریض، پاپی کا مرض کفر شرک عقائد، باطلہ وغیرہ پہلے ہی جانتے ہوتے ہیں وہ مریض کو مرض بتائے ہلائے جلائے بغیر

Marfat.com

ہی، شفایاب کر دیتے ہیں، کیونکہ وہ علم الٰہی کے وارث اور اس میں حامل کامل ہوتے ہیں۔

شیطان اور شیطان کے پیروکار جھوٹ دجل فریب لالچ سے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہوتے ہیں جبکہ اللہ والے تو اللہ تعالیٰ کے تعاون اور علم الٰہی کے ساتھ مخلوق کو سیدھی راہ دکھا اور اللہ تعالیٰ سے ملا رہے ہوتے ہیں. یہ اس لیے ہر طرح سے مخلوق کو شیطان اور اس کے پیروکاروں کے جنگل سے نکالنے میں کامیاب ہوتے ہیں۔

قران مجید میں، خیر و شر جزا و سزا کا بیان ہے جس طرح کسی ملک ریاست کے قانون میں جرم اور جرم کی سزا وغیرہ تو ہوتی ہے، اس پر فیصلہ صادر، ملزم کی تحقیقات پر ہوتا ہے.

قران مجید اور پھر ہر قانون جرم کی پھر جو سزا بتاتا ہے، وہ مجرم کو سنا دی جاتی ہے لیکن، ایسے کبھی نہیں ہوتا کہ جرم باپ نے کیا ہو اور مجرم بیٹا دھر لیا جاتا ہو یا بیٹا مجرم یا باپ کے گھر پیدا ہو جاتا ہو تو اسے بھی مجرم یا باپ ہی کہہ دیا جاتا ہو، یا مجرم یا باپ کسی کا نام وھابی سنی بریلوی شیعہ، قادیانی چور ڈاکو وغیرہ رکھ دیتا ہو تو نام پر فیصلہ، بغیر پوچھ گچھ اور تحقیق کے بیٹے کے خلاف، نام پر ہو جاتا ہو، ایسا کہیں قرانی حکم ہوتا ہے اور نہ ہی کہیں یہ فیصلہ دنیاوی ہوتا ہے۔

Marfat.com

قران مجید کا فرمان ہے کہ کافر لوگ تمہیں اپنی طرح کافر کرنا چاہتے ہیں، یہی وہ بات ہے کہ یہود ھنود ہمیشہ سے ہی اپنی گھناؤنی کارروائیوں میں دن رات ایک کیے رہے اور قیامت تک یہ مشن بنائے ہوئے ہیں۔

یہ مسلمانوں کا ایک دوسرے کو کافر کرنا، یہ اسی کاروائی کا زیادہ تر حصہ اور پلان ہے۔

اس حرکت میں وہ مسلمانوں کے فرقوں کے خود ہی نام نہاد بڑے بن گئے جیسا کہ آج کے نام نہاد باہر کے تیار کردہ ہمارے لیڈر بن جاتے ہیں، حالانکہ وہ دشمن ایجنسیوں کے تیار کردہ ہمارے چھپے پکے دشمن ہوتے ہیں. ہر دور جبکہ برطانیہ اور دیگر ممالک نے اپنے استعماری ادوار میں یہ کام انتہائی تیزی اور ذمہ داری اور نہایت عملداری سے خوب انجام دیا جس میں کیا کچھ نہ کیا گیا کہ مسلمانوں کو ان کے ہاتھوں ہی ایک دوسرے کو کافر کروادیا جائے، جس میں کتابیں اور علماء ہر مسلک کے تیار کیے گئے، کتابوں کو بھی اور علماء تیار کردہ کو بھی عام لوگوں میں مقبول بنایا اور ان کتابوں کو بڑے بڑے اسلامی لوگوں کے نام منسوب کیا گیا جس کے لیے ہر طرح کے ہتھکنڈے استعمال کیے اور اپنے مزموم مقاصد کے حصول کے لیے سرگرداں رہے جبکہ علماء دین بھی اپنے مسلمان بھائیوں کو علم الٰہی اور الٰہی تعلیم کی وجہ اور دعوت سے بچانے میں ہمیشہ کامیاب ہوتے رہے اور ان شاء اللہ ہمیشہ کامیاب ہوتے رہیں گے. کافر تو کافر ہیں ہی لیکن. جو اپنے آپکو مسلمان کہتا اور مانتا ہے، اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کو

Marfat.com

مانتا اور ان سے سچی محبت کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم دینا، ذرا مشکل نہیں جبکہ اسے بلا تحقیق اور بلا تعلیم تزکیہ کافر کرنا نہ درست ہے اور نہ ہی یہ آسان، کیونکہ وہ اقرار اللہ تعالیٰ وغیرہ کا کرنے سے مسلمان ہوتا ہے اور کوئی اسے خیر کی تعلیم دیے، اور تحقیق کیے، بغیر اسے کافر کیسے کرتا ہے، حالانکہ بات صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ شریر لوگوں کے ہاتھ لگ گیا، یا غلط، باپ بڑوں کے گھر یا مجرم کے ہاں پیدا ہو، یا کسی باپ یا مجرم نے اس کا کوئی نام رکھ اور بنا دیا ہوتا ہے، جبکہ وہاں نظام فطرت میں خیر و شر اور ھدایت میں معلم اور علم الٰہی، بے عیبی اور خیر ہی خیر ہوتی ہے۔

نظام ھدایت میں علماء کرام مخلوق کی تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی فرماتے اور انہیں جہالت کے تمام اندھیروں سے، علم الٰہی کی تعلیم تزکیہ اور حکمت و دانائی سے نکالنے کے ہر طرح سے قابل کامل ہوتے ہیں، جو کہ کفر شرک منافقت عقائد باطلہ فاسدہ کے، یہ جہالت کے عملی اندھیرے، کسی کو ملے ہوتے ہیں، جس میں ماں باپ کے دکھائے سکھائے اندھیرے، غلط باطلہ فاسدہ کفریہ شرکیہ عقائد، سے لیکر جہاں بھر کے غلط مذاہب، لوگوں، یہاں تک کہ شیطان کی قیامت تک کی کوششوں کے کرنے، دھرنے وغیرہ، ایک رب کے علاوہ، سب ہوتے ہیں۔

کافر مشرک منافق مسلمان مومن سنی بریلوی وھابی شیعہ وغیرہ کے گھر پیدا ہونے والا، وہ سب سے پہلے کلمہ پڑھتا ہے، پھر بعد میں خیر و شر کی تعلیم کا

Marfat.com

نظام آخری لمحے تک جاری رہتا ہے جس کے دوران جزاو سزا کا قانون بھی حرکت میں رہتا ہے، جو کہ جس کا جرم، تحقیق پر اسے ہی سزا، کا فیصلہ ملتا ہے، نہ کہ مجرم کے گھر پیدا ہونے والا یا باپ سے نام، پانے والا، شیعہ سنی وھابی وغیرہ.

اقرار کرنے والا، جب کلمہ گو ہوتا ہے تو یہ اعتقادی مسلمان ہوتا ہے جب تک وہ اللہ تعالیٰ، فرشتوں کتابوں رسولوں قیامت قدر، خیر وشر من جانب اللہ، میں سے کسی ایک کا بھی انکار نہ کر دیتا ہو، جو کہ زبان سے ہی پھر اس کا انکار خود ہوتا ہے، جیسا کہ نکاح میں زبان سے ہی قبولیت کرنا اور پھر خود ہی زبان سے طلاق دینا ہوتا ہے۔

اقرار میں کوئی مسلمان اور قبولیت پر کوئی شادی شدہ ہو جاتا ہے لیکن، اس کے دل میں کیا اچھائی یا برائی ہے، یہ اس کا اور اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہوتا ہے۔

نکاح اور اسلام کی قبولیت پر اب عائلی اور دینی احکام نافذ ہوتے ہیں، جن میں سزائیں درے رجم حدیں توبہ وغیرہ، کے احکام کی تعلیم ہوتی ہے، جس سے کوئی دینی تعلیم تزکیہ اور حکمت ودانائی کے حصول سے کامیاب جبکہ تعلیم پر عمل نہ کرنے والا، جو کہ دینی ضرورت ہوتی ہے، ناکام ٹھرتا ہے جبکہ توبہ کا دروازہ ہر ایک کافر مشرک گنہگار کے لیے آخری لمحے تک کھلا رہتا ہے۔

یہ تو دین اللہ تعالیٰ اور اس کا عظیم بندہ رحمت اللعالمین ہے جو کافر مشرک جو اللہ تعالیٰ کا انکار کرنے والے ہوتے ہیں، ان کی توبہ آخری لمحے تک مانتا اور دیتا ہے جبکہ یہ مسلمان تو کلمہ گو، آمنت باللہ پوری کا اقرار کرتے ہیں، اگر

Marfat.com

جہالت میں پڑا اور انکار کرنے والا کافر مشرک کی تعلیم اور توبہ ہو جاتی ہے تو یہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ماننے والوں کی بات مشکل نہیں ہوتی۔

یہ سارے فرقوں والے جو کلمہ گو، مسلمان ہیں، بیت اللہ میں داخل ہوتے اور حج کرتے ہیں، جہاں اللہ تعالیٰ نے کافر مشرک کا داخل ہونا، قیامت تک کے حرام فرمادیا ہے۔

آج! تو اولاد ماں باپ اور اپنے بڑوں سے کہیں آگے اور کہیں زیادہ پڑھی لکھی ہے اور کہیں یہ ماں باپ اور بڑوں کی بات ہی نہیں مان رہی ہوتی، حالات اتنے بدل اور پلٹا کھا چکے ہیں کدھر یہ رہ گئی یہ شر، غیر معقول غیر فطری، ھدایت الٰہی حق سچ کے خلاف، باتیں کتابیں عقائد باطلہ کا اثر، جو کہ جس طرح سیطانی لوگ اور چالیں مرکھپ گئی ہیں آج یہ لوگ بھی ان کا منہ چڑا رہی ہے۔

آج کون گنگوئی منگوئی نتوئی آیتی فرمایتی کو اور ان کے بتائے لکھائے لکھے غیر فطری، باتوں پر اعتقاد رکھتا ہے، جو ان کے بارے یا ان کے بڑوں کو کہے تو ایسی گالیاں ہیں جو وہ خود برداشت نہیں کر سکتے جبکہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جو کہ ان کا ایمان ہیں، لیکن، وہ جو اپنے ماں باپ کے نافرمان، انہیں گالیاں دیتے ان سے کلام وغیرہ نہیں کرتے اور یہاں تک کہ قتل کرنے پر جاتے ہیں تو، ان کی تعلیم کرنا ضروری فرض قرض ہوتا ہے۔

Marfat.com

یہ کتابیں نمبر دو ہیں یہ لکھی جاتی رہیں گی اور ان بے ہودہ تعلیمات کا دعویٰ کرنے والے بھی موجود رہیں گے لیکن، ان سے نمٹنے کا طریقہ ایک ہی ہے کہ ہر اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے اچھا گمان رکھا جائے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی اسے بہتر جانتا ہے، مخلوق کے ساتھ معاملہ خیر بھلائی تعلیم اور اچھے اخلاق سے کرے، کسی کے جھوٹے خدا کو بھی جھوٹا، اس لیے، نہ کہے کہ وہ اس کے سچے، کو جھوٹا نہ کہہ دے اور یہ اخلاق حسنہ بھی نہیں مانا گیا اور کیوں؟ نہ ہی یہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کی دعوت ہوتی ہے.

والسلام

☆

کلمہ گو کو کافر مشرک نہیں کہا جاتا.:

وہ اقرار میں دین پر ایمان لا چکا ہوتا ہے۔

کافر وہ جو اللہ تعالیٰ کی ذات صفات اور افعال کا انکار کرتا ہو جبکہ مشرک ذات صفات اور افعال الہیہ میں غیر اللہ کو شریک ٹھیک ایک کرتا ہو.

اقرار کے بعد کوئی مسلمان دین کی تعلیم، یا عمل میں کمی زیادتی کرتا ہو تو یہ اس کا عمل، یا اس کی سمجھ ہوتی ہے نہ کہ دین کہ جس پر وہ اقرار میں ایمان لا چکا ہوتا ہے، جیسا کہ کوئی قران مجید پر تو ایمان رکھتا ہے، جو اللہ تعالیٰ کا ہے لیکن، جو اس کا کوئی، اپنا قران، عمل، وہ سمجھتا ہے، اس میں کمی زیادتی بتاتا ہے، تو یہ دین کا قران نہیں ہوتا، قران وہی ہے جس کا دین میں اس نے اقرار کیا اور مسلمان ہو گیا ہوتا

Marfat.com

ہے۔یہ اس کا اعتقادی نہیں بلکہ عملی کفر شرک وغیرہ ہے جو تعلیم تزکیہ وغیرہ کی کمی والا عمل ہوتا ہے۔یہ کسی کے عملی نتائج کے مشاہدہ پر معلم، استاد کی تعلیم سے حرف غلط کی طرح مٹ جاتا ہے، کیونکہ وہ الٰہی قرآن مجید وغیرہ کو تو مان ہی رہا ہوتا ہے، وہ نہیں مانتا تو وہ اپنے عملی سمجھی اور جہالت کے قرآن کو نہیں مان رہا ہوتا، جو کہ وہ کونسا قرآن سچا ہوتا ہے لیکن، جس قران وغیرہ کو ماننا اور ایمان لانا ضروری ہوتا ہے، اس کا وہ بلاشک وشبہ اقرار کر ہی چکا ہوتا ہے۔

والسلام

☆

ایک بھائی کے نام.:

آپ بھی امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ و دیگر کی طرح کافر مشرک کی پہچان بتانے پر اکتفا کیا کریں، جو کہ کفر شرک کا رد اور توحید کی تعلیم ہوتی ہے، کسی کا نام جو کہ اصل، شیعہ وہابی وغیرہ ہے وہ لیکر اسے کافر نہ کریں! آپ جو کہتے ہیں اس پر غور وفکر فرمالیں تو اللہ تعالیٰ کی، مہربانی ہو جاتی ہے کیونکہ کوئی، اپنی حکم کی سمجھ سے، علم الٰہی سے آگے بڑھنا ہے تو یہ درست نہیں ہوتا۔ آپ امید رکھیں کہ آپ کی دینی باتوں سے عاجز کی کمیاں اور اپنی رائے وغیرہ کو ترجیح دینا ختم ہو جائے گا۔

والسلام

☆

Marfat.com

بھائی کے جواب میں.:

بات یہ نہیں کہ مومن، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ کے والدین پر یہ،وہ،، سن کر مرتا نہیں، قسم خدا کی!

یقیناً اس کی جان کئی بار نکلتی ہے لیکن، وہ جو دیکھتا ہے، کوئی غیر ہو سکتا ہے جو اس بات کو نہ جانتا، دیکھتا ہو :

کسی کا بیٹا ماں باپ وغیرہ میں سے کوئی سخت بخار یا کسی دماغی مرض کی وجہ سے خود کو، یا ماں باپ وغیرہ کو اول فول گندی غلیظ بکواس کرتا ہے تو اس کے مرض کو دیکھ کر تکلیف تو بہت ہوتی ہے لیکن، سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں اس کا علاج ہوتا ہے جبکہ ڈاکٹر حکیم وغیرہ بھی اس پر غصہ نہیں کھاتا اور اسے اٹھا باہر نہیں کرتا بلکہ زیادہ دل جمعی سے اس کی طرف دھیان کرتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دین حق میں سب سے زیادہ ستائے، رلائے اور کیا ظلم بکواس نہیں ہوا تھا جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر روا نہ رکھا گیا، یہاں تک کہ کائنات میں کون تھا جس کی اس پر سو بار جان نہ نکلی ہو فرشتے پہاڑ دھاڑ حاضرِ خدمت ہو گئے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لب مبارک کی زرا جنبش کا فرمانا ہو تو ان کی گردن توڑ دی جائے لیکن، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مریض، کو مارنے اور مخلوق کو جہنم پہنچانے کے بجائے اسے بچانے کی تعلیم فرمائی کہ مریض کسی ماں باپ کو اور مخلوق مجھے اپنے عیب کی وجہ سے جانتی نہیں.

Marfat.com

جب مریض اور بے دین کی تعلیم اور علاج ہو جاتا ہے، تو اس کے والی وارث، جو کہ اللہ تعالیٰ، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، ماں باپ وغیرہ ہوتے ہیں وہ اب خوش ہوتے ہیں کہ یہ ماں باپ وغیرہ کی سچی خوشی جبکہ اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حقیقی چاہت اور ارادہ ازلی ہوتا ہے۔

مقصود تو در حقیقت، ان کو خوش کرنا ہوتا ہے نہ کہ اپنے جوش غیرت میں مریض اور مخلوق کے عیب اور مرض کو برا جاننے کے بجائے اسے برا جان لینا اور جہنمی کر دینا، ان کا علاج اور تعلیم کرنے کے بجائے ان سے نفرت اور انہیں بغیر علاج اور تعلیم کے مر جانے دینا. وغیرہ۔

والسلام

☆

قرانی نیکی.:

قران کی تعلیم عام کرنے کا حکم آیا ہے نہ کہ لوگوں کو کافر بنانے کی نیکی کا ذکر ہوا ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے کہ کوئی آیت نازل ہوتی، آپ اسے پڑھ کر کافروں کو مسلمان کیا کرتے تھے .

والسلام

☆

Marfat.com

کسی کو اپنی، حکم کی سمجھ میں کافر کرنا اور اس کے اقرار کو نہ ماننا کے بیان میں.:

یہی وہ بات ہے کہ مسلمان اقرار میں وہی کہتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا علم ہوتا ہے، جبکہ اس کے اقرار کو نہ ماننا اور اس کے کسی عمل سے اسے کافر بنانا یہ علم الٰہی پر سبقت ہوتی ہے۔

اپنی حکم کی سمجھ میں کسی کو کافر، کہنا اور علم الٰہی میں اس کا، کافر ہونا میں ایسا ہی فرق ہے جیسا مرض اور مریض، عیب اور مومن، اللہ تعالیٰ اور مخلوق میں فرق ہوتا ہے. ایک حکمی سمجھ مخلوق کی ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ خود اپنے علم میں بتارہا ہے. یہ اللہ تعالیٰ سے مخلوقی سمجھ میں کیسی سبقت اور علم الٰہی میں جہالت کی کیسے شراکت۔

علم الٰہی کا پتہ وحی ہوتی ہے یا معلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے علم الٰہی کا حصول.

نیکی میں سبقت کرنی چاہیے جو کہ علم الٰہی کا حصول ہے، اللہ تعالیٰ اور علم الٰہی کو ماننے پر دلیل نہیں، اور نہ مانگی جاتی ہے، کہ جس طرح سورج اپنی دلیل ہے، اسی طرح مخلوق بھی خالق ومالک، اللہ تعالیٰ کی دلیل خود ہے.

حکم کی سمجھ اور اس میں اختلاف رحمت ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اور علم الٰہی حقیقت رحمت محبت میں وہ خود، رحمت میں، معیت باللہ ہے۔

والسلام

☆

Marfat.com

کافر کیوں کافر ہے؟

انہوں نے کس کافر کو کافر کہا تھا؟

وہ خود ہی اپنے آپکو کافر کہتا ہے، جبکہ بزرگان دین تو کفر شرک اور نیکی کی تعلیم فرماتے کہ دنیا بڑی ہوتی ہے، تاکہ ہر ایک کے پاس کفر شرک اور نیکی ایکی کی تعلیم پہنچ جائے اور کسی کو کافر کرنا، مشکل بھی ہے کہ کوئی مخلوق کسی کافر کو حقیقی جانتی بھی نہیں ہوتی .

.والسلام

☆

فرقوں کی بات.:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں بہتر جبکہ میری امت میں تہتر فرقے ہونگے، جن میں ایک ناجی باقی ناری ہونگے۔

ناجی وہ، جس پر میں اور میرے اصحاب ہونگے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے اصحاب قیامت تک وہ حزب اللہ، اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے اور ارشاد خداوندی ہے کہ حزب اللہ، جو اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے، اولائک ھم الفائزون، یہی وہ کامیاب ہیں، ایک کامیابی ان کی آگ، جہنم سے خلاصی اور دوسری کامیابی اللہ تعالیٰ کی رضا کو پا، اور اللہ تعالیٰ کا ان سے راضی ہو جانا ہے، جو کہ، لقد رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ، ہے۔

Marfat.com

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اپنا اور اپنے اصحاب کا ذکر، اس جماعت الہیہ کا قیامت تک ذکر اور نمونہ کے طور فرمایا ہے جو کہ کاملین، مومن کامل اور ایمان کامل، لوگ ہیں. جو کہ قیامت تک ان کی راہ، مسلک منزل، اللہ تعالیٰ، پر اتارنے والی ہے، جو کہ سنت کی تعلیم میں ایک عمل صالح کا علم جبکہ دوسرا سنت کی تعلیم کے معلم، استاد سے علم الہی، ملاقات اور ساتھ کا علم ہوتا ہے۔

سنت کی تعلیم میں عمل صالح اور معلم استاد کی صحبت میں علم الہی کے حصول میں کامیاب نہ ہونے والا، ناجی نہیں ہوتا جو کہ من النار سے آزادی اور اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، والی کامیابی والا نہیں ہوتا لیکن، فی النار میں سزا بھگتنے کے بعد، کلمہ گو، مسلمان جنت میں داخل ہو جائے گا کہ باقی بہتر فرقوں میں لوگ نہ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کی طرح کامل، اور نہ کرنے والے، وہ معلمین، اساتذہ ہونگے اور نہ ہی علماء ربانیین کے صحبت یافتہ تلامذہ، شاگرد ہونگے۔

فرمایا کہ میں اپنے آخری ناری گنہگار کو جانتا ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکلے گا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب کی راہ قیامت تک ناجی اور قیامت تک اس راہ کے مسافروں کا ساتھ منزل، اللہ تعالیٰ میں اترنے کا سامان اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول، علم الہی ہوتا ہے۔

Marfat.com

فرمایا: علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین المھدیین.

قیامت تک کوئی بھی مسلمان، کلمہ گو، نام اور فرقہ نام، گرچہ کوئی بھی کیوں نہ ہو، وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رسول رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی راہ اور تعلیم پر گامزن ہو جانے پر، ناجی اور دو جہاں میں کامیاب ہو جاتا ہے، اس کے علاوہ، مسلمان کی ناکامی، یہ کیا کم ہے کہ وہ دنیا کی زندگی خواہش کی پیروی میں گزارتا اور سنت کی تعلیم سے محروم رہ کر اپنی آخرت تباہ کرتا ہے۔

والسلام

☆

بچے کا عقیقہ

حدیث پاک میں رہن، گروی سے مراد ہے کہ چیز کا کہیں پڑا ہونا.

حدیث پاک میں تین ناپاکیوں کا ذکر ہے جو کہ وجود میں پڑی، یعنی، وہاں رہن ہوتی ہیں.

وجودی ظاہری ناپاکی، جو ماں کے دنوں میں پڑی ہوتی ہے جس کی پاکی بچے کے بالوں کا منڈوانا ہے.

دوسری، وجودی باطنی ناپاکی جو بچے کا بے نام، ماں باپ سے ہونا، میں پڑی ہوتی ہے، جو نام کا رکھنا ہے۔

Marfat.com

تیسری وجودی کلی ناپاکی جو وجود میں عیب کا ہونا، ناپاکی ہوتا ہے، جو عقیقے کا کرنا ہوتا ہے، جو کہ سنت، استعداد ہونے پر ہے ورنہ، نہیں۔
ویسے، جانور وغیرہ یا صدقہ، اس طرح کی نیکی پوری زندگی کی جاسکتی ہے، جب بھی اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال ہو جائے۔

باقی رہا، کہ عقیقہ، استعداد، نہ ہونے پانہ کرنے سے یہ وہ ہو جاتا ہے، ایسا نہیں، یہ تو پاک اور صاف، دینی اسلامی زندگی چھوڑنے سے وجود اور باطن بیمار وغیرہ ہوتا ہے.
والسلام

☆

ادعوا الی سبیل ربک باالحکمہ والوعظت الحسنہ.:

نیکی پر محترم، مبارک دی جاتی ہے نہ کہ کفر شرک کسی کا اور مبارک کسی کو.
الحمدللہ ہمارے لیے تو بہترین نمونہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو ہی بنایا گیا ہے جن کا ذکر ہے ہی یہ! کہ وہ تعلیم تزکیہ اور حکمت ودانائی کے بلاوے میں اپنے رب کی طرف بلاتے ہیں لیکن آپ پھر کہیں گے جو نہیں مانتے، وہ تو انکار کرنے والوں میں ہو گئے لیکن، شرط یہ ہے کہ جن کو آپ نے تعلیم فرمائی ہو، اگر وہ اب نہیں مانتے اور انکار کر دیتے ہیں تو اس میں تو کوئی اختلاف ہی نہیں ہے، وہ جواب اپنا نام خود بتا رہا ہے اسے اس نام میں بلانا درست اور اس کی خوشی ہوتی ہے.

Marfat.com

کسی کو عاجز یا آپ تعلیم کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی تعلیم اور فیض کی بدولت عقیدہ اور احکام اللہ کا اقرار درست کرتا ہے تو الحمدللہ ہمیں اور کیا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی توبہ پر ایسے خوش ہوتا ہے جیسے کسی کا اونٹ بھرے سامان کا مل جائے اور وہ انتہائی خوشی میں الٹا کہہ دے میں تیرا.... اور تو میرا.....

والسلام

☆

کفر والحاد پر غصہ

بھائی!

ہمیں ایسے پر غصہ ضرور آتا ہے لیکن، کتابوں کافروں منکروں پر غصہ جہاد وغیرہ کرنے کا طریقہ عملی نمونے میں موجود ہے، ان کے ساتھ ویسے ہی مقابلہ کیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور نبی رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے، کہ ادعوا الی سبیل ربک باالحکمہ والموعظہ الحسنہ وجادلھم باالتی ھی احسن .

والسلام

☆

وعلیکم السلام!

الحمدللہ بات کافی واضح ہوئی ہے۔

Marfat.com

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ کوئی نماز زکوۃ، روزہ حج، اور اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی کا انکار کر دیتا ہے تو وہ شیطان کی طرح، کافر ہو جاتا ہے۔

کوئی عقائد آمنت باللہ..... اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور کتابوں رسولوں آخرت کا دن قیامت تقدیر دوبارہ اٹھایا جانا میں سے کوئی ایک ہی نہیں مانتا تو وہ، بھی کافر مشرک ہوتا ہے۔

کوئی عقائد جمیعہ اور احکام اللہ، نماز روزہ زکوٰۃ حج کا اقرار کرتا ہے تو وہ، مسلمان ہوتا ہے جو کہ آمنت باللہ، اور احکام اللہ کا اقرار ہوتا ہے ورنہ، کوئی نماز روزہ حج زکوٰۃ وغیرہ جہاں بھر عبادت کیوں نہ کرتا ہو، وہ اگر نہیں ہوتا، تو ایک مسلمان نہیں ہوتا، کہ احکام پر عمل محض مسلمانی نہیں جب تک کوئی، آمنت باللہ وملئکتہ الی... آخرھا کا اقرار نہیں کرتا۔

کوئی عقائد اور احکام اللہ میں سے کسی چیز کا انکار نہیں کرتا، جو کہ عام ظاہری انفرادی ہوتا ہے، تو وہ مسلمان سبھی کے نزدیک سمجھا ہی نہ جائے، حالانکہ وہ مسلمان ہی ہوتا ہے، اسی طرح تمام فرقوں میں، دین اسلام اور احکام اللہ ماننے والے بھی مسلمان ہی ہوتے ہیں اگرچہ ایمان کاملین اور مومن کاملین نہ بھی ہوں کیونکہ، فرمایا، لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا، کہ ایمان کامل، اعمال حسنہ کی تعلیم، علم سے ہوتا ہے جبکہ مومن کامل علم الٰہی کی عطا پر، مشاہدہ ملاقات معیت باللہ وبالرسول اور بعباد الصالحین کے وصال میں ہوتا ہے، یہ کام، علم الٰہی کی عطا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مہربانی ہوتی ہے وہ بہتر جانتے ہیں کہ انہیں کیا عطاو سخا کرنی ہے۔

ہمیں چاہیے، اگر زیادہ نہیں، تو جو کوئی اپنا نام بتاتا ہے، ہم اسے اسی نام سے بلائیں تا کہ وہ اپنا نام سن کر خوش ہو اور ہم سے آگے بھلائی لینا چاہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل محض بھلے میں ہوتا ہے اس سے اپنا یا کسی دوسری مخلوق کا نقصان نہیں ہوتا اور نہ ہی ہونا چاہیے.

باقی اللہ تعالیٰ کی رضا میں اللہ تعالیٰ بندے پر مہربانی پر مہربانیاں فرمارہا ہوتا ہے۔

والسلام

☆

رزق کی باتیں جب کہ رازق سے پہلو تہی پر.:

یہ، پروپنگڈست مفتی سے لینے کچھ نہیں آیا تھا اور نہ ہی ایسے بے بنیاد کا دین کے احکام پر کوئی وابستگی کا ایک حرف تک ادا ہوا جو کہ ہر دنیا و آخرت کی محرومی کا الٰہی حل آج کل ہے۔ بلکہ دین کے نام پر وہ بے دینیاں منتقل کرنے کی گھناؤنی سازش کا جال بچھا رہا تھا جو کہ اس کی بد نصیبی کا حال قال سارے کا سارا کھلا تھا، نہیں جانتا کہ دین، اللہ تعالیٰ ہی تو حقیقی رازق ہے اور یہ جھولی مخلوق کی طرف پھیلانے کی تعلیم دے رہا ہے جبکہ طریقہ سازشی سیاسی جماعتوں کی طرح ہے۔

Marfat.com

ایسی تحریریں مسلمانوں کے ماحول کو مد نظر رکھ کر بد نیتی کی بنیاد پر لکھی جاتی ہیں جن میں بنیادی اسلامی تعلیم تقوی، علماء مشائخ اساتذہ وغیرہ کو سامنے رکھ کر مسلمانی ذہن کو انتہا پسندی کی تعلیم اسلامی تعلیم کی نفی اور رد میں دی جاتی ہے جو کہ اسلامی تعلیم مکمل نہ رکھنے والا مزید نقص نقصان کا شکار ہوتا اور منہ کی کھاتا ہے۔

ایسی بے تکا پوسٹس اور ویڈیوز جو انتہا پسندی کی دعوت میں ہوں، انہیں بھیجنے اور دیکھنے سے اعراض کیا جائے .

والسلام

☆

حاجی بطن اور حاجی باطن، حاجی حرم اور حاجی کرم میں فرق

اسلام علیکم

حاجی حرم اور ہیں اور حاجی کرم اور حاجی بطن اور ہیں اور حاجی باطن اور، حاجی ثواب اور ہیں اور حاجی بے حجاب اور ہیں، حاجی ثواب محض خانہ کعبہ آب و گل کا طواف کر کے ثواب کے امیدوار ہوتے ہیں لیکن جس وقت اہل اللہ حاجی بے حجاب حج کرنے ہیں تو وہاں صاحب خانہ اللہ تعالی سے ملاقی اور مشرف دیدار ہوتے ہیں اور جب مدینہ منورہ جا کر روضہ پر حاضر ہوتے ہیں تو حضور پر نور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ اور تربت مبارک سے باہر آکر انہیں مشروعا اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ھیں اور مصافہ اور معانقہ فرما کر دولت باطنی

Marfat.com

سے مالامال فرماتے ہیں۔اور حرمین شریفین کا نور دائمی طور پر ان کے دل کے اندر جلوہ گر ہو جاتا ہے ان کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسا کہ ہمارے روحانی پیشوا حضرت سلطان العارفین رحمت اللہ فرماتے ہیں

کعبہ را در دل بہ بینم جاں کنم بروے فدا
در مدینہ دائما ہم صحبتم با مصطفےٰ
باہو باغ بہاراں کھڑیا نرگس ناز نرم داہو
دل وچہ کعبہ صحیح کیتوسے پاکوں پاک پرم داہو
طالب طلب طواف تمامی حب حضور حرم داہو
گیا حجاب تھیوسے حضرت باہو اللہ بخشیا راہ کرم داہو

ایک فقیر

والسلام

☆

امیر شریعتؒ عدالت میں داخل ہو گئے۔

جسٹس منیر بغض و حسد سے بھرا ہوا، غصے سے لال پیلا، گردن تنی ہوئی اور تکبر و غرور کا پیکر ناہنجار بنا کرسی پر بیٹھا تھا۔

مردِ مومن کے چہرۂ انور پر نگاہ پڑی تو اس کی آنکھیں جھک گئیں۔

جسٹس منیر دوسری مرتبہ آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی ہمت نہ کر سکا۔

Marfat.com

کارروائی شروع ہوئی۔

امیر شریعتؒ نے اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کیا۔ جسٹس منیر نے ایک نظر بیان کو دیکھا (جسے اس نے "منیر انکوائری رپورٹ" میں شامل نہیں کیا) اور پھر اپنے مخصوص چبھتے ہوئے انداز میں سوالات کا آغاز کر دیا۔

جسٹس منیر: ہندوستان میں اس وقت کتنے مسلمان ہیں؟

امیر شریعتؒ: سوال غیر متعلق ہے، مجھ سے پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں پوچھیں۔

جسٹس منیر: (تمسخر آمیز لہجے میں) ہندوستان اور پاکستان میں جنگ چھڑ جائے تو ہندوستان کے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

امیر شریعتؒ: ہندوستان میں علما موجود ہیں، وہ بتائیں گے۔

جسٹس منیر: (طنز کرتے ہوئے) آپ بتا دیں؟

امیر شریعتؒ: پاکستان کے بارے میں پوچھیں، یہاں کے مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جسٹس منیر: مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

امیر شریعتؒ: اسلام میں داخل ہونے اور مسلمان کہلانے کے لیے صرف کلمہ شہادت کا اقرار و اعلان ہی کافی ہے۔ لیکن اسلام سے خارج ہونے کے ہزاروں روزن ہیں۔ ضروریاتِ دین میں کسی ایک کا انکار کفر کے ماسوا کچھ نہیں۔ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کی صفات عالیہ میں سے کسی ایک کو بھی انسانوں میں مانا تو مشرک، قرآن کریم کی کسی ایک آیت یا جملہ کا انکار کیا تو کافر، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کے بعد کسی انسان کو کسی بھی حیثیت میں نبی مانا تو مرتد۔

جسٹس منیر: (قادیانی وکیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ان کے بارے میں کیا خیال ہے؟

امیر شریعتؒ: خیال نہیں عقیدہ۔ جو ان کے بڑوں کے بارے میں ہے۔

مرزائی وکیل: نبی کی تعریف کیا ہے؟

امیر شریعتؒ: میرے نزدیک اسے کم از کم ایک شریف آدمی ہونا چاہیے۔

جسٹس منیر: (بدتمیزی کے انداز میں) آپ نے مرزا قادیانی کو کافر کہا ہے؟

امیر شریعتؒ: میں اس سوال کا آرزو مند تھا۔ کوئی بیس برس ادھر کی بات ہے، یہی عدالت تھی جہاں آپ بیٹھے ہیں، یہاں چیف جسٹس، مسٹر جسٹس ڈگلس ینگ تھے۔ اور جہاں مسٹر کیانی بیٹھے ہیں، یہاں رائے بہادر جسٹس رام لال تھے۔ یہی سوال انہوں نے مجھ سے پوچھا تھا۔ وہی جواب آج دہراتا ہوں۔ میں نے ایک بار نہیں ہزاروں مرتبہ، مرزا کو کافر کہا ہے، کافر کہتا ہوں اور جب تک زندہ ہوں گا کافر کہتا رہوں گا۔ یہ میرا ایمان اور عقیدہ ہے اور اسی پر مرنا چاہتا ہوں۔ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کافر و مرتد ہے۔ مسیلمہ کذاب اور ایسے ہی دیگر جھوٹوں کو دعویٰ نبوت کے جرم میں قتل کیا گیا۔

Marfat.com

جسٹس منیر: (غصے سے بے قابو ہو کر، دانت پیستے ہوئے) اگر غلام احمد قادیانی آپ کے سامنے یہ دعویٰ کرتا تو آپ اسے قتل کر دیتے؟

امیر شریعتؒ: میرے سامنے اب کوئی دعویٰ کر کے دیکھ لے!

حاضرین عدالت: نعرۂ تکبیر، اللہ اکبر، ختم نبوت... زندہ باد، مرزائیت... مردہ باد... کمرۂ عدالت لرز گیا۔

جسٹس منیر: (بوکھلا کر) توہین عدالت!...

امیر شریعتؒ: (جلال میں آکر) توہین رسالت!...

جسٹس منیر... دم بخود، خاموش، مبہوت، حواس باختہ، چہرہ زرد، ہوش عنقا... پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگا۔

"عدالت" امیر شریعت کی جرأت ایمانی اور جذبۂ حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ کر سکتے میں آچکی تھی۔

امیر شریعتؒ: (گرج دار آواز میں) کچھ اور...؟

جسٹس منیر: (پریشانی میں بڑبڑاتے ہوئے) میرا خیال ہے ہمیں مزید کچھ بھی نہیں پوچھنا! عدالت برخواست ہو جاتی ہے۔

وہ صداقت جس کی بیباکی تھی حسرت آفریں

☆

Marfat.com

حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبیح اللہ :

قربانی کے جانور پر چھری چلنا دراصل قربانی کرنے والے کی تن میں جان اور سر میں سمائی آن پر چلنا، ہوتی ہے. یہ وہ جانتا اور مانتا ہے جس نے اول دن کی قربانی کو دیکھا ہے۔

کوئی قربانی تو کرتا ہے لیکن، چھری تن پر چلتی ہے اور نہ ہی من پر تو یہ قربانی تو جانور کی روز ہی جانور کو کھانے اور سر لٹانے کے لیے ہوتی آئی ہے لیکن، مومن کی قربانی خود کو مالک کے حضور پیش کرنے کی ہوتی ہے جو کہ اس کا حکم ماننا، جو کہ اپنی جان کو پیش کرنا ہے، جبکہ مالک، اللہ تعالیٰ کے لیے ہی اس کا حکم ماننا، یہ من سے ہر خواہش کو نکال باہر کرنا ہے.

والسلام

☆

ایک بچے نے سمندر میں اپنا جوتا کھو دیا تو بلکتے ہوئے بچے نے سمندر کے ساحل پر لکھ دیا کہ یہ سمندر چور ہے۔

اور کچھ ہی فاصلے پر ایک شکاری نے سمندر میں جال پھینکا اور بہت سی مچھلیوں کا شکار کیا تو خوشی کے عالم میں اس نے ساحل پر لکھ دیا کہ سخاوت کے لیے اسی سمندر کی مثال دی جاتی ہے۔ اے بحر سخاوت! سخاوت تم سے اور تم سخاوت سے ہو۔

Marfat.com

نوجوان غوطہ خور نے سمندر میں غوطہ لگایا اور وہ اس کا آخری غوطہ ثابت ہوا۔ کنارے پر بیٹھی غمزدہ ماں نے ریت پر ٹپکتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ لکھ دیا یہ سمندر قاتل ہے۔

ایک بوڑھے شخص کو سمندر نے موتی کا تحفہ دیا تو اس نے فرحت جذبات میں آکر ساحل سمندر پر لکھ دیا کہ یہ سمندر کریم ہے۔ کرامت اس سے اور یہ کرامت کی مثال ہے۔

پھر ایک بہت بڑی لہر آئی اور اس نے سب کا لکھا ہوا مٹا دیا۔

لوگوں کی باتوں پر سر مت دھرو ہر شخص وہ کہتا ہے جہاں سے وہ دیکھتا ہے۔

خطاؤں اور غلطیوں کو مٹا دو تا کہ دوستی اور بھائی چارگی چلتی رہے۔ کبھی کسی کی خطا کی وجہ سے دوستی اور بھائی چارگی مت چھوڑو۔

جب تمہارے ساتھ برا سلوک کیا جائے جواب میں اس سے بدتر کا مت سوچو بلکہ نیکی کی نیت کر لو کیونکہ قرآن میں رب العزت فرماتے ہیں۔

کیونکہ قرآن میں رب العزت فرماتے ہیں۔۔(وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ)

بھلائی اور برائی کبھی برابر نہیں ہو سکتی اور برائی کو اچھے طریقے سے دور کر دو۔

والسلام

☆

Marfat.com

سب رب تو اللہ تعالیٰ کے بندے سے ہی ملا ہے

واہ بھائی واہ، کیا کہا! اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے بندوں کے بارے جو اپنے رب کی عطا سے کبھی جدا ہی نہیں ہوتے کہ جن کے دیکھنے سننے عطا سخا کو اللہ تعالیٰ کی عطا سخا کہا جاتا ہے۔ فرمایا کہ ومارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ.

یہ تو آپ ان دنوں کی بات آج کر رہے ہیں جب اللہ تعالیٰ، چھپا خزانہ خود مانہ تھا.

آج تو کوئی رب العالمین کی ذات صفات اور افعال کا مشاہدہ کرتا ہے تو یہ رب سب علم الٰہی کی عطاء، ایک اللہ تعالیٰ کے بندے سے ہی ہوتی ہے، کہ وہی یہ بتائے. صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، قل ہو اللہ احد... الی آخرھا

والسلام

☆

بھائی!

یہ ایک واقعہ ہے لیکن، حقیقت تب ہو اجب اس کی سچائی ظاہر ہوئی، یہی سچائی کو اللہ تعالیٰ کے حکم میں پانا پہلے ہے ورنہ، اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر الکل پچو میں مخلوقی عمل کا سچ جھوٹ تو ہو سکتا ہے مگر یہ اللہ تعالیٰ کے حکم میں عبادت نہیں ہوتی.

والسلام

☆

Marfat.com

قران مجید، الٰہی علم اور خالق ہے.:

قران مجید پر عمل فرض ہے ورنہ، کل اور آج قران مجید بدعا دیتا ہے نہ کہ دعائیں اور خیر و برکت .

قرانی احکام نماز روزہ وغیرہ پر بھی عمل محض قران مجید پڑھ کر نہیں آجاتا جو کہ قران مجید کا پڑھنا، اسی لیے مستحب ہے نہ کہ فرض، جبکہ عمل اس پر فرض ہے. جو قران مجید، یا ترجمہ، پڑھکر نہیں ہوتا بلکہ عمل کا علم، تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے اور اسی طرح عمل میں اخلاص احسان یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا اور ساتھ کا بھی علم الٰہی، تعلیم تزکیہ حاصل کرنا پڑتی ہے جو کہ قیامت تک حکم الٰہی ہے .

فرمایا، خیر کم من تعلم القران وعلمہ، یعنی تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور سکھاتا ہے۔

فرض اس لیے یہ ہے کہ مومن احکام اللہ پر عمل کی تعلیم، علم اور عمل میں اخلاص اور احسان کی تعلیم، علم حاصل کرے.

جس کے حصول کے لیے چودہ تو کیا یہ دنیا بھر کی تخلیق کی معرفت، اس کے لیے ہے، جبکہ یہ اس کی حمد و ثنا کا حکم اور پنگھوڑے سے لیکر قبر تک ہوتا ہے، لیکن، اس کی حمد و ثنا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ خود کرتا اور اپنا علم اور علم میں اضافہ دیتا ہے .

دین، ایری غیری، نتھو خیری میری، پوسٹوں کا نام نہیں، دین تو ہے ہی ذاتی الٰہی علم کا نام .

والسلام

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے ناموں، کاموں اور ذات کی برکت اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول میں ہوتی ہے نہ کہ اسے شئیر کرنے میں،

کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ہر جگہ مخلوق کے ساتھ ہوتا ہے جبکہ اس کی صفات اور افعال اسماء توسب اس کی ہی ذات کے ہیں.

ایسی پوسٹس، اس لیے غیر شرعی ہوتی ہیں جنہیں شئیر کرنے پر کوئی اللہ تعالیٰ اور کسی کو برکتیں ملتی ہوں.

بس اجر اللہ تعالیٰ کی تعلیم کو عام کرنے کا ہوتا ہے جو امت مرحومہ کی ذمہ داری بنایا گیا ہے۔

والسلام

☆

سب سے اونچا ذکر، اللہ تعالیٰ کا حکم اس کو راضی کرنے کے لیے ماننا ہے جو کہ فرضی اونچا ذکر ہوتا ہے جب کہ کسی کی حالت کے مطابق فرض عین سے مستحب افضل ذکر دھیان میں اسم اعظم اللہ کا کہنا اور ہونا ہے۔

ذکر کا بہترین وقت جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا بتاتا ہے وہی ہے جو کہ یذکرون اللہ. قیاما و قعودا و علیٰ جنوبھم، یعنی ہر حال میں.

ذکر کرتے وقت حکم اور معلم کے ادب کا خیال رکھنا چاہیے.۔

Marfat.com

ذکر کی حقیقت کے حصول وصول کے لیے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی صحبت میں حکم الٰہی کو علمِ الٰہی میں سیکھنا چاہیے۔

والسلام

☆

کیا تصویر کے فتویٰ جواز یا ناجائز پر عمل کیا جائے؟

اور باقی یہ بات کہ دونوں مسئلوں پر جس پر چاہیں عمل کریں.....

یہ ٹھیک نہیں!

جس پر چاہیں عمل ہر گز نہ کریں کوشش یہ کریں کہ سنت پر عمل ہو جائے جو کہ فتویٰ سے اونچی، دین اور پہلے مومنین کا عمل رہا ہے، پانی شیشے میں عکس وغیرہ کی باتیں انہیں بھی پتہ تھیں اور ہیں.

عکس کسی کی آنکھ، پانی، شیشے میں ہو تو یہ عکس ہے اور جب یہی عکس کو جما اور اسے تصویر بنا کر دوسری آنکھ کو دکھا دیا جاتا ہے تو یہ عکس سے تصویر ہو جاتی ہے، کیونکہ ہر تصویر، جاندار کی صورت، عکس سے ہی بنائی جاتی ہے.

یہ موبائل کمپیوٹر کیمرے وغیرہ جب کوئی عکس جما کر غیر شرعی مرد و عورت کو بے پردہ کرتے ہیں تو یہ دوسرا بڑا گناہ ہوتا ہے، جو کہ تصویر بنانے اور بنوانے والے کو، دوسرا بے پردگی اور بے حیائی کا ہوتا ہے. دین میں تو خیال غیر سے منع ہے اور کدھر یہ جیتی جاگتیاں شیطانی رونقیں، العیاذ باللہ!

Marfat.com

کوئی عکس سے تصویر بنا کر کہے کہ یہ اس نے شیشہ پانی وغیرہ سے عکس دیکھ کر بنائی ہے اور یہ، اس لیے جائز ہو گئی ہے تو یہ اس کی سمجھ ہے، جبکہ شیشہ پانی وغیرہ سے عکس والا پرے ہو جائے تو عکس ختم ہو جاتا ہے جبکہ ٹی وی کمپیوٹر موبائل سے پرے کیا، وہ مر بھی جائے تو وہ تصویر والا اور بیچاری تصویر والی، وہاں موجود ہی رہتی ہے اور پھر یہ پانی شیشے پر قیاس کتنا غیر منطقی اور بے اصولہ جھولہ ہے کہ پانی شیشہ، کیمرہ ہوتے ہیں اور نہ ہی مصور کا سا ہاتھ کہ عکس دیکھ کر تصویر بنا اور جما دیتے ہوں.

پانی شیشہ تو محض کسی صورت کو منعکس کرتا ہے، کوئی مصور کیمرہ اور انسانی ہاتھ وغیرہ نہیں ہوتا.

باقی جہاں جان مال جاتا ہو، وہاں شریعت میں بقدر ضرورت کے اجازت ہوتی ہے.

والسلام

☆

دین کیا اور مسلمان کون .:

دین، دراصل دو چیزیں دیتا ہے جو کہ ایک منزل، اللہ تعالیٰ ہے جبکہ دوسری، راہ مسلک جو کہ سنت ہے، کوئی دین، یعنی ان دو پر ایمان لاتا ہے تو اس کا نام اللہ تعالیٰ مسلمان رکھتا ہے، جو کہ فرقہ نہیں دین، جماعت ہے، جس کے بارے قران مجید،

Marfat.com

حزب اللہ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، انا واصحابی، جو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناجی اور جس جماعت پر قیامت تک اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ساتھ ہے.

والسلام

☆

کسی شخص نے حضرت غوث علی شاہ قلندر رح سے رزق میں اضافہ کا وظیفہ پوچھا۔ ارشاد ہوا کہ اگر وظائف پر روزی موقوف ہوتی تو دنیا میں ملاؤں سے زیادہ کوئی امیر نہ ہوتا۔ لیکن وظیفہ تو اس معاملے میں الٹا اثر کرتا ہے کیونکہ دنیا ایک میل کچیل ہے اور نام خدا ایک صابن۔ بھلا صابن سے میل کیونکر بڑھ سکتا ہے۔ تم نے کسی وظیفہ خوان کے گھر پر ہاتھی گھوڑے موٹر گاڑی دیکھی ہے۔ خدا کا نام تو صرف اس لیے ہے کہ اس کی برکت سے دنیا کی محبت دل سے دور ہو جائے نہ اس لیے کہ دنیا میں اور زیادہ آلودہ ہو۔

پھر اس کو ایک وظیفہ بتلا کر کہا گھر پر پڑھا کرنا خدا کے گھر میں دنیا طلبی کا کیا کام۔ مسجد میں نہ پڑھنا۔

..از تذکرہ غوثیہ..

Marfat.com

نوٹ: یہ بات عام لوگوں کے لئے نہیں ہے، یہ بات بہت آگے کے توکل و استغناء کے درجے کی ہے۔۔ کہ جب بندے کو خدا سے دنیا مانگتے ہوئے بھی شرم آتی ہے، کیونکہ وہ صرف رب کا طالب ہوتا ہے۔۔

بھائی!!

پہلی بات غوث علی شاہ صاحب کی ہی دینی بات اور ٹھیک ہے.:

یہ عام لوگوں کی بات ہے اور نہ کوئی توکل کے اونچے مقام کا ذکر ہے، یہ در حقیقت دینی تعلیم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت وظیفہ محض اس کی رضا کے لیے ہوتا ہے، نہ. کہ یہ دنیا کی برکت کے لیے اور نہ جنت کے لیے. جنت ایک مخلوق ہے اور برکت ایک خالق کا فعل ہے، جبکہ وظیفہ، عبادت جنت اور برکت والے کے لیے ہے۔

کوئی عابد، وظیفہ خوار مالک کی ڈیوٹی چھوڑتا ہے، جو کہ مالک کے لیے عبادت وظیفہ کرنا ہوتا ہے اور اس کے نام، عبادت سے اپنا کاروبار وغیرہ چلاتا ہے، تو یہ امین اور پاک نہیں ہوتا کہ دنیا مردار وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے لیے چھوڑ کر کسی چیز کے لیے کی جائے۔ فرمایا کہ دنیا مردار ہے اور اس کو چاہنے والا، کتا ہے .

والسلام

☆

اختلافی فروعی باتوں سے مسلمانوں میں دوریاں پیدا ہوتی ہیں، اس کے بجائے تعلیم دینی کو عام کیا جائے تاکہ دین ہر بے دینی پر غالب آجائے لیکن، کیا کیا

Marfat.com

جائے ان مسلمانوں کا جو دین کے کام تعلیم کو تو عام نہیں کرتے بلکہ دین کی تعلیم عام کرنے کے بجائے لوگوں کے عمل کو بتا کر کہ وہ دین نہیں ہے، بڑے خوش ہوتے، بڑے علامے فہامے بنتے ہیں، یہ کوئی دین داری نہیں ہے کہ کسی کا عمل دین ہوتا ہے اور نہ کسی کے عمل پر جانے اور اسے دین کہنے کی ضرورت ہے۔

دین دار کو محض اتنا چاہیے کہ جو دین ہے وہ بتائے اور کسی کے عمل کو سامنے رکھ کر ھدایت دین، نہ بتاتا ہو، کیونکہ یہ دین لوگوں کے لیے آیا ہے جو ان کی اصلاح کرتا ہے جو کہ ظاہری ان کے اعمال کی، جبکہ باطنی ان کی جہالت دور کرتا ہو، تاکہ اس طرح، بے دینی کی اصلاح ہوتی ہو۔

علماء کرام تو وہ ہیں جو لوگوں کو دینی تعلیم فرماتے ہیں نہ کہ وہ جو دین کی تعلیم کے بجائے لوگوں کے عمل پر جاتے اور کسی کا عمل بتاتے ہیں کہ یہ دین ہے اور یہ دین نہیں ہے .

کوئی کسی کے عمل کو دین یا بے دین کہے گا تو دین کسی کے عمل کا نام تو ہے نہیں .

مومن کو، اس لیے چاہیے کہ وہ لوگوں میں کسی عمل کی نفی یا اثبات کروا کر نعرے نہ لگواتا پھرے بلکہ ان کی دینی تعلیم تزکیہ کرے جو کہ اللہ تعالیٰ کا کہنا مان کر، ایک تو ان کا وجود پاک ہو اور پھر وجود پاک سے وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے قابل ہونے سے اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے قابل ہوں، یہ تو دین اور اللہ تعالیٰ کا مخلوق کے حق میں ارادہ ہے، جبکہ خود کوئی اس دینی بھلے سے محروم رہے اور لوگوں کے عمل کو اچھا اور برا، دین اور بے دین بتاتا، نعرے لگاتا اور لگواتا رہے،

Marfat.com

یہ خود بیچارہ اور قسمت کا مارا، خود اپنی جان پر ظلم ڈھاتا اور فضول مجہول کمائی کمانے میں پڑا لڑا مرا ہوتا ہے۔

والسلام

☆

پانچ مشہور بت "
جن کا تذکرہ قرآن مجید میں آیا ہے

حضرت نوح علیہ السلام جو بت پرستی کے خلاف وعظ فرمایا کرتے تھے تو ان کی قوم ان کے خلاف ہر کوچہ و بازار میں چرچا کرتی پھرتی تھی اور حضرت نوح علیہ السلام کو طرح طرح کی ایذائیں دیا کرتی تھی۔ چنانچہ قرآن مجید کا بیان ہے کہ:

ترجمہ:۔ اور بولے ہر گز نہ چھوڑنا اپنے خداؤں کو اور ہر گز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو اور بے شک انہوں نے بہتوں کو بہکایا۔ (پ29، نوح:24،23)

حضرت نوح علیہ السلام کی قوم بت پرست ہو گئی تھی۔ اور ان لوگوں کے پانچ بت بہت مشہور تھے جن کی پوجا کرنے پر پوری قوم نہایت ہی اصرار کے ساتھ کمربستہ تھی اور ان پانچوں بتوں کے نام یہ تھے۔ (۱) ودّ (۲) سُواع (۳) یغُوث (۴) یَعُوق (۵) نسر جن کا تذکرہ اوپر آیت میں بھی موجود ہے۔

Marfat.com

یہ پانچوں بت کون تھے؟ ان کے بارے میں حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے یہ پانچوں فرزند تھے جو نہایت ہی دین دار و عبادت گزار تھے اور لوگ ان پانچوں کے بہت ہی محب و معتقد تھے۔ جب ان پانچوں کی وفات ہو گئی تو لوگوں کو بڑا رنج و صدمہ ہوا تو شیطان نے ان لوگوں کی تعزیت کرتے ہوئے یوں تسلی دی کہ تم لوگ ان پانچوں صالحین کا مجسمہ بنا کر رکھ لو اور ان کو دیکھ دیکھ کر اپنے دلوں کو تسکین دیتے رہو۔ چنانچہ پیتل اور سیسے کے مجسمے بنا بنا کر ان لوگوں نے اپنی اپنی عبادت گاہوں میں رکھ لئے۔ کچھ دنوں تک تو لوگ ان مجسموں کی زیارت کرتے رہے پھر لوگ ان بتوں کی عبادت کرنے لگے اور خدا پرستی چھوڑ کر بت پرستی کرنے لگے۔

تفسیر صاوی، ج ۶، ص ۲۲۴۵، پ ۲۹، نوح: ۲۳

حضرت نوح علیہ السلام ساڑھے نو سو برس تک ان لوگوں کو وعظ سنا سنا کر اس بت پرستی سے منع فرماتے رہے۔ بالآخر طوفان میں غرق ہو کر سب ہلاک ہو گئے۔ مگر شیطان اپنی اس چال سے باز نہیں آیا اور ہر دور میں اپنے وسوسوں کے جادو سے لوگوں کو اس طور پر بت پرستی سکھاتا رہا کہ لوگ اپنے صالحین کی تصویروں اور مجسمے بنا کر پہلے تو کچھ دنوں تک ان کی زیارت کرتے رہے اور ان کے دیدار سے اپنا دل بہلاتے رہے۔ پھر رفتہ رفتہ ان تصویروں اور مجسموں کی عبادت کرنے لگے۔ اس طرح شرک و بت پرستی کی لعنت میں دنیا گرفتار ہو گئی اور خدا پرستی اور توحید خالص کا چراغ بجھنے لگا جس کو روشن کرنے کے لئے انبیاء

Marfat.com

سابقین یکے بعد دیگرے برابر مبعوث ہوتے رہے۔ اسی لئے ہماری شریعت میں نبی اکرم ﷺ نے جاندار کی تصاویر بنانے سے ہی منع فرمادیا۔ اور حدیث کے مطابق جس گھر میں تصویر یا کتا یا جنب ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

☆

چھوٹی سی الجھن ہے

ایک محفل میں ایک حضرت نے میری ایک بات پر سوال کیا کہ

"آپ کا مسلک کیا ہے؟"

میں نے جواب دیا "کچھ نہیں"۔

کہنے لگے "پھر بھی"۔

میں نے کہا "الحمدللہ میں مسلمان ہوں اور یہ نام خدا کا دیا ہوا ہے۔

طنزیہ فرمانے لگے کہ "کہیں بھی جانا ہو، بندے کا کوئی ایک راستہ ہوتا ہے۔"

ادب سے عرض کی، "حضور میں پکی سڑک پر چلنا پسند کرتا ہوں، پگڈنڈیاں چھوڑ دیتا ہوں۔"

اور یہ صرف ایک دفعہ کی بات نہیں، اکثر لوگ اچھے بھلے سمجھدار اور پڑھے لکھے بھی یہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کہ دوسرا کسی مسلک کی پیروی نہیں کرتا۔

Marfat.com

تو میری ایک چھوٹی سی الجھن ہے، آپ مدد کر دیجئے۔ خطبہ حجۃ الوداع اور تاریخی موقعے کا ذکر تو آپ سب نے یقینا" پڑھا ہو گا۔ کوئی لاکھ سوا لاکھ کا مجمع تھا۔ کوئی مجھے بتائے گا کہ اس وقت موجود صحابہ اور نو مسلم شیعہ تھے یا سنی؟

میں جاننا چاہتا ہوں کہ

1703 سے پہلے جب عبدالوہاب نجدی،

1856 سے پہلے احمد رضا خان بریلوی،

1866 سے پہلے دار لعلوم دیوبند،

لگ بھگ 100 سال پہلے جب اہل حدیث اور سلفی تحریک جب وجود نہیں رکھتے تھے

تو عام سادہ مسلمانوں کو کیا کہا جاتا تھا اور کیا ان سب تحریکوں، مدرسوں اور شخصیات نے خود یا اپنے ماننے والوں کی وجہ سے ایک مسلک اور فرقوں کا روپ نہیں دھارا؟

کیا ان سب نے مسلمانوں کو تقسیم کیا یا متحد کیا؟

رنگ، نسل، زبان، علاقے اور برادری کی تقسیم کیا ابھی مسلمانوں کے لئے ناکافی تھی کہ مذہب کے اندر فرقے متعارف کروائے گئے؟

کیا ہمارے قابل احترام اساتذہ، جن کو ہم آئمہ کرام کہتے ہیں، کیا ہم کو کبھی اپنی پوری زندگیوں میں ایک بار بھی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، اور جعفریہ میں بٹنے کا درس دے کر گئے؟

Marfat.com

تصوف کے نام پر جو سلسلے بنائے گئے اور راستے جدا کئے گئے ان کی تفصیل الگ ہے۔

میری یہ بھی رہنمائی کوئی فرمادے کہ اگر یہ محض فقہی، فکری اور علمی مسالک ہیں تو مسجدیں کیوں الگ ہیں؟

ڈاڑھی کا سائز، ٹوپی کا سٹائل، عمامے کا رنگ، جھنڈے کی شبیہ، نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ، اور مدرسے کا سلیبس کیوں الگ ہے؟

تقسیم اتنی خوفناک ہے کہ عقائد، رسومات، تہوار، بچے اور بچیوں کے نام، زمانے کے امام، حتی کہ صحابہ کرام تک بانٹ رکھے ہیں۔ یہاں شہہ دماغوں نے کالا، سفید، نارنجی، ہرا، پیلا اور بھوراسب رنگ اپنے ساتھ مخصوص کر رکھے ہیں۔ سارا زور اس بات پر کیوں ہے کہ کوئی ہمیں جس 'حالت' میں بھی دیکھے پہچان جائے کہ ہم 'الگ' ہیں اور فلانے ہیں۔ جناب والا مجھ کم علم اور کم عقل کو یہ بھی سمجھا دیں کہ مدرسوں، فتووں کی کتابوں اور لوگوں کی باتوں سے نکلا ہوا مسلک اور فرقہ موروثی کیسے ہوتا ہے کہ پیدا ہونے والا بچہ بھی کسی ملٹی نیشنل پراڈکٹ کی طرح لیبل لگا کر آتا ہے کہ ان کے سامنے ماڈرن کارپوریٹ کلچر، مارکیٹنگ اور برانڈنگ تو ابھی کل کی بات لگتی ہے۔

آج کے مقابلے میں تو اچھے دور تھے شائد وہ جب مناظرے اور چیلنج کیے جاتے تھے۔ اول اول بحث مباحثہ ہی تھا لیکن پھر بات آگے بڑھتی گئی۔ پہلے تو محض ایک دوسرے کو لعنت ملامت اور تبرے بھیج کر کام چلا لیا جاتا تھا، پھر کفر کے

Marfat.com

فتوے مارکیٹ میں آئے۔ بات جنت اور دوزخ کے سرٹیفکیٹ بانٹنے تک چلی گئی۔ پھر چند "جدت پسندوں" نے سیدھا وہاں تک پہنچانے کا کام بھی اپنے ذمہ بہ احسن وخوبی لے لیا۔ ٹیکنالوجی نے ترقی کی اور یہ "سائینسدان" گروہ در گروہ لوگوں جنت بلکہ اپنی طرف سے دوزخ کو روانہ کرنے لگے۔ میرے رسول ہادی و برحق نے تو منع کرنے کے لئے اور ہماری پستی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بنی اسرائیل سے تقابلے میں ہمارے 73 فرقے کہے، ہم نے اس حدیث سے اپنے فرقے کے صحیح اور جنتی ہونے کا جواز گھڑ لیا، اور باقی سب کو ٹھکانے لگا دیا۔ اب ہوتے تو پتہ نہیں کیا کہتے،

لیکن نصف صدی پہلے ابن انشاء نے لکھا تھا،

"دائروں کی کئی اقسام ہیں۔ ایک دائرہ اسلام کا بھی ہے۔ پہلے اس میں لوگوں کو داخل کیا جاتا تھا۔ اب عرصہ ہوا داخلہ بند ہے صرف خارج کیا جاتا ہے."

خدا نے تو کہا "اُن لوگوں میں سے نہ ہونا جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے" (سورہ الروم)۔

اور خدا یہ بھی تو کہتا ہے کہ "جن لوگوں نے دین کو فرقے کر دیا اور گروہوں میں بٹ گئے، (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہہ دو تمہارا ان سے کوئی واسطہ نہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں وہ ان کو (سب) بتائے گا" (سورہ الانعام)۔

Marfat.com

یہ آیت بھی توسب کو یاد ہی ہو گی کہ "سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور تفرقے میں نہ پڑنا" (سورہ آل عمران)۔

اور کیا خدا نے اپنے تقسیم کو اپنے عذاب سے تشبیہ نہیں دی؟ جب فرمایا کہ "کہہ دو کہ وہ قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کر دے اور ایک کو دوسرے (سے لڑا کر آپس) کی لڑائی کا مزہ چکھا دے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں" (سورہ الانعام)۔

جو دین فرق مٹانے اور ایک لڑی میں پرونے آیا تھا، اس کو ہم نے بالکل الٹ بنا کر خانوں میں رکھ دیا۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کوئی بھی فارم پر کرتے ہوئے جب میں مسلک کا خانے خالی چھوڑتا ہوں تو دوسرے کو اعتراض کیوں ہوتا ہے۔ جب کوئی تعارف کرواتا ہے تو اس کو صرف الحمدللہ میں مسلمان ہوں کہنے پر شرمندگی کیوں ہوتی ہے۔

کیا ہماری نظروں سے یہ آیت نہیں گزری کہ "اس (اللہ) نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے، اس سے پہلے (کی کتابوں میں) بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ یہ رسولِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم پر گواہ ہو جائیں اور تم بنی نوع انسان پر گواہ ہو جاؤ"۔ (سورہ الحج)۔

معاذاللہ، نعوذ باللہ ہم اور ہمارے تکبر کیا اتنے بڑے ہیں کہ ہم کو اسلام اور اللہ کے بیان میں کوئی کمی لگتی ہے اور ہم اللہ کے دیئے ہوئے نام یعنی صرف مسلم کے

Marfat.com

ساتھ شیعہ، سنی، وہابی، دیوبندی، سلفی، اہل حدیث یا بریلوی لگا کر پورا کرتے ہیں۔
ہم نے سب امامین کو زمانے کا استاد تسلیم کیوں نہیں کیا؟
اگر ایک ہی مسلے پر سپیشلسٹ ڈاکٹرز کا پینل اختلاف رائے کا اظہار کرتا ہے، اگر ایک ہی کیس میں سپریم کورٹ کے ججز اختلافی نوٹ لکھتے ہیں اور اگر ہی مظہر کائنات پر سائنسدان متنوع نظریات پیش کر سکتے ہیں تو ہم کبھی طب، قانون اور سائنس اور اس کے ماہرین پر انگلی نہیں اٹھاتے، ان کے پیچھے مسالک قائم نہیں کرتے اور ان کے مشترکہ نقائص نہیں نکالتے۔ بلکہ ایک طالب علم کی حیثیت سے سب کو مان کر اور پڑھ کر اپنے علم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ تو پھر ہمیں کس چیز نے کاٹا ہے کہ ہم در بدر، رنگ برنگی دکانوں پر پھرتے ہیں اور اصل تو دور کی بات، کیوں نقل کے دھوکے میں خالی رنگین پیکنگ اٹھائے لئے پھرتے ہیں!
تو میری یہ چھوٹی سی الجھن ہے...

منقول

میری رائے میں تمام احباب کو یہ پوسٹ زیادہ سے زیادہ پھیلانی چاہیے تاکہ اسے پڑھ کر کچھ لوگ تو شعور پا جائیں.

☆

یہ حکم کی باتیں ہیں جبکہ علم کی بات میں بیوی بیوی ہی ہوتی ہے، آدم علیہ السلام کو اس لیے، ماں نہیں بیوی دی گئی جو بیوی ہونے کا شرف نہیں رکھتی وہ ماں کا مقام کبھی نہیں پا سکتی، اس لیے امی جان مریم علیہا السلام کا مقام تو بڑا ہے لیکن، مقام

Marfat.com

کی حقیقت اس وقت ہے جب آپ آقا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہوں گی۔

بیوی مر جائے تو اولاد کو ماں نہیں ملتی اور وہ اگر بیوی نہ ہوتی تو ماں بن کر مقام کی حقیقت نہ پا سکتی. دراصل، علم کی حقیقت کا اظہار، حکم میں اماں حوا، بیوی کے طور ہوا ہے۔

بیان بڑا ہے جو کہ ربی زدنا علما کی حقیقت سے ہے جبکہ حکم میں اختصار اور ابتدائی، جو کہ ابتدا ہے.

والسلام

☆

ایک بھائی کے نام، خصوصی کام

دین کی تعلیم ہی حاصل کرنا اور اسے ہی عام کرنا چاہیے، جبکہ دین کی تعلیم کسی مخلوق اور عمل کے بارے نہیں ہوتی، یہ محض اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے کسی کا ان سے اور مخلوق سے تعلق ہوتا ہے۔

کسی کا عمل دین ہوتا ہے اور نہ کسی کے عمل پر دین بیان ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی ھدایت دیکھتا ہے جو کسی کے اقرار اور تصدیق کا نام ہوتا ہے جبکہ کسی کی تصدیق کی تکمیل اپنے علم کی عطا سے کرتا اور اقرار جو کہ کسی کا عمل ہوتا ہے اسے علمی تصدیق سے اپنا مشاہدہ بناتا اور دیتا ہے۔

Marfat.com

دین کی تعلیم محض ہر ایک کو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع دیتی ہے جو کہ دینی راہ ہوتی ہے جبکہ تعلیم سے علم الٰہی جو کہ دینی منزل اللہ تعالیٰ خود ہوتا ہے، اس کے علاوہ دین ہوتا ہے اور نہ کوئی دینی تعلیم ہوتی ہے۔

والسلام

☆

حکم پر ایمان جس میں عمل، تصدیق اور اقرار ہوتا ہے۔
جس میں، عمل نیکی نہیں، ایمان نیکی ہوتا ہے۔
عمل، عبادت ظاہری، جبکہ، ایمان عمل میں حقیقتِ نیکی ہے

والسلام

☆

اللہ اکبر کبیرا

کتنی دل قریب اور فطرت سلیم بات ہے. جزاک اللہ احسن

اور دینی حکم میں ہر جاندار کی تصویر بنانا ہی حرام ہے، اگر اس ایک حکم کو ہی، مان لیا جائے تو، نہ رہے بانس نہ بجے بانسری.

مالک اللہ تعالیٰ بھی خوش اور اسکی مخلوق کی حیا اور پردہ بھی محفوظ.

Marfat.com

علماء حضرات کو چاہیے کہ وہ یہ دینی فریضہ ادا کریں اور جو دین میں یہ حرام ذریعہ کو ضروری جانتے اور اسے عام کرتے ہیں، انہیں سوچنا چاہیے کہ اس سے کسی کی بے پردگی اور کسی کی نظر اور دل ناپاک ہوتا ہے. پھر ایسی بات، اور اپنے عمل کو دین بتانا، کہنا اور اپنی اور غیروں کی تصاویر کو، خلافِ شریعت نہ جاننا اور اپنے اس عمل کو آج دین پھیلانے کی ضرورت ثابت کرنا، جیسا کہ دین قیامت تک کی ضرورتوں کے لئے نہ آیا ہو اور یہ آج اور کل کی ضرورتوں کی محتاجگی اور بجا آوری میں یہ ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنے کے خود ہی قابل ہو اور حرام ذرائع کو ضروری بناتا ہو۔

ایسا ہرگز نہیں بلکہ دین، انسان کی حفاظت اور جان پہلے اور بعد میں اس کی ضرورت دنیاوی اور اخروی، حلال میں پوری کرتا ہے.

ایجادات سے حکم، سنت کی سربلندی کا ہے، نہ کہ ان سے سنت، اللہ تعالیٰ کا حکم، گرانے کا.

والسلام

☆

آنکھ میں آنسو اور وجود میں خون ہوتا ہے

ماتم، جو کہ ہاتھوں سے پیٹنا، ہتھر لتھڑ گھونسا ٹھونسا، جسم پر مارنا اور وجود کو نوچنا گھسوٹنا زخمی مجروح وغیرہ کرنا ہے جبکہ رونا اور زار و قطار رونا، یہ آنکھوں سے ہوتا

Marfat.com

ہے، جو کہ دل میں ایک تعلق، رحمت اور محبت کا، ظاہر باہر آنسوؤں میں رواں ہوتا ہے.

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی بڑی سے بڑی بات پر ماتم نہیں کیا، جبکہ رحمت اور تعلق محبت میں آپکی داڑھی مبارک بھیگ اور سجدہ کی جگہ گیلی ہو جایا کرتی تھی.

والسلام

☆

ایک بھائی کے نام:

بے حیائی کو پھیلانے سے منع کیا گیا ہے، کیونکہ دین حیا ہے اس لیے مومن کو چاہیے کہ وہ حیا شفا بانٹے جو کسی کا عمل نہیں بلکہ وہ دین ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے. دین پھیلانے کے لیے دین، اللہ تعالیٰ کا حکم ہی دکھانا اور بتانا ہوتا ہے، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا دیا، بہترین نمونہ ہے.

بے حیائی، غیر عمل کو دکھایا نہیں جاتا بلکہ اس سے منع کیا جاتا ہے جبکہ نیک عمل محض تعلیم کے طور دکھایا جا سکتا ہے ورنہ، یہ دکھانا بھی ریا، دکھاوا، شرک خفی ہوتا ہے.

Marfat.com

مومن کی، اس لیے، یہ کوشش ہونی چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے، اس دکھاوے تعلیمی سے بھی بچے اور مسلمان کو چاہیے کہ جاندار کی تصویروں والی پوسٹس سے پرہیز کرے، اسے دین کی تبلیغ جاننا، بھیجنا اور نیکی کرنا، یہ خود بڑی بے دینی ہوتی ہے، کیونکہ یہ مخلوق کے نیک اور برے عمل کی بے پردگی، دکھاوا ریا، وغیرہ کا عمل ہوتا ہے .

اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیں ان باتوں سے فوراً رجوع کرنا چاہیے اور کسی کے عمل، غیر پر پردہ ڈالنا چاہیے .

ایک وقت ایسا آئے گا کہ کوئی سرعام زنا کرنے والے کو اتنا کہہ دے گا کہ یہ کام ذرا ہٹ کر کر لو تو اس کا ثواب میں مقام ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرح ہو گا.

والسلام

☆

سوال کسی کی بے حیائی کا ذکر سرعام، سب میں کب ہے؟

جواب: جب کوئی سب میں غیر عمل کرتا اور خود سرعام ہوتا اور یہ عمل کرتا کہتا دکھاتا وغیرہ ہے، تو یہ غیر شرعی حرکت سب میں ہوئی اور بے حیائے کی ہوتی ہے، جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف امر ہوتا ہے، پھر اسے سب میں، سرعام اس

Marfat.com

لیے بتایا جاتا ہے کہ یہ دراصل بتانا، ان سب کو ہوتا ہے جو اس عمل غیر، کو سن دیکھ وغیرہ چکے ہوتے ہیں، تاکہ وہ دین کے حکم کو جان اور سمجھ لیں.

والسلام

☆

موجودہ دور میں نعت خوانی اب ایک باقاعدہ انڈسٹری کی شکل اختیار کر گئی ہے جسکی مرکزی وجہ ہمارے ملک میں غربت کی بڑھتی ہوئی شرح اور بے روزگاری اور بے دینی ہے اور اسکو ایک باعزت اور انتہائی منافع بخش طریقہ تصور کر لیا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اب آپکو ہر گلی کوچے میں نعت خواں حضرات نظر آتے ہیں۔ نعت خواں حضرات کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ عشق رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہر گز نہیں ہے اگر یہ وجہ ہوتی تو پھر آج ہمارا نعتیہ ادب یوں پامال نہ ہو رہا ہوتا اور نہ ہی گانوں کی دھنوں پہ نعت لکھی اور پڑھی جا رہی ہوتی اور نہ ہی ان کا پہلا سوال یہ ہوتا کہ لفافہ کتنا دو گے بھائی؟

جب نعت گوئی محفوظ ہاتھوں میں تھی اور نعت خواں حضرات نعت کے رموز سے مکمل طور پر آگاہی رکھتے تھے تو نعت رسول مقبول روح تک اثر کرتی تھی۔

Marfat.com

یہ بھی ایک کڑوا سچ ہے کہ نعت خوانی کو اب پیسہ کمانے کا ایک آسان طریقہ تصور کر لیا گیا ہے اسلئے کم عمری میں ہی اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں اور تعلیم پر بھی اس کو فوقیت دے رہے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے میں نے اکثر مشاہدہ کیا ہے کہ کم عمر نعت خواں حضرات سکول کالج سے چھٹی لیکر محفل نعت میں حاضری کیلئے پہنچ جاتے ہیں اور اپنی تعلیم کا نقصان کرتے ہیں حالانکہ علم حاصل کرنا فرض ہے۔ اس میں والدین بھی قصور وار ہیں جو نعت سے کمائے گئے سرمائے کو دیکھ کر آنکھوں پر پٹی باندھ لیتے ہیں۔

یہی تعلیم کا فقدان ہے جو نعت خوانی کے تقدس کو پامال کرنے میں مرکزی کردار ادا کر رہا ہے۔ تعلیم سے شعور بیدار ہوتا ہے جس سے انسان میں صحیح اور غلط کو جانچنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہیں۔ اب ایک جاہل نعت خواں اپنی صلاحیتوں اور کم علمی کے مطابق جاہل شاگرد نعت خواں ہی معاشرے کو تیار کر کے دے گا اور اس طرح کی کھیپ جوق در جوق تیار ہو رہی ہے جو مسلک کو داغدار کر رہی ہے۔ اس بات کا اندازہ آپ نعت اکیڈمیز کی کثیر تعداد سے لگا سکتے ہیں۔

جن احباب نے قاری زبید رسول، عبدالستار نیازی، اور دیگر عظیم نعت خواں حضرات کو سنا ہے وہ کیسے تیرہ چودہ سال کے زرق برق لباس پہنے

Marfat.com

بچے کے کہنے پر ہاتھ اٹھا کر اور جھوم جھوم کر اس کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں؟

ہمارے پیران عظام اور علماء کرام کو چاہیے کہ اس معاملے پر اب خاموشی کو توڑیں اور محفل نعت کے سٹیج سے ایسے گلوکار نما نعت خوانوں کو اتاریں اور محفل آرگنائزرز کو بھی چاہیے کہ محفل کی کامیابی مجمعے میں ڈھونڈنے کے بجائے ادب کے تقاضے پورے کرکے آقا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بارگاہ میں مقبولیت ڈھونڈیں۔

یہ سب ایک انتہائی کڑوا سچ ہے کوئی میری بات سے اعتراض کر سکتا ہے لیکن انکار کوئی نہیں کر سکتا اپنے آگے پیچھے نظر دہرائیں آپکو ایسی کافی مثالیں نظر آئیں گی۔

اللہ ہم سب کو حق لکھنے اور بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام

☆

بھائی!

ساز موسیقی تو کملی والے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مٹانے اور اخلاق کو مکمل کرنے آئے تھے جبکہ مسلمان ان کی تعلیم کے خلاف چلے اور خوش اس بات پر ہو کہ اگر وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا، اس کا مطلب ایک تو یہ ہے کہ پھر ایک اللہ تعالیٰ ہوتا اور اس کی ہدایت نہ ہوتی جبکہ

Marfat.com

دوسرا مطلب یہ ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ پیدا نہ فرماتے تو ازلی ارادہ پھر ہدایت کاملہ کا نہ ہوتا اور پھر یہ ساز موسیقی حرام وغیرہ بھی مخلوق کے ساتھ غیر اللہ نہ ہوتے.

والسلام

عدالت شرعیہ جو حکم فی الوقت دے وہ ہے جبکہ حد کے جرم میں جرم پوشیدہ رہے یا دنیا میں شرعی عدالت نہ ہو یا اس پر حد نہ لگ سکے تو مرنے پر وہی بات کہ اب مالک یوم الدین کے حوالے ہوا.

رہی دنیا میں یہ، تو یہ ہر ایک کا کام نہیں کہ لوگوں کو دکھانے اور سکھانے کے لئے کسی کے جرم کے فیصلے بتاتا ہو. فرق واضح رہے کہ فیصلہ کرنا اور جبکہ بتانا کہ فیصلہ کیا ہے، یہ اور ہوتا ہے.

والسلام

☆

یہ معافی اعلیٰ ہوتی ہے جس میں لوگوں کو بھی گواہ بنا لیا جائے، جبکہ مسلمان کی معافی اللہ تعالیٰ سے ہی ہوتی ہے، اس دنیا سے چلے جانے کے بعد اس کی معافی قبول ہوئی یا نہیں یہ بات تو اللہ تعالیٰ کی ہے. یہ معافی مانگنے والے کی تو ہے ہی نہیں، ہاں اس کی بات جو کرنے کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ مرنے سے پہلے معافی مانگ کر گیا تھا جس کے مسلمان بھی گواہ ہیں.

Marfat.com

جرم کیا ہے یا وہ معافی کسے دیتا ہے، یہ بات اس کے حوالے ہو چکی ہے.

اور اللہ تعالیٰ سے اپنے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بابت نیک گمان رکھو.

والسلام

☆

کسی کی موت پر موم بتیاں جلانا کے علاوہ اور بہت سے حرام مھلکات کے ارتکاب سے غم اور خوشی کا اظہار کیے جا رہے ہیں، جو محض کفار کا طریقہ دقیقہ ہے، جیسا کہ مردے بیچارے کی ویڈیوز بنانا اور اس کی وراثت کو اللہ تعالیٰ کے حکم میں تقسیم نہ کرنا وغیرہ عام و خاص سے صفائیاں خدائیاں بھلائیاں بناتا جاتا اور کھلا کھاتہ ہوتا ہے.

والسلام

☆

اللہ تعالیٰ کی عبادت نماز وغیرہ سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کا پتہ بتایا اور ھدایت ہے، کس اللہ والے نے اسے رزق کے حصول کا دراوزہ وغیرہ کا سبق دیا ہے. اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقویٰ کا ماحاصل علمِ الٰہی ہے جس میں شفا کرامت معجزہ اور الٰہی فعل ہے.

والسلام

☆

Marfat.com

عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم دینی اسلامی خوشی کا اجتماع اس نام پر کتنا پیارا ہے جبکہ انگریزوں کی رسم میں تالیاں بجا اور کیک کاٹ کر ایسے ہی ہے جیسے سنت کے ہوتے ہوئے جو کہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعت پڑھنا اور کسی کا نعت میں گانے کی دھن اور ساز، کن گن میں حرام عمل کرنا مرنا ہوتا ہے.

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر نیک ادائیگی سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کرنے مرنے کی توفیق دے.

رسمِ اذان رہ گئی روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقینِ غزالی نہ رہی.
ڈنڈا رہ گیا مُلّی نہ رہی
بندہ رہ گیا بندگی نہ رہی.

والسلام

☆

بات اللہ تعالیٰ کی کرنا اور نا سمجھی میں اللہ تعالیٰ کے خلاف کہنا، یہ دنیا اور بے دینی، کی مذمت نہیں ہوتی کیونکہ دنیا تو وہ جگہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو ہدایت بھیجتا بخشتا ہے اور ایمان والوں کی دنیا کو حسنہ، اچھا بتاتا کہتا ہے.

Marfat.com

مومن کو چاہیے کہ اچھی دنیا اور مذمت کی ہوئی دنیا کو جانے اور فرق کرے کہ وہ کیا ہے؟

یہ دنیا، درحقیقت کسی کا عارضی زندگی گزارنا ہوتا ہے کہ وہ اپنی خواہشات کو مانتا ہے یا اپنے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع، اپنی خواہشات کی نفی میں کرتا ہے۔

نفی پر دنیا اچھی ہوتی ہے جس کے کرنے پر آخرت اچھی ہوتی ہے جبکہ خواہشات کی نفی نہ کرنے پر آخرت خراب ہوتی ہے.

یہ مذمت یافتہ دنیا ہے جو کہ گزرواوقات کافر اور بے دین کی ہوتی ہے جبکہ مومن کی دنیا اور دنیا سے آخرت اچھی، سنت پر عمل والی سچی ہوتی ہے.

والسلام

☆

حدیث پاک میں جو تعویز کے ڈالنے کا منع ہے وہ قرآنی آیت کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نمونے کے خلاف استعمال کرنا اور اسے شفا کہنا اور مراد لیا جانا ہے، جیسا کہ آج کل کئی حضرات قرآنی آیات کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور عملی نمونہ علاج، دوا پر ترجیح دیتے اور اپنے تئیں اسے یعنی، اس طرح قران کو شفا بتاتے ہیں جبکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پیٹ درد پر

Marfat.com

اپنے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہد استعمال کرنے کا فرمایا تھا، کیونکہ وجودی ضرورت اور علاج پر کھانا پینا دوائی علاج، سنت ہے جو کہ قرآن کی شفا کا عملی نمونہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں جبکہ نفس کی پاکی کی شفا کا عملی قرآنی نمونہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں جو کہ قرآن پر عمل میں عبادت ہے.

والسلام

☆

ایک فلائٹ پر پاس بیٹھی باپردہ لڑکی سے ایک لبرل خیالات کا حامل شخص بولا، آئیں کیوں نہ کچھ بات چیت کرلیں، سنا ہے اس طرح سفر بآسانی کٹ جاتا ہے۔

لڑکی نے کتاب سے نظر اُٹھا کر اسکی طرف دیکھا اور کہا کہ ضرور،

مگر آپ کس موضوع پر بات کرنا چاہیں گے؟

اُس شخص نے کہا کہ ہم بات کرسکتے ہیں کہ، اسلام عورت کو پردے میں کیوں قید کرتا ہے؟ یا اسلام عورت کو مرد کے جتنا وراثت کا حقدار کیوں نہیں مانتا؟

لڑکی نے دلچسپی سے کہا کہ ضرور لیکن پہلے آپ میرے ایک سوال کا جواب دیجیئے۔ اس شخص نے پوچھا کیا؟

Marfat.com

Marfat.com

بھیڑ سمجھ آگئی کہ آج اُس کی قربانی کا دِن ھے سو اُس نے آنکھیں بند کر لیں۔
لیکن جب کافی دیر بعد اُسے محسوس ہوا کہ مالک اُسے ذبح نھیں کر رہا بلکہ
صرف اُس کی اُون اُتار رھا ھے تو اُس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رھا۔

اور پھر یہ سلسلہ ہر دو، چار مہینے بعد وقفے وقفے سے چلتا رھا، اور اب تو بھیڑ کو
بھی یقین ھو گیا تھا کہ مالک اُسے کبھی بھی قربان نھیں کرے گا۔
اور جب بھی وہ اُسے لٹائے گا تو صرف اُس کی اُون ھی اُتارے گا۔
لیکن ایک دِن جب مالک نے اُسے حسبِ سابق زمین پر لیٹایا تو تب بھی وہ اِسی
خوش فہمی میں تھی کہ وہ اُسے قربان نھیں کرے گا، جس کے لیے وہ تیار بھی
نھیں تھی۔

اور پھر اگلے ھی لمحے مالک کی تیز دھار چھری اُس کی گردن پر چل گئی اور وہ
موت کی آغوش میں پہنچ گئی۔

ھم انسانوں کی زندگی بھی بالکل ایسی ھی ھے،
ھم بھی جب پہلی بار کسی بیماری یا مصیبت سے دوچار ھوتے ہیں تو یھی سوچتے ہیں
کہ بس اب تو موت آئی کے آئی، بہت روتے اور گڑگڑاتے ہیں،

اور جب ھم وہاں سے اللہ کی رضا سے بچ نکلتے ہیں تو اگلی بار اُس بیماری یا مصیبت
کو اتنا سنجیدہ نھیں لیتے اور یھی سوچتے ہیں کہ یہ تو محض کچھ پل کی تکلیف ہے اور ہم
دوبارہ ویسے ھی بچ نکلیں گے۔۔۔!!!

Marfat.com

لیکن پھر کس دِن اچانک وہ بیماری یا مصیبت ہمارے لیے موت کا عندیا لے کر آتی ھے

ہمیں پتہ بھی نھیں چلتا، جس کے لیے نہ تو ھم نے کوئی تیاری کی ھوتی ھے اور نہ ھی جس کی ہمیں کوئی اُمید ھوتی ھے۔

ایسی ناگھانی اموات کی بہت سی مثالیں ھم روزانہ سنتے اور دیکھتے ھیں۔

قبرستان ایسے لوگوں سے بھرا ہوا ہے جو یہ سمجھتے تھے کہ بوڑھے ہونے پر وہ اپنی زندگی اسلام کے مطابق ڈھال لیں گے

☆

اللہ بندے کو سزا کیوں دیتا ہے؟

مجھے اس سوال کا ایسا جواب ملا کہ آج تک مطمئن ہوں

ہمارے ویٹنری ڈپارٹمنٹ کے پروفیسر ہوا کرتے تھے__ میرے اُن سے اچھے مراسم تھے

یہ یونیورسٹی میں میرا تیسرا سال تھا

اک دفعہ میں انکے دفتر گیا۔

مجھ سے کہنے لگے: مہران اک مزے کی بات سناؤں تمہیں؟؟

جی سر ضرور

پچھلے ہفتے کی بات ہے

میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا

Marfat.com

اچانک ایک غیر معمولی نمبر سے مجھے کال آئی :

"پندرہ منٹ کے اندر اندر اپنی سراونڈ گنز کی کلیئرنس دیں____"""!

ٹھیک پندرہ منٹ بعد پانچ بکتر بند گاڑیاں گھوم کے میرے آفس کے اطراف میں آکر رکیں

سول وردی میں ملبوس تقریباً حساس اداروں کے لوگ دفتر میں آئے

ایک آفیسر آگے بڑھا____

""""""" "امریکہ کی سفیر آئی ہیں____

انکے کتے کو پرابلم ہے اسکا علاج کریئے""""""_

تھوڑی دیر بعد ایک فرنگی عورت

انکے ساتھ انکا ایک عالی نسل کا کتا بھی تھا____

کہنے لگیں____

میرے کتے کے ساتھ عجیب و غریب مسئلہ ہے

میرا کتا نافرمان ہو گیا ہے ____

اسے میں پاس بلاتی ہوں یہ دور بھاگ جاتا ہے

خدارا کچھ کریے یہ مجھے بہت عزیز ہے اسکی بے عتنائی مجھ سے سہی نہیں جاتی

میں نے کتے کو غور سے دیکھا_

پندرہ منٹ جائزہ لینے کے بعد میں نے کہا

Marfat.com

میم!!یہ کتا ایک رات کے لیے میرے پاس چھوڑ دیں میں اسکا جائزہ لے کے حل کرتا ہوں۔

اس نے بے دلی سے حامی بھر لی___

سب چلے گئے__

میں نے کمدار کو آوز لگائی

فیضو اسے بھینسوں والے بھانے میں باندھ کے آ___

سن اسے ہر آدھے گھنٹے بعد چمڑے کے لترمار__

ہر آدھے گھنٹے بعد صرف پانی ڈالنا_ جب پانی پی لے تو پھر لترمار!!!____

کمدار جٹ آدمی تھا۔ ساری رات کتے کے ساتھ لتر ٹریٹ منٹ کرتا رہا__

صبح میں پورا عملہ لئے میرے آفس کے باہر سفیر زلف پریشاں لئے آفس میں آدھمکی

Sir what about my pup ?____ (میرے کتے کے بارے میں بتائیں)

I said ___Hope your pup has missed you too .....(میں نے کہا، مجھے امید ہے اس نے آپ کی بہت کمی محسوس کی ہے)

کمدار کتے کو لے آیا__

جونہی کتا کمرے کے دروازے میں آیا

چھلانگ لگا کے سفیر کی گود میں آبیٹھا

لگا دم ہلانے منہ چاٹنے!!!____

Marfat.com

کتا مُڑ مُڑ تشکر آمیز نگاہوں سے مجھے تکتا رہا___

میں گردن ہلا ہلا کے مسکراتا رہا___

سفیر کہنے لگی: سر آپ نے اسکے ساتھ کیا کیا کہ اچانک اسکا یہ حال ہے___؟؟؟

میں نے کہا:

ریشم واطلس، ایئر کنڈیشن روم، اعلی پائے کی خوراک کھا کھا کے یہ خود کو مالک سمجھ بیٹھا تھا اور اپنے مالک کی پہچان بھول گیا___بس

اسکا یہ خناس اُتارنے کے لیے اسکو ذرا سا ئیکولوجیکل پلس فیزیکل ٹریٹمنٹ کی اشد ضرورت تھی___وہ دیدی۔۔۔اب یہ ٹھیک ہے۔

اللہ بندے کو سزا کیوں دیتا ہے؟

مجھے اس سوال کا ایسا جواب ملا کہ آج تک مطمئن ہوں

(اقتباس)

اللہ تعالیٰ بندے کو سزا میں بھی تعلیم ہی دیتا ہے.

کوئی استاد سے تعلیم، اس کی نیکی مان کر لیتا ہے تو شاباش لیتا ہے، نہ کہ سزا اور کوئی تعلیم سے منہ موڑتا اور مالک کی پہچان، نیکی سے بھاگتا ہے تو اسے مہربان پھر بھی نیکی ہی، سزا میں دیتا ہے.

والسلام

☆

Marfat.com

کسی کا عمل بتانا، یہ دین نہیں ہوتا، دین، اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے. یہ بتانا، مومن کا کام نام اور فرض ہے، اس کے علاوہ نیک عمل، جو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ہوتا ہے، وہ بتایا جاسکتا ہے کہ، وہ بھی کرنے والا یا والی کی تصویر بنا دکھا کر اس مرد عورت کی بے پردگی سے دکھانے کا حکم نہیں جو کہ حرام سلام کلام ہوتا، کھاتہ ہے .

والسلام

☆

دلآزاری :.

بچوں کی دلآزاری یہ ہوتی ہے کہ سکول جاؤ، کھیل کود وقت پر اور اب سکول ہوم ورک وغیرہ کرو جبک. بڑوں کی دلآزاری تو اور بڑی ہوتی ہے کہ کوئی انہیں بڑا کھڑا کوئی بات کیوں کہہ دے، حالانکہ دلآزاری انتہائی گھناؤنا عمل ہے جس سے دین ہی منع کرتا اور دین ہی بتاتا، بچاتا اور سکھاتا ہے کہ یہ دلآزاری کیا ہے :

دلآزاری کسی کے برے عمل پر اسے عار خار اور نشان بنانا، دلانا ہوتا ہے جبکہ دین اپنے برے اور اس کے برے عمل کی اصلاح، اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعلیم دینے اور لینے میں کرتا ہے، اور کسی کے عمل کی نیت کو دیکھنا اور اسے رد کرنا، اسے بھی، دین کسی کی دلآزاری اور بدگمانی کہتا، بتاتا ہے.

جس کی تعلیم ہر کسی کے برے عمل اور کسی کے نیک عمل کی نیت، یہ دین نہیں ہوتا.

Marfat.com

دین، محض اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعلیم سنت میں، ہونا، ہوتا ہے، جو کہ جاھل کا ہل کی دلآزاری اور مومن کی یہ عبادت پیاری ہوتی ہے . والسلام

☆

تمام کبیرہ گناہوں کا ایک ہی قرانی، نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، کل اور آج کا حل ہے.:

کافر مشرک منافق سچے دل سے کفر شرک اور منافقت سے توبہ کرلے، اور باز آجائے تو اللہ تعالیٰ پہلے جہالت میں جو گناہ ہو چکے، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرما دے گا۔

کوئی مسلمان دنیا بھر کے گناہ کبیرہ، جہالت، غفلت جان، انجان میں کرتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی سے توبہ اور رجوع کرلے تو اس سچی توبہ کرنے پر وہ ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے، جیسا کہ پہلے دن جنم لینے والا بچہ ہوتا ہے. جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا اور اس پر کوئی، حکم عدولی کا چھوٹا بڑا گناہ نہیں ہوتا۔

بڑے گناہوں میں کفر شرک ترک نماز روزہ زکواۃ شراب سود زنا وغیرہ وغیرہ عمل کا ارتکاب ہوتا ہے، جن سے بچنا، فرض قرض، واجب ہے اور جن کے ارتکاب پر فوری معافی مانگنا، توبہ کرنا، یعنی حکم عدولی سے حکم اللہ کی طرف رجوع کرنا بھی ضروری، ہوتا ہے، جسے سچی توبہ پر، اللہ تعالیٰ بندے کے، یہ سارے، خدا مارے گناہ معاف صاف فرمادیتا ہے جس میں کوئی شک کرنا، حق نہیں ہوتا.

Marfat.com

فرمایا کہ، ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا، بے شک اللہ تعالیٰ تمام ہی گناہ معاف صاف فرمادیتا ہے، جبکہ ایک جگہ تو اس کی رحمت یوں فرماتی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پر چلنے والوں کے گناہ وہ نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے. جہالت میں کافر مشرک منافق جن کی توبہ پر ان منکرین اللہ تعالیٰ، کے ماتھے پر کوئی گناہ نہیں رہتا، جبکہ یہ اقراری رب العالمین، مسلمان کی توبہ پر بدرجہ اولیٰ اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتا، اس سے انتہائی محبت اور معاف صاف کرتا ہے. توبہ کرنے پر، اللہ تعالیٰ، مسلمان کی جہالت غفلت مسئلہ مسائل نہ جاننے کی وجہ سے، اس کے برے اعمال اور اس پر جو فرض قرض، حقوق اللہ تھے، انہیں معاف کردیا ہوتا ہے، جس میں دراصل فرائض، حقوق اللہ کی ادائیگی، اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف رجوع کرنا جو کہ، توبہ ہوتی ہے جو ایک مومن، بجالایا ہوتا ہے. توبہ اور رجوع الی اللہ میں ایک اللہ تعالیٰ کا حکم، جو اس کی عبادت کا ہے یعنی، حقوق اللہ کا ہے، جس میں، جہالت غفلت کی وجہ سے کوئی حکم عدولی کر چکا ہوتا ہے، اسے اب چاہیے کہ توبہ کرے اور یقین ایمان رکھے کہ، ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا میں، بے شک اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف فرمادیتا ہے جو کہ کسی کا، کفر شرک منافقت زنا شراب سود وغیرہ، حرام عملوں کا ارتکاب ہوتا ہے، جبکہ مخلوق کے مارے حقوق، لین دین وغیرہ کی تلافی معافی، حقوق العباد کی ادائیگی یہ ضروری ہوتی ہے، جو مخلوق کا لین دین، حقوق وغیرہ کی تلافی کرنا ہے. کوئی اس لین دین کمی زیادتی کی تلافی نہ کر سکتا ہو جو کہ شرعی مجبوری ہوتی ہو، تو زندہ سے معافی

Marfat.com

مانگے اور وفات پا جانے والے کے لئے استغفار کرے اور جو بھلا نیکی وغیرہ اس کی آل اولاد سے کر سکتا ہے، وہ توبہ کی سچائی صفائی میں بجالائے.

جہالت غفلت انجان جان وغیرہ کی توبہ کے بعد، جواب نیند سفر مکر، لین دین حلف قسم عہد وپیمان ایمان میں کمیاں کوتاہیاں نماز روزہ وغیرہ قضاہوں، ان کی قضاعمر بھر میں کرنا ضروری، جبکہ غیر شرعی تاخیر درست نہیں ہوتی.

یہ قضاعمری ہے، جس میں بہر حال، کمیاں دور نہ کرنے پر، باز پرس ہے لیکن، جس میں بھی آخر حکم، توبہ ہی ہے جو کہ ایک طرح سے شرعی عذر، عمل نہ کر سکنے پر بھی، توبہ ہی ہوتی ہے جو آخری لمحے تک اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی قبول فرماتا اور گناہگار کو معاف اور پاک وصاف کرتا ہے. والسلام

☆

بے حیائی بتائی اور منع کی جاتی ہے، دکھائی نہیں جاتی.

جیسا کہ عورت کو دکھانا مرد، اور مرد کو، دکھانا عورت کو، یہ دنوں ہی منع ہیں.

اس لیے علماء حضرات کو چاہیے کہ یہ دینی حکم، جاندار کی تصویر بنانے کو مانیں، جس میں دو حرام ہیں :

ایک اجنبی کی بے پردگی اور دوسرا، جاندار کی تصویر بنانا .

والسلام

☆

Marfat.com

ایک گاوں کے امام مسجد نے عیسائیت قبول کرلی.

اور یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی. اس گاوں کے دیگر علماء اور اسلامی شخصیات امام صاحب سے ملنے ان کے گھر گئے کہ اصل وجہ معلوم کی جاسکے، دوران ملاقات امام صاحب جو کے عیسائیت قبول کر چکے تھے کچھ اس طرح اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں.

""ایک دن مجھے صبح کی نماز سے دیر ہو گئی اور مسجد میں اقامت ہو رہی تھی وضو کرتا تو زیادہ دیر ہو جاتی. اور مقتدی لعن طعن کرتے اسلیے سوچا آج بے وضو ہی جماعت کرادوں. اور میں نے ایسا ہی کیا. دل میں خوف خدا بہت آیا اور میں کسی عذاب کا انتظار کرنے لگا مگر اللہ نے مجھے مہلت دے دی اور کوئی عذاب نہ آیا. اس طرح میں نے کافی مرتبہ کیا لیکن کوئی عذاب نہ آیا. چونکہ اب دیر تک سونے کی عادت بن چکی تھی اور یہ بے وضو جماعت کروانا میرا معمول بن چکا تھا. جبکہ اللہ کی طرف سے کوئی بھی عذاب نہ آیا. جبکہ میری بیوی کی طرف سے بھی کوئی تنقید، ناراضگی یا اصلاح نہ کی گئی. اس طرح ایک دن آذان ہو گئی اور غسل کی فرضیت کے باوجود میں نے اٹھ کر جماعت کرادی.. پھر بھی کوئی عذاب نہ آیا. یوں میری عادت بن گی. اور نہ ہی کوئی عذاب آیا... اور یوں میرا دل و دماغ سے خوف خدا جاتا رہا ایک دن ذہین میں آیا روزانہ صبح نماز کے لیے اٹھنا پڑتا ہے کیوں نہ عیسائیت قبول کرلوں .

Marfat.com

یوں میں نے عیسائیت قبول کرلی مگر کوئی عذاب نہ آیا... اور میں ایسے ہی خواہ مخواہ ڈرتا رہا..

اور اب اتنے دن بھی ہوگئے مگر کوئی عذاب نہ آیا""""

گاوں کے لوگ سن کر با آواز بلند اللہ اکبر، استغفار کا ذکر کرنے لگے.

ان میں سے ایک بزرگ بولے کہ اس سے بڑا اور کیا عذاب ہو کہ اللہ رب العزت نے تم سے مصلی اور دین اور نیکی کرنے کی طاقت ہی چھین لی اور تیری آخرت برباد ہوگئی۔

تحریر سے ہمیں بہت سارا سبق ملتا ہے.. اللہ کے عذاب کسی پتھر کی بارش. زلزلہ آندھی. قحط سالی کے علاوہ اور بھی بہت ہیں جو ہم خوشی سے برداشت کر رہے ہوتے ہیں جیسے کوئی نعمت ہے لیکن اس کی بدولت ہم اپنی دنیا اور آخرت برباد کر کہ ابدی خسارے کا سودا کر لیتے ہیں۔

جیسا کہ موبائیل اور سوشل میڈیا کے عذاب سے نیکی کرنے طاقت چھن گئی. ہمارا مذہب فارغ وقت میں اور رات کو ذکر اذکار وضو تسبیحات اور دعائیں پڑھ کر سونے کا حکم دیتا ہے مگر ہم خوشی سے نیٹ پیکج کروا کر اذکار، سنن، نوافل تو دور کی بات فرائض وواجبات ترک کر کہ وٹس اپ اور فیسبک پر لگے رہتے ہیں. اور کہتے ہیں ہمارے پاس ایک نعمت کی سی چیز آگئی. اور کوئی عذاب نہیں ہے جبکہ ہم سے نیکی کرنے کی طاقت چھنی جا چکی ہوتی ہے.

Marfat.com

جہاں چلتے پھرتے درود وسلام سے بارگاہ رسالت میں ممتاز ہوا جاتا تھا. استغفار سے بخشش حاصل کی جاتی تھی اذکار سے اللہ کی خوشنودی حاصل کی جاتی تھی وہاں اب لانگ ٹاک ٹائم سے غیبت چغلی بہتان اور فضولیات کے علاوہ آٹھ اور سولہ جی بی کے میموری کارڈ آڈیو اور ویڈیو گانوں سے لیس پیسے دے کہ کانوں کے لیے سیسہ اور جہنم کی آگ سانپ اور بچھو لیے جاتے ہیں اور ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے اور گمان کرتے ہیں کہ عذاب کوئی نہیں آیا۔

قیمتی موبائیل کیمپوٹر لیپ ٹاپ لے کر ہم خوشی سے پھولے نہیں سماتے جبکہ اذان ماں باپ اور بزرگوں کے بارہاپکار اور ضرورت پر سکرین سے چپک کے رہتے ہیں مگر عذاب نہیں آتا۔

ٹیلی ویژن کی ہر وقت نحوست گانے بجانے بے پردگیوں اور بجلی کے اصراف سے جہاں قرآن کریم کی تلاوت سے دلوں کو منور کیا جاتا تھا اور خوف خدا سے آنسو بہائے جاتے تھے اور اللہ کی نعمتوں اور جنت کی آیات پر خوش ہوا جاتا تھا اب بیٹھ کر ڈرامے اور فلموں کے سین پر رنجیدہ ہو کر آنکھیں نم اور خوشی حاصل کی جاتی ہے اور عذاب کوئی نہیں آتا..

المختصر... اپنے روزہ مرہ کی مصروفیات کو خدارا ایک عقلمند اور باعمل مسلمان کے طور پر دوبارہ سے نظر ثانی کریں اس سے پہلے کہ آخری عذاب بھی آجائے. اپنی اور اپنے اہل وعیال آخرت کی فکر کریں .

اللھم انا نسالك ایمانا کاملا ولسانا ذاکرا اللھم وفقنا لما تحب وترضی

Marfat.com